

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No.

Accession No.

Author

تذاریع حبیب الہ

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

---



صنایع و مکاشفات فضل و جلال و زیا  
بمعین و مکین و نول و قین و نول



طبیعی و منشی و نوک و شمشیر و طبع و نول و جلال و زیا  
طبیعی و منشی و نوک و شمشیر و طبع و نول و جلال و زیا

فہرست کتاب مستطاب ذوالبیچ محبوب الہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۵	حال خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ایک ایسا حکایت کو	۶	الہام بسبب تالیف
۱۶	جانا اور نہ جانے کے جرات کا حکایت خان شیخ علیہ رحمۃ	۷	ایک احوال اور مبارک اور ولادت باسعادت
۱۷	بیان سطور اربعہ کی گواہی کا۔	۸	مطربیت و سبائے تافانیت و تاج کی بیان میں
۱۸	کحلح ایک کاجی بی خدیجہ کے ساتھ۔	۹	فصل بیان اہل میاں ملک میں تادولت سہادت
۱۹	بنانا قریش کا از سر نو خانہ کعبہ کو اور طریقہ	۱۰	تقدیر بہادشاہ مہاراج کی تفسیریت المطلب
۲۰	نزار رکھنے جراسود کا ایک فیصلے سے	۱۱	ہذا تحفہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔
۲۱	فصل بیان حالات ان نبوت میں تامل	۱۲	چاندوز بیکان الہامی کا فیض و باریک نظر اور الہام کا۔
۲۲	جانا آب کا پاس و رد کے۔	۱۳	احوال ایک مل میں رہنے کا۔
۲۳	بیان مومن اور مبینی ہونا و رد کا۔	۱۴	ذکر وفات عبداللہ ماجد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۲۴	بیان نرمل سورہ و ناخ کا۔	۱۵	فصل بیان حال ولادت باسعادت میں۔
۲۵	قصہ حضرت بلال ازخیرہ کی حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کا	۱۶	بیان خوارق حیرت مولود باسعادت میں
۲۶	ایزا ذکر ناگہان و زلزلہ سورہ از حضرت ابوبکرؓ کی بیان	۱۷	مکتبہ عجیبہ متعلقہ ہجرات ولادت شریف۔
۲۷	تقریر بیان طبعیت حضرت ابوبکرؓ کی بیان	۱۸	مکتبہ لطیفہ ایک پید ہونے میں بروز و شہد۔
۲۸	نرمل سورہ تبت الی لب کے حق میں۔	۱۹	ذکر محفل میلاد شریف۔
۲۹	حال عقیدہ و رشید بلال ابولمب کا۔	۲۰	شاہ ولی اللہ محدث کا اذکار کے محفل میلاد شریف میں
۳۰	بیان ہجرت حبشہ کا۔	۲۱	بیان شیعہ ذکر وفات شریف محفل میلاد شریف میں
۳۱	اقرار نبی شی باو شاہ نصاری نبوت جناب	۲۲	فصل بیان اہل تہذیب و کرامات ان غولیت میں
۳۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ صحابہ وسلم	۲۳	ذکر تحفہ خدایا ابولمب خدیجہ شہیلا شریف۔
۳۳	ارادہ کرنا حضرت ابوبکرؓ کا واسطے ہجرت کے	۲۴	ذکر دودھ پلانے حضرت عیسیٰؑ کا۔
۳۴	بیان اسلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ	۲۵	ذکر شوق صدر شریف۔
۳۵	ذکر شعب شہی ماسم۔	۲۶	ذکر اسرار کا شوق صدر شریف باریا و انوکھ باریکا
۳۶	ذکر وفات ابوطالب۔	۲۷	ذکر وفات اللہ شریف و کفالت عبدالمطلب
۳۷	ذکر وفات حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا	۲۸	ذکر وفات عبدالمطلب کفالت ابوطالب
۳۸	تشریف لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا	۲۹	ذکر ہفتہ اسرار ابوطالب برکت آنحضرت
۳۹	گواہی حداس نصرائی کی ایک نبوت پر۔	۳۰	گواہی بھیرا بہت کی واسطے ایک نبوت کے
۴۰	مسلمان ہونا جنوں کا۔	۳۱	فصل بیان حالات شباب تائینوت



۲۸	فصل ۱ - معراج کے بیان میں -	۴۶	تقریر حضرت فاروق -
۳۱	ذکر بیت المعمور -	۴۷	تحقیق لفظ ثقیات اودراج -
۳۲	ذکر سردۃ اہلسنی -	۴۸	فصل ۲ - بیان حق افزوی مدینہ منورہ میں تافوس مدینہ
۳۳	ذکر رفوف -	۵۱	بیان اسلام عبداللہ بن سلام کہ یہ ہیں جسے کلمہ
۳۴	ذکر حصول شرف دیدار و کلمات احمیات	۵۲	بیان اسلام سلمان فارسی کا -
۳۵	کلمۃ کلمات احمیات کا -	۵۳	ذکر خرید کرنے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا پیر مدینہ
۳۶	سبب تفسیر احمیات کا بحالہ تنویر مملوۃ	۵۴	اور اس لیے بھی مشرکین بخت بدنام کا
۳۷	کلمۃ نظیہ در باب گنگھار -	۵۵	فصل ۳ - غزوہ بدر کے بیان میں -
۳۸	ذکر فریست نماز پنجگانہ -	۵۶	صحا یہ کا تقریرات جان ناری کر اہل وقت
۳۹	پیش میرنا بیالون کا شب معراج میں -	۵۷	گفتگو فرماتے آپ کے اہل جنگ میں -
۴۰	مشاہدہ عجائبات کا -	۵۸	بیان عہد مقام عبدیت -
۴۱	بیان اس بات کا کہ معراج میں آپ کا تشریف لیا	۵۹	دولون جوان نصاری کا حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے
۴۲	از قبیل عالم آخرت ہو -	۶۰	حال ابو بکر و جہا اجماع کہ اس میں کا قتل کرنا
۴۳	باب احوال ہجرت کے بیان میں تا دعات	۶۱	امیر کرنا فرشتے کا حضرت عباس کو -
۴۴	فصل ۱ - معجزات ہجرت و حالات تکوین	۶۲	چھینک کر آپ کاشت خاک در کھیلان فرزند
۴۵	ذکر ہجرت حضرت عمر رضی اللہ عنہ -	۶۳	اور تیسرا سیکے شکست کمان کا فروں کا
۴۶	مجمع ہونا کفار قریش کا دارالندوین	۶۴	کلام کرنا آپ کا کفار مقتولین بدر سے -
۴۷	واسطے مشورت کے آجے اہل میں -	۶۵	بیان دعات بنی قریظہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۴۸	وجہ تسمیہ شیطان الفیج نجدی -	۶۶	وسلم کا اوجھل میں حضرت عثمان کے انام کھنجر کا -
۴۹	بیان حال حکیم -	۶۷	بیان اس بات کا کہ پیغمبر کی دشمنی کا ایک کلمہ
۵۰	آپ کا فاروق میں تشریف لیا ناماد و دو کلمہ میرا	۶۸	کلمہ میں آنا ایسا شرف ہو کہ سوا حضرت عثمان
۵۱	فقیہیت حضرت ابو بکر صدیق حضرت	۶۹	کے کلمہ حاصل نہیں ہوا -
۵۲	رفیق علی رضی اللہ عنہما تقریر ہجرت میں	۷۰	مشورت کرنا آپ کا اہم باب حالہ میں ان دلائل میں
۵۳	نکتہ	۷۱	حضرت بلال کے سلفیہ کے حضور دینا ان دلائل میں
۵۴	روانہ	۷۲	فرمان کا آسمان کا حضرت عمر کے کو تفسیر میں
۵۵	حرف	۷۳	فقیہیت اصحاب بدر -
۵۶	مراقبہ مالک کا آپ کے پیچھے ہانا اور زمین کا	۷۴	فصل ۴ - بیان حضرت بنی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بیان
۵۷	کچھ ہانا سرقہ کے گھوڑے کو تاج کلمہ	۷۵	ذکر حضرت خولت اعظم -

۹۹	ذکر ہونے امام مہدی کا امام بننے کی شہادت	۹۹	حال بیان دینے ایک یوہدیکہ بحث شہر میں
۱۰۰	اولاد میں اور بیان نکون کا اس بات میں	۱۰۰	فصل ۱۱۱ میل کسبیر بن شہوت کو بیان میں
۱۰۱	فصل ۱۱۲ غزوہ احد کے بیان میں	۱۰۱	فصل ۱۱۳ اہل قرآن پر رابع ہودی کے بیان میں
۱۰۲	ذکر بشیر بخت ہونے حضرت طلحہ کا	۱۰۲	فصل ۱۱۴ قتلہ انک کو بیان میں
۱۰۳	شہادت حضرت جبرہ رضی اللہ عنہ	۱۰۳	فصل ۱۱۵ آیت تم کے بیان میں
۱۰۴	بیان قتلہ ہونے حضرت کا فر کا حضور اکرم کے ساتھ	۱۰۴	فصل ۱۱۶ قتلہ مدعیہ کے بیان میں
۱۰۵	بیان اہل بطن رابع	۱۰۵	ذکر بیعت رضوان
۱۰۶	بیان نفیلت شہادت احد	۱۰۶	قصہ ابو بصیر اور ان کے یاروں کا
۱۰۷	ذکر اس بات کا کہ شب برات کے دن ہونا	۱۰۷	فصل ۱۱۷ غزوہ خیبر کے بیان میں
۱۰۸	غزوہ احد کا جو مشہور غلط ہے	۱۰۸	حضرت علی کا اٹھنا دار و دار و قتلہ خیبر کو
۱۰۹	ذکر غزوہ ہما والا سلین کے قتلہ ہما کا کتاب	۱۰۹	ذکر قتلہ
۱۱۰	ابو سفیان کے قتلہ کو پھر آج اور پھر آج کا بیان	۱۱۰	ذکر داخل ہونے حضرت عقیقہ اور اہل قرآن
۱۱۱	فصل ۱۱۸ غزوہ بدر ثانی کے بیان میں	۱۱۱	آنا حضرت جعفر اور دیگر صحابہ جرن حبشہ کا
۱۱۲	فصل ۱۱۹ سریرہ رجیع کے بیان میں	۱۱۲	ذکر زہر دینے ہودیہ کا آب کو
۱۱۳	ذکر قتل سفیان بن خالد بنین	۱۱۳	ذکر تحریم گوشت خرمقہ
۱۱۴	فصل ۱۲۰ قصہ ہرمیوہ کے بیان میں	۱۱۴	فصل ۱۲۱ عمرہ القضا کے بیان میں
۱۱۵	فصل ۱۲۱ غزوہ بنی نضیر کے بیان میں	۱۱۵	فصل ۱۲۲ اسلام خالد بن الولید اور عمرو
۱۱۶	فصل ۱۲۲ غزوہ خندق کے بیان میں	۱۱۶	بن العاص اور عثمان بن طلحہ کے بیان میں
۱۱۷	ذکر غزوہ خندق مشورہ سلمان رضی اللہ عنہ	۱۱۷	فصل ۱۲۳ تحریر سکاتیب کے بیان میں
۱۱۸	چکنا برق کا چھ سے اوپر تین کوئی آبی	۱۱۸	بیان حال اہل بوقت وصول آمد مبارک
۱۱۹	در باب بدعتین و فارس و شام	۱۱۹	بیان اہل قضا و اہل انصاری کے ایک جہتی سلمان کی کیا
۱۲۰	قصہ عجیب نوجوان انصاری	۱۲۰	بیان حال نجاشی بوقت وصول آمد مبارک
۱۲۱	بیان قضا ہونے جانا زون کا	۱۲۱	فصل ۱۲۴ اسیرت حضرت ابو عبیدہ کے بیان میں
۱۲۲	حال قتلہ عمرو بن عبد اللہ بن ابی اسلمہ	۱۲۲	سیدہ زینب بنت جحش کے قتلہ کے لیے دی شہی
۱۲۳	حسن بن علی بن علی رضی اللہ عنہ سونفاق ہوا	۱۲۳	فصل ۱۲۵ غزوہ موت کے بیان میں
۱۲۴	فیما بین قریش اور بنی قریظہ کے	۱۲۴	فصل ۱۲۶ غزوہ فتح مکہ کے بیان میں
۱۲۵	فصل ۱۲۷ غزوہ بنی قریظہ کے بیان میں	۱۲۵	قصہ غلطہ عا طیب بن بلعہ
۱۲۶	ستون بن بندھا ابو سباہ کا دھوکہ توڑ کے	۱۲۶	قصہ عجیب

۱۳۷	بیان عبداللہ بن مسعود باب فضیلت حضرت علیؓ	۱۶۰	توحید کلام شاہ عبدالعزیز صاحب دربارہ شہادت
۱۳۸	بیان انکا جنگیے آؤنکر فرمایا تھا جان بڑا رکھو	۱۶۱	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۱۳۹	حال عکرم بن ابی بکر	۱۶۲	افرادہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطے
۱۴۰	بیان اسلام حضرت بن سعد بن ابی بکر کا	۱۶۳	لکھ جینے محمد صلاطت لکھو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو
۱۴۱	فائدہ نافذ	۱۶۴	بیان خوبی سواک اور خاتمہ بغیر ہونے لڑنے جو اس کا
۱۴۲	بیان اسلام کعب بن زہیر	۱۶۵	بیان تاکید نما زور دعایت غلام و کنیز
۱۴۳	بیان اسلام بابر بن اسود کا	۱۶۶	تمام برسی کے واسطے آنا حضرت علیہ السلام کا جو بوقت
۱۴۴	بیان اسلام ہند عورت	۱۶۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
۱۴۵	بیان اسلام قرنا و قتل دیگر زنان	۱۶۸	ذکر شقیقہ بنی ساعدہ
۱۴۶	فصل ۲۰ غزوہ خنین کے بیان میں	۱۶۹	ذکر غسل جبرائیل
۱۴۷	ذکر غزوہ اوطاس کا	۱۷۰	ذکر دفن جبرائیل
۱۴۸	فصل ۲۱ دو دفع کے بیان میں	۱۷۱	بیان شرف زیارت قبر شریف
۱۴۹	ذکر سیکر گذاب	۱۷۲	باب علیہ شریفہ و اخلاق کریمہ و زوجات کے بیان میں
۱۵۰	فصل ۲۲ غزوہ تبوک کے بیان میں	۱۷۳	فصل علیہ شریفہ کے بیان میں
۱۵۱	بیچنی آپ کا حضرت خالد بن ولید کے دو مرتبہ لڑنے	۱۷۴	تکلیف ملاحت زک مبارک
۱۵۲	اور گرفتار ہونا اکیدہ حاکم دوسرے انجندل کا	۱۷۵	بیان نور بہت جسم شریف و مستردم سار
۱۵۳	خان مسی فرار	۱۷۶	بیان خوشبو سے عری شریف
۱۵۴	قصہ سیرت امیر مہدی بن ہارون سے لکھتے	۱۷۷	بیان ان چیزوں کا جو دنیا میں سے آپ کو لے کر تھیں
۱۵۵	فصل ۲۳ غزوتیں اور امیر الحج ہونے حضرت	۱۷۸	میرا سنان کا کہ اگر کلو کا روزہ جاری تھا تو کجا نہ تھیں
۱۵۶	ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیان میں	۱۷۹	فصل ۲۴ اخلاق کریمہ کے بیان میں
۱۵۷	قصہ شادی بعض مور	۱۸۰	قصہ بیوہ کی کہ کہ بیسبائی کے ملک کے مسلمان ہو گیا
۱۵۸	فصل ۲۵ مبالغہ کے بیان میں	۱۸۱	حکایت زہر و ہقان رضی اللہ عنہ
۱۵۹	بیان سنی مبالغہ	۱۸۲	مسئلہ قیام برائے عظیم
۱۶۰	فصل ۲۶ حجۃ الوداع کے بیان میں	۱۸۳	ذکر شہادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۱۶۱	بیان احرام حضرت علی رضی اللہ عنہ	۱۸۴	بیان سخاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۱۶۲	بیان افراد و قرآن و تفسیر کا	۱۸۵	فصل ۲۷ حجرات کے بیان میں
۱۶۳	فصل ۲۸ وفات شریف و کربان میں	۱۸۶	خاتمہ شفاعت کبریٰ کے بیان میں



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہزاران ہزار احمد جناب رب العزت کو جسے سب پہلے نور اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا  
 پیدا کیا اور اسے عالم کو اس نور سے ہویدا کیا اور درود و ناسعد و ناسیبا جناب محبوب رب العالمین  
 سید المرسلین حبیبی ہر بیت سے گم نشگان بادۂ فضلات راہ پر آئے اور انکی آن جناب پر جنابی معنی اور کوشش  
 دین قوی ہوا اور اکاسرہ اور قیامہ و تعالیٰ نے بھی حیران و مملوۃ کے کہتا ہوں نیاز مند درگاہ رب صمد المستقم  
 بذیل سید الانبیاء محمد عنایت احمد غفرلہ الاعداء کہ مطلع ہونا احوال برکت شہاں جناب حبیب خدام محمد مصطفیٰ  
 صلی اللہ علیہ وسلم پر موجب عبادت و ہزاران برکت ہو صیبا کہ وارد ہو عند ذکر اولیاء اللہ تنزل الائمہ  
 یعنی وقت ذکر اولیاء اللہ کے رحمت نازل ہوتی ہو پس وقت ذکر سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 رحمت زیادہ رحمت نازل ہوتی ہے اور بھی خدا تعالیٰ نے فرمایا جو کہ ان کلمۃ تخرجون اللہ تبارک و تعالیٰ  
 یحبکم اللہ و یعرفکم لکم ذکر بکم و اللہ یعرفکم احبکم یعنی تو کہ ای محمد اگر دست رکھتے ہو تم  
 خدا کو تو میری راہ پر چلو اور میرے تابع ہونا کہ خدا تمہیں دوست رکھے اور تمہارے گناہ بخش دے  
 اور اللہ بہت بخشنے والا ہے نہایت مہربان اور ظاہر ہو کہ پیغمبر صاحب کاتبہ اور آپ کے  
 طریقے پر چلنا بغیر اطلاع کے آپ کے حالات کو ممکن نہیں پس مطلع ہونا آپ کے حالات پر سبب ہر

بیان حبیب الیقین  
 لکھنؤ  
 یوسف علی  
 غفرلہ  
 ہر وقت اللہ علیہ





پھر بت کیا تھا اور جب یہی معلوم نہ تھی عبدالمطلب نے خواب میں وہ جگہ دیکھ کے ارادہ کھائے کہ کیا قریش مانع  
ہوئے اور نہ لڑنے کو تیار ہوئے اور عبدالمطلب کو فی معین نہ تھا اور لاہجی انکی ایسی نہ تھی کہ کام آئے صرف  
ایک بیٹا انکو تھا وہ عبدالمطلب قریش سے اُسے اور عقیقہ تعالیٰ غالب آئے اور چارہ زمرم کو دنا شروع کیا  
اس دن سبب ہوئے زیادہ اولاد کے عبدالمطلب کو رنج و آہ تاج خوجہ منت کی کہ جو میرے دس بیٹے ہوں اور  
چارہ زمرم میں کھو سکے گا لون ایک بیٹے کو قربانی کر دن خدا تعالیٰ نے عبدالمطلب کو دس بیٹے دیے اور چارہ زمرم  
بھی عبدالمطلب کے کھو دینے سے نکل آیا تب خون نے چاہا کہ ایک بیٹے کو قربانی کریں تین کے لیے قریش والا  
عبداللہ کا نام نکلا عبدالمطلب عبداللہ کا ماتھہ بکرا قربانی کی جگہ لائے اور چاہا کہ قربان کریں تب قریش مانع  
ہوئے اور عبداللہ سبب بنے نو چھری کے انکی پیشانی میں بہت خوبصورت تھے سبب نہیں چلتے تھے  
بھائی بھی نہیں چاہتے تھے کہ عبداللہ فرج ہوں ایک کا ہنہ بکریاں اس قصے کو لگے اُسے کہا کہ قریش اس طرح  
دلاؤ کہ دس اونٹوں کا نام لکھو اور عبداللہ کا نام لکھو اگر اونٹوں کا نام نہ نکلے تو دس اونٹ اور بڑھاؤ اور  
بڑھاتے جاؤ یہاں تک کہ اونٹوں کے نام پر قریش کے عبدالمطلب ایسا ہی کیا ہر بار عبداللہ کا نام قریش میں  
نکلتا تھا یہاں تک کہ نو بت سوا اونٹوں کی ہو چکی تب اونٹوں کا نام نکلا عبدالمطلب اونٹوں کو قربان کرنے نذر سے  
ادا ہوئے حدیث میں جو آیا ہے انہی اللہ یحییٰ بین میں پیدا دو ذبیحوں کا ہوں ایک فرج سے نصرت  
اسمعیل مراد ہیں اور دوسرے عبداللہ والد ماجد کے حال جب نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا  
عبداللہ سے متعلق ہو کر یا س آئے والدہ ماجدہ آپ کے آیا اور آپ حمل میں ہوئے بہت خبر و برکت اس سال میں  
شامل حال قریش کے ہوتی تھو دفع ہوئے خبر سار میں ہر سیز ہوتی تھی کہ قریش نے اس کا نام نہ افست  
واللہ سبحانہ رحمانی سال فتح اور وحشی کا اور دو مہینے حمل پر گذرے تھو کہ عبداللہ آپ کے والد کا مدینے میں  
انتقال ہوا شام کو قافہ قریش کے ساتھ تجارت کو گئے تھو دن سے بھرتے ہوئے مدینے میں انچو ماں کے  
پاس تیار ہوئے تھو گئے تھے کہ دفات پائی را تم حمل میں انکی والدہ شریفہ کو کوئی تکلیف اور کوئی غمیسی  
حمل الی عورتوں کو معلوم ہوتی ہر معلوم نہیں ہوتی اور انھیں ایام میں انکی والدہ ماجدہ نے خواب میں  
دیکھا کہ ایک شخص کتا ہی ترے حمل میں ایسا شخص جو کہ سر و ارجو عالم کا جب پیدا ہوا نام اسکا محمد رکھو

تواریخ حبیب اللہ  
سید عالم از مبارکین  
جلد اول صفحہ 4

اور بوقت ولادت تک یہ آپکی والدہ نے دیکھا کہ ایک نور آنے لگا جس سے انھیں بچکانہ شام کے  
نظر ٹرے حدیث صحیح میں آیا جو کہ اپنے فرمایا کہ میں دعا ہوں ابراہیم کی اور بشارت عیسیٰ کی اور  
جو دنیا بیری مان لے سوا کچھ دیکھنے سے یہی نور ادا ہوا اور دعا ابراہیم سے وہ دعا مرد جو  
سورہ بقرہ میں مذکور ہے بَنَاءَ الْاٰلِیٰتِ مِنْهُمْ سُوْرَۃٌ مِنْهُمْ شَلُّوْا عَلَیْہِمْ اِنَّکُمْ لَعٰلِیْہِمْ لَکٰتِبٌ  
وَ الْکِتٰبَہُ وَ یُرِکْتُہُمْ طٰاٰلَکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحٰکِیْمُ تہ ترجمہ اے محمد اور ہمارے اور قائم کر انہیں  
ایک پیغمبر انہیں سے کہ ہر سے انہیں تیری آیتیں اور حکما سے انھیں کتاب و حکمت اور پاکیزہ کرے  
انھیں بیشک تو ہر بڑی دست حکمت والا جب حضرت ابراہیم اور اسماعیل نے خانہ کعبہ میں بنایا  
بعد فرات کے اکی بنا سے یہ دعا مانگی تھی اور بشارت عیسیٰ علیہ السلام سے وہ بشارت ادا ہو  
جو نبیل میں ہے اور سورہ صف میں اِیْکَا ذَکَرٰ اَیَّہُ مُنْشَرِّا بِرَسُوْلِیْ یٰاٰیُّ مِّنْ بَعْدِیْ اَیُّھُہُ  
اُتْمَلٰہُمْ

### فصل دوسری بیان حال لاوت یا سعادت میں

بارہویں تاریخ ربیع الاول کی اسی سال میں حسین قصہ صحابہ میں واقع ہوا تھا بروز و شب  
بوقت صبح صادق جناب محمد مصطفیٰ علی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے اور سارا عالم آپ کے نور سے  
روشن ہوا اور بہت سے عجائب و خوارق عادات اس رات میں ظہور میں آئے از انجملہ یہ کہ  
فاطمہ بنت عبداللہ والدہ عثمان بن ابی لہاص نے بیان کیا کہ شب ولادت یا سعادت  
میں میں پاس آئ منہ فالدہ ماجدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھی میں نے دیکھا تارے  
آسمان سے ٹپک آئے تھے اور زمین حرم سے ایسا قریب ہو گئے تھے کہ گمان ہوتا تھا زمین پر  
گر پڑینگے اور از انجملہ یہ کہ سارے بت روے زمین کے اس وقت سرنگون ہو گئے اور یہ بت  
سواے اہل اسلام کے زروشتیوں کی تاریخ میں بھی لکھی ہے زروشتی مجوسی ہیں کہ زروشت  
پیغمبر جانتے ہیں اور از انجملہ یہ کہ آگ فارس کی کہ گبران آتش پرست نے ہاتھام تمام ہزار برس  
روشن رکھی تھی مجھ گئی اور از انجملہ یہ کہ نوشیروان بادشاہ فارس کا ایوان زلزلے میں آیا اور

تواریخ حبیبیہ  
باب پہلا فصل دوسری حال لاہور میں

میں

میں

میں

میں



چودہ گنگرے اسکے گریپے مکتہ ستاروں کے متصل ہوئے میں زمین سے اشارہ اس بات کی طرف تھا کہ سب انوار زمین کی طرف بسبب آبکی ولادت کے متوجہ ہوئے اور زمین روشنی سے مالا مال ہو جائیگی اور بیوں کا سرنگون ہونا اشارہ اس بات کی طرف ہو کہ بسبب آب کی ولادت سے بت پرستی موقوف ہو جائیگی اور آگ کا کچھ جانا اشارہ اس بات کی طرف ہو کہ آتش پرستی بسبب آگ کے باطل ہو جائیگی اور نوشیروان کے محل میں زلزلہ آنا اور چودہ گنگوں کا گرانا اشارہ اس بات کی طرف ہو کہ سلطنت خاندان نوشیروان کی کہ اس نے مانے میں اتنی بڑی سلطنت زمین پر کوئی نہ تھی جاتی رہیگی اور چودہ بادشاہ اسکے خاندان میں اور ہون گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور سب ملک نوشیروان میں کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں اہل اسلام کے تصرف میں آیا اور نیرودج خاندان کا بادشاہ حضرت عثمان کے وقت میں ہلاک ہوا پھر ان میں کوئی بادشاہ نہ ہوا مکتہ پیلانہ ہونا آپ کا برزجمو یا بامہ رمضان یا اور کسی دن میں جو تبرک شہور میں آئیں یہ مکتہ ہو کہ یہ بات نہ کہی جاوے کہ آپ کو برکت دن اور مہینے سے حاصل ہوتی بلکہ ایسے دن اور مہینے میں پیدا ہوئے کہ آپ کو برکت آپ کے سبب سے حاصل ہوئی اور بیع الاول روز دوشنبہ کو آپ کے سبب سے شرف عظیم حاصل ہوا فخر میں شریفین اور اکثر بلاد اسلام میں حادث ہو کہ ماہ ربیع الاول میں محفل میلاد شریف کرتے ہیں اور مسلمانوں کو مجتمع کر کے قصہ مولد شریف پڑھتے ہیں اور کثرت درود کی کرتے ہیں اور بطور دعوت کے کھانا یا شیرینی تقسیم کرتے ہیں سو یہ امر موجب برکات عظیمہ ہوا اور سبب ہوا زوایا و محبت کا ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہویں ربیع الاول کو مدینہ منورہ میں یہ محفل تبرک مجد شریف میں ہوتی ہوا اور مکہ معظمہ میں مکان ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں شاہ ولی اللہ محدث فیوض الحرمین میں لکھا ہو کہ میں حاضر ہوا اس مجلس میں جو کلمہ میں مکان مولد شریف میں تھی بارہویں ربیع الاول کو اور قصہ ولادت شریف اور خوارق عادت وقت ولادت کا پڑھا جاتا تھا میں نے دیکھا کہ کیا بارگی کچھ انوار اس مجلس بلند ہوئے میں نے

شیرین ولادت  
مکتہ پیلانہ

مکتہ طیفہ

مکتہ محفل  
میلاد شریف

شاہ ولی اللہ محدث  
مکتہ پیلانہ

اُن انوار میں داخل کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ انوار تھے ملائکہ کے جو ایسے محافل تبرک میں حاضر ہوا کرتے ہیں اور بھی انوار تھے رحمت الہی کے انتہی سوسلمانوں کو چاہیے کہ متبقت سے محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محفل شریف کیا کریں اور اس میں شریک ہوا کریں مگر شرط یہ ہو کہ یہ نیت خالص کیا کریں ریا اور نمائش کو دخل نہ دین اور بھی احوال صحیح اور معجزات کا حسب روایات معتبرہ بیان ہوا کہ لوگ جو اس محفل میں فقط شوخو غانی پر کھٹا کرتے ہیں یا روایات دہائیہ نامتبرہ سناتے ہیں خوب نہیں ہوا اور بھی علمائے لکھا ہو کہ اس محفل میں ذکرات شریف کا نہ چاہیے اس لیے کہ یہ محفل اسطے خوشی میلا و شریف کو مستحق ہوئی ہے ذکر غم جاگاہ اس میں محض نازیبا جو حرمین شریفین میں ہرگز عادت و ذکر قصہ وفات کی نہیں ہے

### فصل تیسری بیان حال قناعت و دیگر حالات زمان طفولیت میں

سات روز تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ اپنی والدہ ماجدہ کا پیا بعد اسکے ثویبہ نے دودھ پلایا ثویبہ لونڈی ابولہب کی تھی کہ ابولہب نے اسے بوقت پہونچانے خبر ولادت شریف کے آزاد کیا تھا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ میں نے ابولہب کو بعد موت کے خواب میں دیکھا اور حال پوچھا اس نے کہا کہ عذاب شدید میں مبتلا ہوں مگر ہمیشہ شب و دو شب نہ کو در میان نکشت شہادت اور وسطی سے کہ اشارے سے آنکھ پلینے ثویبہ کو بسبب پہونچانے بشارت ولادت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کیا تھا کچھ باقی مجھے جو سنے کو مل جاتا ہو کہ اس سے ایک گونہ عذاب میں تخفیف ہوتی ہے علماء محدثین نے بولنے اس روایت کو لکھا ہو کہ جب ابولہب کا فر کو جسکی مذمت قرآن شریف میں تبصریح وارد ہو بسبب خوشی کے ولادت شریف کو تخفیف عذاب ہوتی تو جو مسلمان خوشی ولادت شریف سے ظاہر کرے خیال کرنا چاہیے کہ اسکو کیسا ثواب عظیم ہوگا اور کیا کیا برکات شامل حال اسکے ہونگے بعد ثویبہ کے علیمہ سعدیہ نے آپکو دودھ پلایا قریش کا دستور تھا کہ لڑکوں کو دودھ پلانے والیوں کو دے دیا کرتے تھے اور وہ انکو گھر لہما کے دودھ پلایا کرتی تھیں اور

منہ و انوار میں داخل کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ انوار تھے ملائکہ کے جو ایسے محافل تبرک میں حاضر ہوا کرتے ہیں اور بھی انوار تھے رحمت الہی کے انتہی سوسلمانوں کو چاہیے کہ متبقت سے محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محفل شریف کیا کریں اور اس میں شریک ہوا کریں مگر شرط یہ ہو کہ یہ نیت خالص کیا کریں ریا اور نمائش کو دخل نہ دین اور بھی احوال صحیح اور معجزات کا حسب روایات معتبرہ بیان ہوا کہ لوگ جو اس محفل میں فقط شوخو غانی پر کھٹا کرتے ہیں یا روایات دہائیہ نامتبرہ سناتے ہیں خوب نہیں ہوا اور بھی علمائے لکھا ہو کہ اس محفل میں ذکرات شریف کا نہ چاہیے اس لیے کہ یہ محفل اسطے خوشی میلا و شریف کو مستحق ہوئی ہے ذکر غم جاگاہ اس میں محض نازیبا جو حرمین شریفین میں ہرگز عادت و ذکر قصہ وفات کی نہیں ہے

ذکر دودھ پلانے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

بعد ختم ایام رضاعت کے پاس ماں باپ کے پہونچا دیا کرتی تھیں اور ان باپ لڑکوں کے دوسرے  
 بلائے و ایوان کو نقد و جنس دیکر فرما مندر کرتے تھے سو حضرت علیمہ اپنے وطن سے کہ نواح  
 طائف میں تھا ساتھ اور عورتوں کے کے کو واسطے لینے لڑکوں کے آئین اور عورتوں نے  
 آپ کو تہیم پہنک کر لیا یہ سعادت نصیب علیمہ سحدیہ کے ہوئی اور بہت برکات بسبب آپ کے  
 شامل حلقہ کے ہوئیں مادہ فرسوار علیہ کی بسبب لاغری کے چل نہیں سکتی تھی جب آپ ساتھ  
 علیمہ کے آئیں فرسوار ہوئے ایسی تیز رفتار ہو گئی کہ سافلے کی سواریوں کے آگے جاتی تھی اور جب  
 حلیہ کے گھر آپ پہونچے بہت فراخی عیش علیمہ کو حاصل ہوئی بکریاں انکی خوب تازہ و فرہنگ  
 اور قوم قحط میں مبتلا تھی انکی مویشی جنگل سے بھوکے آتے تھے اور لاغر تھے وہ لوگ اپنے  
 چرواہوں سے کہتے تھے کہ تم بھی بکریوں کو وہیں چرا دو جہاں علیمہ کی بکریاں چرتی ہیں یہ کہو  
 وہ کیسی سیراتی ہیں اور تازہ و فرہنگ ہیں حال آپ پستان بہت کاشمیر یا کرتے تھے اور پستان جب  
 اپنے بھائی رضاعی علیمہ کے بیٹے کے لیے ہیشہ چھوڑ دیتے تھے ایسی عدالت الکی حیات میں بھی اور لڑکپن  
 میں سمجھی آپے بول برا کر پڑے میں نہیں کیا بلکہ دو نوٹ کے وقت مقرر تھے کہ سو وقت کھنے والے لڑکے  
 اٹھا کر جعفر و پیشاب کرا لیتے تھے اور کبھی ستر عورت آپکا برہنہ نہیں ہوتا تھا اور جو کپڑا اتفاقاً  
 اٹھ جاتا تو فرشتے فوراً ستر چھپا دیتے حال چاند آپ کے اشارے کے موافق جھک جاتا اور  
 آپ کو رونے سے بھلاتا چنانچہ کتب احادیث میں بردایت حضرت عباس ثابت ہوا و جلالی  
 محدث نے اس حدیث کو حسن باب ہجرات میں لکھا ہے حال جب آپ باؤن جلنے لگے اور  
 دوسرے کے ہوئے حضرت علیمہ کے لڑکوں کے ساتھ جنگل کو جہاں مویشی انکے چرتے تھے تشریف  
 لجاتے تھے ایک دن آپ وہیں تشریف رکھتے تھے کہ دوسرے آئے اور انھوں نے آپ کو چٹ لکے  
 سینہ مبارک کو تاناف چاک کیا اور دل مبارک کو بھال کے دھویا اور سکینہ سے کہ ایک پیر  
 عالم قدس کی بصورت پس ہوئی دوا کے تھی یہ کیا آور میرا بنی جگہ پر رکھ لے شکاف سینہ کو سوی یا  
 اور ملحق تکلیف آپکو معلوم ہوئی یہ حال دیکھ کے بیٹا علیمہ کا گھبرا کے پاس علیمہ کے گیا اور

قوانین حیات

حلیہ



تواریخ حبیبیہ  
 باب پنجم فی حقیقی حالت شباب تا نبوت

گو راگو را پانی مانگتا ہوا اپنے منہ سے جاے پناہ ہو میمون کی اور عصمت ہو پیوہ عورتوں کی یہ قصیدہ بہت بڑا ہوا در بہت مدح قیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امین مذکور ہے حال ایک مرتبہ آپ ابو طالب کے ساتھ بارہ برس کی عمر میں سفر تجارت شام کو گئے راہ میں بحر ارباب نصاری کے صومعہ کے پاس اتفاق قیام آپکا ہوا ارباب بت کورنے آپکو علامات نبوت سے بچانا اور قافلے کی دعوت کی اور ابو طالب کو کہا کہ یہ پیغمبر وار سب عالموں کے ہیں اور اہل کتاب یہود اور نصاری اگلے دشمن ہیں انکو ملک شام میں نہ لیجاؤ مباد اُنکے ہاتھ سے انھیں گزند ہو نہچے سو ابو طالب نے مال تجارت وہیں بچا اور بہت نفع پایا اور وہیں آئے کو بچھ آئے ترجمہ مشکوٰۃ شریف میں بروایت ترمذی اور حاکم لکھا ہے کہ اُن دنوں سات آدمی بخجلہ نصاری شام کے یہ حال ریافت کر کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرد اس راہ سے ہو گا واسطے قتل آپ کے اسطون آئے تھے بچانے اُنسے کہا کہ وہ پیغمبر برحق ہیں تم انکی اطاعت کرو اور جب خدا کو منظور ہو کہ انکو تربیہ عالمی مے بھجائے ٹانگنے سے نہیں ملے گا اور تم آمینین مانہیں سکتے تراسل راوے سوباز ہے

### فصل چوتھی بیان حالات شباب تا نبوت

جب آپ جوان ہوئے اُن امور سے جو انون میں خلاف تہذیب ہوتے ہیں منہ فرماتے اور صدق و امانت و دیانت اور جملہ صفات حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ سے موصوف تھے اور قریش آپ کو محافل و ولعب میں بلاتے آپ ہر گز شریک نہ ہوتے تھے اور قریب بئیں کو آپکے صدق و امانت کا اقرار تھا یہاں تک کہ آپکو محمد امین کہتے تھے حاکم بچپن میں اس کی عمر مال بی بی خدیجہ کا کہ ایک عورت مالدار قریش میں تھیں لیکے آپ واسطے تجارت کے تشریف لے گئے اس سفر میں بطور ارہبے آپکو بچانا اور بیان کر دیا کہ یہ پیغمبر آخر الزمان ہیں جبکا ذکر پہلے انبیاء کی کتابوں میں ہو پیسہ غلام خدیجہ کا آپ کے ساتھ تھا اُسے بہت معجزات آپکے سفر میں دیکھے اور اگر خدیجہ سے بیان کیا اور خود خدیجہ نے دیکھا جسوقت کہ آپ اس سفر سے

تواریخ حبیبیہ  
 باب پنجم فی حقیقی حالت شباب تا نبوت

بھرتے ہوئے آتے تھے وہ بالانحائے کے غرنے میں میٹھی تھیں مان سے آپ آئے نظر پڑے آپ پر وہ فرشتے سایہ کیے تھے مہسرنے بیان کیا کہ میں نے سارے سفر میں ایسا ہی حال دیکھا حضرت خداوند نے یہ حال سن کے خواہش نکاح کی آپ کے ساتھ کی اور ابوطالب اس بات سے مطلع ہوئے اور بعد تقرر نکاح کے اشراف و اعیان قریش کو ساتھ لیکے حضرت خدیجہ کے مکان پر گئے انکی جانب سے تمام نکاح و رخصت و نفل پر اور عم زاد ان کے تھے ابوطالب نے خطبہ نکاح پڑھا اور فضائل اور مناقب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بہت سے بیان کیے اور نکاح منعقد کیا حال قریش نے خانہ کعبہ کو کہ بسبب عداوت سیل و باران وغیرہ کے بنا اسکی ضعیف ہو گئی تھی از سر نو بنا کیا آپس میں ان کے تنازع ہو ا کہ حجر اسود کو خانہ کعبہ میں اس کے جگہ پر کون رکھے اور خیال حصول فخر اور شرف کے ہر ایک ہی چاہتا تھا کہ حجر اسود کو میں رکھوں فریب تھا کہ انہیں تمھیں رطلے آخر سب کی رائے اس بات پر قرار پائی کہ کل صبح کو سب سے پہلے جو مسجد حرام میں آوے اسکے حکم کے موافق عمل کرنا چاہیے صبح کو سب سے پہلے آپ و مان ان شریف لاسے قریش آپ کو دیکھ کے بہت خوش ہوئے اور کہا کہ یہ امین بن جو یہ منکم دین اسپر ہم سب راضی ہیں اللہ جل جلالہ نے آپ کو عقل بھی بہت کامل عنایت فرمائی تھی آپ نے بقضائے عقل سلیم ایسا فیصلہ کیا کہ سب قریش نہایت رضامند ہوئے آپ نے فرمایا کہ جس جگہ اب حجر اسود رکھا ہے وہاں سے ایک چادر میں کر کے اسے اٹھا دین اور اس چادر کو ہر قبیلہ قریش کا ایک آدمی تمام لے اس طرح اٹھا کے متصل دیوار کعبہ معظمہ کے جہان رکھنا منظور ہے رکھیں پس اس اٹھا لے میں تو سب شریک ہوئے اور ہر ایک کو شرف حاصل ہوا بعد ازیں سب آدمی مجھے واسطے رکھنے حجر اسود کے ان موقع پر کھل کر دین چونکہ نفل وکیل ہنزلہ نفل ہو کل کے ہوتا ہوا اس طرح شرف رکھنے حجر اسود کا اپنے

تاریخ حبیب اک  
باب پنجم میں بھی بیان حالات شہادت جوت

علاء قریش کا از سر نو  
خانہ کعبہ کو اور فرمایا  
نیز اس طرح اٹھا لے میں  
تو سب شریک ہوئے اور ہر ایک کو



تو آپ کی کئی کئی گز زانیہ طعنوں نبوت اور اتباع احکام کو نہیں پایا آپ نے فرمایا کہ میں نے اسے سفید کپڑے پہنے خواب میں دیکھا اگر نجات اہلی سنو تو اہلی سنو تو سپید کپڑے پہنے نظر نہ آتا حال تبدلے نبوت میں سورۃ فاتحہ نازل ہوئی ایک دن حضرت جبریل نے اگر سورۃ فاتحہ آپ کو سکھادی اور بھی طریقہ وضو نماز کا بنایا اور میں میں ہمارے پانی نکالا اور وضو کیا اور آپ نے بھی وضو کیا اور در رکعت نماز آپ نے حضرت جبریل کے ساتھ پڑھی حال سب سے پہلے جو انان احرار میں ایمان لائے ابو بکر صدیق اور عورتوں میں حضرت خدیجہ اور لڑکوں میں حضرت علیؑ اور غلاموں میں حضرت بلالؓ اور غلامان آزاد میں حضرت زید بن حارثہ بعد ازین حضرت عثمانؓ اور حضرت مسیح بن یحییٰ اور طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمن بن عوف ایمان لائے اور روز بروز لوگ اسلام میں داخل ہونے لگے حال پہلے آپ دعوت اسلام پوشیدہ کرتے تھے یہاں تک کہ آیۃ تاحشہ کونع جھاکو مکر نازل ہوئی یعنی جو تمہیں حکم ہے اسکو صاف کھلے کھلے یا علان بیان کرو تب آپ نے دعوت اسلام آشکارا شروع کی اور جب کفار نے مذمت تبوں کی سستی نہایت دشمن ہوئے اور مسلمانوں کو ایذا دینے لگے حضرت بلال امیہ بن خلف کا قہقہے کہ ایک سردار قریش میں تھا غلام تھے وہ انکو نہایت تکلیف دیتا گرم ریت اور تھوڑن میں باندھ کر دوپہر کو ڈالنا اور کھنا تو حید سے منحرف ہو کر لات وغری کی الوہیت کا قائل ہو وہ شرت تکلیف سو بیہوش ہو جاتے مگر جب بیہوش آتا اعدا اعدا کتے یعنی مٹا ہوتا ایک ہی خدا کو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے انھیں ایک اپنا غلام اور بہت مال دیکر امیہ بن خلف سے خرید کر کے آزاد کیا اور یہ شرط کی کہ خدمت میں خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رہیں انھوں نے کہا کہ میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہونگا آپ شرط کرین یا نکسریں اور اسی طرح حضرت صدیقؓ نے اور کئی لونڈی غلاموں کو خرید کر کے آزاد کیا اور بہت مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خرچ میں صرف کیا پیغمبر صلی اللہ

میں اور صفی ہونا  
دو کلام  
نزدک سرگتہ

فصل حضرت بلال  
اور حضرت ابو بکر  
انکو زبردستی آزاد  
کرنا اور انکو  
سورہ دہلیل  
حضرت ابو بکر  
شان میں



علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کے آل نے مجھے ایسا نفع نہیں دیا جیسا ابوبکر کے آل نے نفع دیا اسی لیے سورہ والیل خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کی شان میں نازل فرمائی اور انکی بہت تعریف کی اور انکو اتنی یعنی برابر ہیزگار فرمایا اور جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ رمضان کر دیئے گا سورہ والضحیٰ میں فرمایا وَتَسْؤِفُ لِحَبَابِ رَبَّكَ فَتَرْجَى الْبَطِیْلَ اَکْجَ سورہ والیل میں حضرت ابوبکر سے وعدہ کیا وَتَسْؤِفُ یَرْجَى وَفَقَدْ لَمْ تَنْفَعِمْ حضرت ابوبکر صدیق پر سورہ والیل سے ہست لال لطیف کیا ہے باین وضع کہ اس سورہ میں خدا تعالیٰ نے ابوبکر صدیق کو اتنی فرمایا تَسْؤِفُ لِحَبَابِ رَبَّكَ لَا تَقْنِیَ الذِّیْ بَیْنِیْ سَالَکَ یَنْتَرْکِ یعنی دور رکھا جائیگا دوزخ سے وہ برابر ہیزگار جو دنیا جو مال اپنا واسطے حاصل کرنے پائیزگی کے یعنی ابوبکر صدیق اور سورہ حجرت میں خدا تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ اَکْرَمَ مَکَلٰہُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَفْضَلُہُمْ یعنی برابر گرام میں فاضل ہے کے نزدیک اتنی تم میں کا جو دونوں آیتوں کے ملانے سے حاصل ہوا کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس امت میں اکرم و افضل ابوبکر صدیق ہیں حال جب آیہ وَانذَرْتُمْ لِرَبِّکُمْ اَکْأَفْرَیْدَیْنِ نازل ہوئی یعنی ڈرا اپنے کہنے والے نزدیکوں کو اپنے کو صف پر چڑھ کر ایک ایک قبیلہ قریش کو پکارا لوگ جمع ہوئے آپ نے فرمایا کہ اگر میں تمہیں خبر دوں کہ اس پہاڑ کی پشت پر ایک لشکر آیا ہو اور تمہیں قتل کیا جائے گا تو تم یقین مانو گے انہوں نے کہا کہ ہم بیشک یقین جانیں گے اس لیے کہ تمسے ہمیشہ سچ ہی سناتے ہو جو کبھی نہیں سنا آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں عذاب سخت سے ڈراتا ہوں یعنی عذاب آخرت سے یہ سن کے ابولسب نے کہا تِلْکَ تَسَاوَرُ الدِّیْمِ الْہٰذَا جَمَعْتُمْ اَخْرَاجِیْ بوجہ تمہیں سارے دن کیا اسی کام کے لیے ہمیں اکٹھا کیا تھا اور وہ سب متفرق ہو گئے سورہ بقرہ باب لب تب ہی نازل ہوئی اور اس میں اسکو اور سبکی جو روحانہ کو جنہی منہ مایا حالہ الخطیہ کے معنی ہیں لکڑی اٹھانے والی لہجہ خبت کے اپنے

استعمل طبع  
تاریخ حبیبہ  
ابوبکر صدیق

نزل بر او  
ابوبکر صدیق



نے اُنکے حق میں فرمایا کہ بعد لو ط علیہ السلام کے ہجرت عثمان کی مع زوہرا بی بی کے خدا کو واسطے  
 ہوئی جو حبشہ میں نجاشی بادشاہ جو تھا اور مذہب نصاری رکھتا تھا اسنے مسلمانوں کو وہاں  
 اچھی طرح ملکہ دی کفار قریش کا اس بات سے بہت دل جلا اور انھوں نے زہی ہنابک  
 کسی شخصوں کو کہ ایمین عربین خاص بھی تھا تحف و ہدایا لیکے پاس نجاشی کے بھیجا  
 باین عرض کہ مسلمانوں کو اپنے پاس ملکہ بند سے وہ لوگ تحف و ہدایا لیکے پاس نجاشی  
 کے پہونچے اور طلب عرض کیا نجاشی نے مسلمانوں کو دربار میں بموجہ فرستادگان  
 قریش بلایا حضرت جعفر نے جانب اہل سلام سے گفتگو کی اور کہا کہ ہم لوگ مگر اہل میں  
 بتلا تھے اور تو کو بوجہ تہجد اور حلال حرام کچھ نہیں جانتے تھے اور محض چاہل تھے خدا تعالیٰ نے  
 اپنے فضل عیم سے اپنا پیغمبر بھیجا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنا کلام پاک نیز نازل فرمایا  
 اور علوم اولین و آخرین انکو عنایت کیے کہ اُنکے سبب سے ہم لوگ راہِ رست پر آئے اور سوچ  
 بھلے کاموں کا حکم کرتے ہیں اور سب سے کاموں سے منع کرتے ہیں نجاشی نے کہا کہ جو کلام  
 اُپہا ترا ہے ایمین کے کچھ پڑھو حضرت جعفر نے سورہ مریم ابتدا سے پڑھی جب اس آیت پر  
 پہونچے فکری و اشترابی و زفری عینا نجاشی بادشاہ کو کمال رفت ہوئی یہاں تک کہ اُنسو اسکی  
 دائر می پر ہے اور کہا کہ یہ کلام اور جو کلام موسیٰ پڑھا تھا دونوں کی روشنی ایک و شندان ہے  
 و اہل سلام سے کہا کہ نجاشی میرے ملک میں رہو اور کفار کے مدعا کو رد کیا کفار نے عرض  
 لیا کہ یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں بھی خلاف مذہب بادشاہ کے کتو ہیں  
 نجاشی نے اہل سلام سے پوچھا حضرت جعفر نے کہا کہ ہم انکو حق میں یہ کہتے ہیں کہ وہ ہنذرا  
 ہیں اللہ تعالیٰ نے حکم کلہ کن انکو بغیر باپ کے مریم طاہرہ کے پیٹ سے پیدا کیا اور پیغمبر کیا اور  
 متعلق اس بات کی ایمین پڑھیں نجاشی نے کہا کہ انہیں میں صفت عیسیٰ کی ایسی ہی  
 لکھی ہے جیسی تم نے بیان کی مر جاتھیں اور انھیں جیکے پاس سے تم آئے ہو وہ بیشک نمبر  
 خدا میں تعریف انکی انہیں میں ہو اور عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت الہی دی جو قوم خدا کی

اور نجاشی بادشاہ  
 نصاریٰ کے مذہب کا  
 رسول و پیغمبر  
 علیہ السلام



محمد کا سر کاٹ لادے میں شکو سواوٹ اور چالیس ہزار درم دون حضرت عمر کے کما  
 کہ میں یہ کام کر سکتا ہوں ابوجہل نے لات وغری کی سواوٹ دینے کے لیے بشرط  
 مذکور قسم کھائی اور کہے میں جا کے ہل کو گواہ کیا عمر باین قصد روانہ ہوئے راہ  
 میں ایک شخص سے کہ نعیم بن عبداللہ نام تھا ملاقات ہوئی وہ مشرف باسلام ہو چکا  
 تھا اُس نے پوچھا کہاں جاتے ہو عمر نے کہا محمد کے قتل کو اُس نے کہا نبی مائتم کے  
 انتقام سے کیسے بچو گے عمر نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ تم نے بھی دین بلا ہو اگر لپکا ہو  
 تو پہلے تمہیں ہی قتل کروں اُس نے کہا کہ میں آبا کے دین پر ہوں نیت یہ رکھی کہ  
 حضرت ابراہیم و اسمعیل کے دین پر ہوں اور ظاہر میں یہ معلوم ہوا کہ آبا سے  
 مشرکین کے دین پر جو پھر اس شخص نے کہا تمہاری بہن اوسعید بن زید بن بنوئی  
 تمہارے بھی مسلمان ہو گئے ہیں پہلے اپنے گھر سے قتل شدہ وع کر دے عمر نے کہا  
 کہ کیسے معلوم ہو کہ وہ مسلمان ہوئے ہیں کہا تمہارے ہاتھ کا ذبیحہ کھائیں گے  
 یہ بات سنکے عمر طیش کھا کر انبی بن کے گھر کو پھرے اُس وقت اُن کے گھر میں جناب  
 صحابی تھے اور سورہ طہ کہ انھیں دنوں نازل ہوئی تھی عمر کی بہن اور بنوئی  
 کو بڑھا رہے تھے اور کوڑا دروازے کے بند تھے عمر نے کوڑا کھلوائے جناب  
 چھپ رہے اور جس صحیفے میں سورہ طہ لکھی تھی اُسے چھپا دیا اور عمر نے اگر بوجھا  
 کہ کیا پڑھتے تھے انھوں نے کہا باتیں کرتے تھے پھر عمر نے ایک بکری فوج کی اور  
 گوشت اُسکا بھون کر بہن بنوئی کو کھانے کو کہا انھوں نے عذر کیا عمر کو اُن کے  
 اسلام کا یقین ہوا اور اُن کے مارنا شروع کیا یہاں تک کہ اُن کی بہن سر اور منہ خون آلودہ  
 ہو گیا انھوں نے بیتاب ہو کر کہا چاہو مار دو چاہو بھڑو ہم تو محمد پر ایمان لائے  
 ہیں اور وہ پیغمبر حق ہیں عمر نے دین اسلام میں انکی مضبوطی دیکھی اور بہن کے سر  
 اور خون کو دیکھتے رحم کھایا الگ ہوتے ایک گوشے میں جا بیٹھے تو بڑی دیر ہو کر کہا جو تم

عمر نے کہا کہ میں نے ان کو مار دیا اور ان کے سر اور منہ خون آلودہ ہو گیا



کام کی بات ہر ایک مرفوض کناہر لا آکہ اللہ اور لوگ یہ آواز سنکے جاگ گئے میں مجھ پر  
دوسری بار پھر میں نے وہی آواز سنی پھر آٹھین دنوں معلوم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
طرف لا الہ الا اللہ کے دعوت کرتے ہیں بعض کثرت تواریخ میں یہ قصہ روزِ سلام نمبر کا لکھا ہے  
اور صحیح بخاری سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پہلے کا قصہ جو ہر کیف ایک یہ عجزہ حضرت کا  
حضرت عمرؓ نے قبلِ اسلام مشاہدہ کیا حال ابو طالب جناب رسول اللہ علیہ وسلم کی بہت  
حایت کرتے تھے اور بسبب انکی حمایت و کفار آپ پر باوصف کمال عداوت کے قابو نہیں  
پاتے تھے اور ہمیشہ ابو طالب کو اس باب میں کہتے تھے مگر ابو طالب انکی نہیں سنتے تھے ایک  
مرتبہ سب کفار نے مجتمع ہو کر ابو طالب کو کہا یا محمد کو ہمارے حوالے کر دو یا تمہیں ہم (ٹہکے  
ابو طالب نے آپ کا حوالے کر دینا فیول نہ کیا کفار نے ارادہ مصمم آپکے قتل کا کیا ابو طالب  
آپکو لیکر مع سارے بنی ہاشم اور بنی مطلب کو ایک شب بنی گھاٹی میں وسطیٰ محافطت کے  
جاربے اور کفار نے آپسے برادری قطع کی اور بہت کوشش کی اس بات میں کہ کسی طرح کوئی  
بنی ہاشم اور بنی مطلب کو ملو کہ نہ کرے بلکہ بنیوں اور سودا گروں کو منع کر دیا تھا کہ ان لوگوں کو پاس  
بکچھ نہ رہے بھیجیں اور ایک کاغذ عہد نامہ قطع علاقے کا ان لوگوں سے لکھ کے خانہ کعبہ میں لٹکا دیا  
تین سال تک آنحضرت اور بنی ہاشم اور بنی مطلب اس شعب میں نہایت تکلیف میں مبتلا رہے  
آخر کار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بوجی اتنی اس بات سے اطلاع ہوئی کہ کیرے نے  
کاغذ عہد نامے کو جو کعبہ میں لٹکا یا تھا بالکل کھا لیا سوائے نام اللہ کے جہاں کہیں  
اسمیں تھا ایک حرف نہیں چھوڑا آپ نے یہ حال ابو طالب کو کہا ابو طالب نے شعب بنو نکل کر  
یہ بات قریش سے بیان کی اور کہا کہ اس کاغذ کو دیکھو اگر محمد کا بیان غلط نکلے تو ہم آپس  
تھیں دینگے اور اگر صحیح نکلے تو اتنا تو ہو کہ تم اس قطع رحم اور عہدہ سے بار آور قریش نہ  
کعبے پر سے اتار کے اس کاغذ کو دیکھانے الواقع کیرے نے سوائے نام اللہ کے  
سب حرفوں کو کھا لیا تب قریش اس ظلم سے باز آئے اور عہد نامے کو چاک کر ڈالا

اور ابو طالب ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہاشم و نبی مطلب کو شعب سے نکل آئے  
ف بعد مناف کے چار بیٹے تھے ہاشم مطلب عبد شمس نوفل جناب رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم ہاشم کی اولاد میں بین اسطرح کہ ہاشم کے بیٹے عبد مطلب اور عبد مطلب کے بیٹے  
اور عبد اللہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مطلب کی اولاد میں نبی مطلب پر نام بیٹے  
رحمۃ اللہ انھیں میں سے بین عبد شمس کی اولاد میں نبی امیہ بین امیہ عبد شمس کا بیٹا تھا  
حضرت عثمان غنی امیہ میں بین اور نوفل کی اولاد میں حضرت جبریل بن مطعم صحابی اور بین  
جبریل بن نبی میں نبی مطلب حالت کفر میں بھی مش ہاشم کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
ساتھ رہے اسی سبب سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حصہ ذی القربی کا  
تقسیم فرمایا نبی مطلب کو بھی دیا اور اولاد عبد شمس اور اولاد نوفل کو نہیں دیا حضرت عثمان  
اور جبریل بن مطعم نے اس باب میں غور کیا اور کہا کہ نبی ہاشم کی ترجیح کا ہمیں انکار نہیں  
اس لیے کہ خدایتعالیٰ نے آپ کو انہیں پیدا کیا ہو مگر نبی مطلب اور ہم آپ سے ایک ہی قرابت  
رکھتے ہیں انکی ترجیح کی کیا وجہ ہو آپ نے فرمایا کہ نبی مطلب اور نبی ہاشم مثل ذات واحد  
ہیں یعنی ہمیشہ با ہم رہتے ہیں ترجیح کی یہ وجہ ہو حال ہمیشہ آپ ابو طالب کو دعوت  
طرف اسلام کے کرتے تھے اور باوصف آنکے دل میں خوب حقیقت ملت اسلام کی  
ثابت تھی اس لیے کہ باب دادے کے مذہب کو چھوڑ دینا عار سمجھے تھے جنہوں نے  
اسلام قبول نہ کیا حتیٰ کہ زمانہ انکی موت کا ہونچا اپنے کما اچھا ایک باکھلا لا الہ الا اللہ  
کہہ لو تو مجھے خدایتعالیٰ سے تمھاری شفاعت کا سکنا مانا ابو طالب نے نہ مانا اور اسی کا  
بچنے کو نار اختیار کی و صحیح بخاری میں جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بوجھاکر ابو طالب  
کو کچھ آپ کے سبب سے نفع ہوا وہ آپ کی بہت حمایت کرتے تھے آپ نے کہا کہ وہ جنوں تک  
آگ میں ہے اور اگر میں نہ ہوتا وہ دوزخ کے تلے کے درجے میں ہوتا جناب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو طالب کی وفات کا کہ وہ بہت حمایت آپ کی کرتے تھے

وہ وفات ابو طالب



بہت بچ ہوا اور اسی سال میں حضرت خدیجہ کا بھی انتقال ہوا اور ان کے انتقال کا بھی آپ کو  
 برائے بچ ہوا اسیلئے اس سال کام نام عام الحزن رکھا۔ حضرت خدیجہ کا بہت بڑا رتبہ تھا  
 حتیٰ کہ حدیث میں وارد ہے کہ زبانی حضرت جبریل نے خاسہ تعالیٰ نے حضرت خدیجہ کو بہت  
 بہت کی اور سلام کہلا بھیجا تھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہونچایا بعد وفات  
 حضرت خدیجہ کے آپ کے دو نکاح قرار پائے ایک بکر یعنی خاسہ بنت ابوبکر صدیق سے  
 کہ وہ اُن دنوں میں چھ برس کی تھیں مکہ میں انکا نکاح ہوا اور مدینے میں جب نو برس  
 کی ہوئیں زفات ہوا دوسری شیب یعنی سودہ بنت زمعہ اُن سے مکہ میں نکاح ہوا اور آپ کے  
 ساتھ مدینے میں آئیں اور ہمیشہ ازواج مطہرات میں رہیں حال جناب رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم دعوت اسلام میں بہت کوشش کرتے تھے مگر کفار کہ بہت تکلیف دینے لگے  
 اور راہ رست پر نہیں آتے تھے ایک بار آپ طائف کو تشریف لے گئے اور مدینہ کے  
 لوگوں کو طرف اسلام کے دعوت کی تین شخص ومان سردار تھے عبدیالکیل اور  
 مسعود اور حبیب اُن سے اور سب ومان کے شرفا سے اسلام کے لیے کہا اُنھوں نے قبول  
 نہ کیا بلکہ ومان کے سنے لوگوں کو بہکا کے آپ کو بہت تکلیف پہونچائی آپ ومان سو بہت  
 ملول ہوئے پھر آئے مکہ اور طائف کی راہ میں عبدا رشیدہ کا کہ سرداران قریش میں سے  
 تھے ایک باغ تھا اس میں آپ جب پہونچے درختوں کو ساتے میں تھہرے ہوتے عبدا رشیدہ بھی اپنے  
 باغ میں تھے اُنھوں نے اپنے غلام کے ہاتھ کہ عداس نام نصرانی تھا بمقتضائے قرابت ہم  
 کھاکے انکو بھیجے اپنے کھانے سے پہلے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم عداس نے کہا کہ اس سببی میں  
 میں نے یہ نام بھی نہیں سنا اپنے پوچھا کہ تو کہاں رہتا ہو اُس نے کہا یمنوی میں آپ کو کہا یہ  
 یمنائی یونس کی سببی میں عداس نے پوچھا کہ یونس تھا رسے بھائی کیسے ہوئے اپنے فرمایا  
 یونس بغیر تھے میں بھی بغیر ہوں عداس نے کہا نام پوچھا اپنے فرمایا تم عداس نے کہا کہ میں نے  
 تمھارا جھنڈا پہن لیا اور بہت میں پایا جو مدت سے میں تمھارے مبعوث ہونے کا

۱۰۰

۱۰۱

۱۰۲

۱۰۳

۱۰۴

۱۰۵

۱۰۶

۱۰۷

۱۰۸

۱۰۹

۱۱۰

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۵

۱۱۶

۱۱۷

۱۱۸

۱۱۹

۱۲۰

۱۲۱

۱۲۲

۱۲۳

۱۲۴

۱۲۵

۱۲۶

۱۲۷



پھر آپ سوار ہوئے اور حضرت جبریلؑ ہمراہ تھے اور سب اقصیٰ یعنی میت لقا جس کو تشریف لے گئے وہاں ارواح انبیاء کرام کی حاضر تھیں اپنے امام ہو کے بموجب حکم خدایتعالیٰ کے در کعت نماز پڑھی بعد ازاں سب پیغمبر خدا آئی بجا لائے حضرت ابراہیم اور موسیٰ اور داؤد اور سلیمان اور عیسیٰ علیہم السلام نے تہراتی میں خطبہ بلیغ پڑھا اور یحییٰ نعمتین جو انسے علاقہ رکھتی تھیں بیان کیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جی مد آئی میں نماز متعلقہ بذات خود بیان فرمایا میں جسے افضلیت آپ کی سب انبیاء کرام کی ثابت ہوتی تھی جناب خدیجہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان صفات کو جس کے انبیاء کرام کو خطاب کر کے کہا **إِنَّا فَضَّلْنَا مُحَمَّدًا** بسبب انہیں صفات کے محمدؐ جسے انفس سب سے بدارین آپ آسمان کو تشریف لے گئے جب پہلے آسمان پر پہنچے دروازہ حضرت جبریلؑ نے کھلوا یا فرشتے نے جو دریاں فلک تھا پوچھا کون ہے؟ کہا جبریلؑ کہا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمدؐ کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ کہا مان کہ ماہر عہد ہے نعم الخیر فی عالم خیر میں انہیں اچھا آنا آئے اور دروازہ کھولا آپ آسمان اول میں داخل ہوئے وہاں حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھا حضرت جبریلؑ نے کہا کہ یہ تمہارے باپ آدم ہیں انہیں سلام کرو آتے سلام کیا حضرت آدم نے جواب سلام دیا اور کہا **مَرْحَبًا يَا كَلِيمَ اللَّهِ وَاللَّهِ الْقَائِلُ** خوشی ہو جو بیوہ فرزند نیک اور بی نیک کو اور آپ نے دیکھا کہ کچھ گوری گوری صورتیں حضرت آدم کے سیدھی طرف سے نظر آتی تھیں اور کچھ صورتیں کالی کالی انکے بائیں طرف نظر آتی تھیں حضرت آدم داہنی طرف دیکھتے خوش ہو جاتے اور جب بائیں طرف دیکھتے ناخوش ہوتے حضرت جبریلؑ نے بیان کیا کہ داہنی طرف انکی اولاد نیک کی صورتیں نظر آتی ہیں جو بہشتی ہیں ایسے انہیں دیکھ کر حضرت آدم خوش ہو جاتے ہیں اور بائیں طرف انکی اولاد بد کی صورتیں نظر آتی ہیں جو دوزخی ہیں ایسے انہیں دیکھ کر ناخوش ہو جاتے ہیں پھر دوسرے آسمان پر تشریف لیگئے وہاں بھی حضرت جبریلؑ نے دروازہ کھلوا یا فرشتہ دربار

پوچھا کہ جو کہ جبریلؑ کا کہن ساتھ ہو گا محمدؐ کیا بلاتے گئے ہیں کہ ان کا مہر خستہ ہے  
 فَعَمَّ الْجَنَّةَ نَحْوُ خَمْسِيْنَ يَوْمًا اُنھیں اچھا آتا ہے اور وہ ان آپؐ نے حضرت یحییٰ اور عیسیٰ  
 علیہما السلام کو دیکھا حضرت جبریلؑ نے کہا یہ یحییٰ اور عیسیٰ ہیں انھیں سلام کر دینے سلام  
 کیا اُن دونوں صاحبوں نے جواب سلام دیا اور کہا اِنَّا كُنَّا نَحْنُ الصَّالِحِينَ وَالَّذِي  
 الصَّالِحِينَ خُوشِ بوجہ پورا ورنیک اور بنی نیک کو بعد ازین تیسرے آسمان پر آپ  
 تشریف لے گئے اور حضرت جبریلؑ نے بدستور و روانہ کھلوایا وہاں کے دربان نے  
 بھی ویسی گفتگو کی جیسی دربان آسمان اول و دوم نے کی تھی اور اس آسمان پر حضرت  
 یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی آپؐ نے فرمایا انھیں ایک شہر سن کا ملا ہے شہر کے  
 معنی ہیں نصف اور بھی ایک حصہ یعنی نصف حسن حضرت یوسف کو ملا اور نصف حسن  
 عالم کو یا ایک حصہ کا مہ حسن کا انھیں ملا حضرت جبریلؑ نے کہا یہ یوسف ہیں انھیں سلام  
 کر دینے سلام کیا انھوں نے جواب سلام دیا اور کہا اِنَّا كُنَّا نَحْنُ الصَّالِحِينَ وَالَّذِي  
 پھر چوتھے آسمان پر تشریف لیگئے اور حضرت جبریلؑ اور فرشتہ دربان سے حسب سابق گفتگو  
 ہوئی اور وہاں حضرت اور لیل سے ملاقات ہوئی اور اُن سے سلام و جواب ہر جا حسب سابق  
 ہوا مگر انھوں نے اِیْکُوْا لَا تَخَافُ الصَّالِحِیْنَ کہا حالانکہ وہ آپؐ کے اجداد ہیں میں قیامت معنی  
 ایں بات کو جو کہ اِیْکُوْا الصَّالِحِیْنَ کہتے مش حضرت آدم اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے  
 علمائے اسکی توجہ میں یہ بات لکھی ہو کہ حضرت اور لیل نے براہِ تعظیم اِیْکُوْا تَخَافُ الصَّالِحِیْنَ کہا  
 فقط بعد ازین آپؐ پانچویں آسمان پر تشریف لیگئے اور بدستور و روانہ کھلوایا وہاں جبریلؑ  
 علیہ السلام کہ اس آسمان میں جب داخل ہوئے حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی  
 اُن سے سلام و جواب و بدستور و سابق ہوا بعد ازین چھٹے آسمان کو آپؐ تشریف لے گئے  
 وہاں ہجوز دربان سے گفتگو مثل سابق ہوئی اور سلام اور جواب و مر جا بھی مثل سابق  
 ہوا اور جب وہاں سے بڑھے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام روئے اور کہا کہ میرے بعد

یہ نوجوان پیغمبر ہوا اور اس کی امت کے آدمی میری امت سے زیادہ بہشت میں جاؤں گے مقصود  
 آکا تاسف تھا اپنی امت کے حال پر کہ بسبب نافرمانیوں کے زیادہ بہشت میں جانے سے  
 محروم رہے بعد ازین ساتوین آسمان کو تشریف لے گئے اور بعد کھولنے دروازے کے  
 اور ہونے گفتگو حسب سابق کے اس آسمان پر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے  
 ملاقات ہوئی کہ عیت المعموسے پیچھے لگائے بیٹھے تھے آپ نے فرمایا کہ عیت المعمور میں  
 ہر روز ستر ہزار فرشتے نئے داخل ہوتے ہیں کہ پھر اس میں نہیں آتے اور حضرت جبریل نے  
 کہا کہ یہ باپ تمہارے ابراہیم ہیں انھیں سلام کرو آپ نے سلام کیا انھوں نے  
 جواب سلام دیا اور کہا مَرَحَبًا يَا كَلْبُ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ بعد ازین صدرۃ الشی  
 کے پاس تشریف لیگئے وہ میری کادریخت ہر مٹرا عظیم الشان اپنے فرمایا کہ اُسکے پتے  
 ایسے ہیں جیسے اٹھنی کے کان اور اُسکے پیر ایسے جیسے شلے جہر کے ہر ایک شعر کا نام  
 وہ ان کے شلے بہت بڑے ہوتے ہیں اور آپ نے فرمایا کہ اُس پر بیشمار سنگے سونے کے تھے  
 یعنی فرشتے اس صدارت کے اپنے آگے جانے کا قصد کیا حضرت جبریل وہاں ٹھہر گئے  
 اپنے سبب پوچھا کہا کہ مجھے یہاں سے اوپر جانے کی طاقت نہیں ہے اگر ایک مہر جو  
 برتر پریم و فرخ تجلی بسوز پریم و اگر بال بھر میں اوپر اور دن روشنی تجلی کی جانے  
 پر میرے کتب سیر میں لکھا ہے کہ وہاں سے براق کو اپنے چہرہ و وہاں رُفون سبز آیا کہ  
 روشنی شملی آفتاب کی روشنی پر غالب تھی اُس پر آپ کو ٹھایا رُفون نعت میں بچھونے کو  
 کہتے ہیں پس وہ رُفون مسند سبز زین نورانی تھا شل تحت روان کے آپ کو اُس پر سوا  
 کیا اور وہ آپ کو کرسی وغیرہ سب مکانات آسمانی اور حجب نورانی طور کے عرش تک  
 لے گیا حال اللہ جل جلالہ سے آپ کو ایسا قرب حاصل ہوا کہ کبھی کسی نبی کو حاصل نہیں ہوا  
 اور نہ کوئی فرشتہ اس قرب کو کبھی پہونچا اور اللہ تعالیٰ نے آپ سے کلام کیا اور آپ کو  
 وید اور مبارک اپنا و کلاما واجب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شرف قرب اتم اور دیدار سے

نور حبیب

نور حبیب

نور حبیب

مشرق ہوئے آپ نے بالعام ربانی کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوٰتُ وَالطَّہٰتَاتُ سب  
 عبادتیں زبانی اور بدلی اور بالی اللہ کے لیے ہیں اللہ صلہ علانیہ فرمایا اَلسَّلَامُ  
 عَلَیْکَ اَیُّہَا الْیَسُوْعُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ سَلام تم پر اور پیغمبر و رحمت خدا کی  
 اور برکتیں اسکی پھر آپ نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَوْ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ سَلام  
 ہم پر اور خدا کے نیک بندوں پر فرشتوں نے کہا اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ  
 مُحَمَّدٌ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ہم کو ابی دیتے ہیں کہ کوئی لائق عبادت کے نہیں سوا اللہ کے  
 اور گواہی دیتے ہیں کہ محمد بندے اس کے ہیں اور رسول اس کے کلمہ آپ کا اس وقت  
 التحیات بعد آخر تک کہنا ایسا ہوا جیسا بوقت حاضری ہونے کے حضور بادشاہین کو نثر  
 تسلیمات بجا لاتے ہیں اور خدا سے تعالیٰ کا السلام علیک آخر تک فرمانا ایسا جیسے  
 بادشاہ اپنے مقرب کا سلام یہ کمال مہربانی و توقیر لیتے ہیں پھر آپ کا السلام علینا  
 آخر تک کہنا ایسا ہوا جیسے مقربان بادشاہی جو عالی ہمت ہوتے ہیں بوقت توجہ بادشاہی  
 انہی طرف اور لوگوں کو یاد کرتے ہیں کہ وہ بھی مشمول مراحم شاہی ہو جائیں پھر ملائکہ کا  
 اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ آخر تک کہنا ایسا ہوا جیسے حاضران دربار شاہی کسی مہر مغرب  
 عنایت خاص اور کرمت با اختصاص دیکھ کے بادشاہ کی طرح و ثنا اور اس میر کی  
 تعریف اور مستحق تقرب ہونا بیان کرتے ہیں چونکہ نماز معراج المومنین جو واسطے  
 بادشاہی حال معراج جناب سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم ہوا کہ نماز کے  
 نمودین یہ سب عبارت پڑھی جاوے نمود نماز کی سب ہمتیوں بندے کی توقیر  
 زیادہ دلالت کرتا ہے کہ گویا بادشاہ کے حضور سے بندے کو بسبب کمال غلج کے  
 اجازت بیٹھنے کی حاصل ہوئی اسی جہت سے پڑھنا التحیات کا کہ بوقت کمال توقیر  
 جناب سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے عبارت اسکی حاصل ہوتی تھی نمودین  
 مقرب ہوا کلمہ ثانیہ یعنی گنہگاروں کے دل میں یہ غلجان ہوتا ہے کہ جناب

ذکر حصول تقرب و مدارج  
 و کمالات التحیات

ذکر کمالات التحیات کا

ذکر تحیات میں  
 تحیات و نمودین

ذکر تحیات میں  
 تحیات و نمودین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے وقت کرامت میں عباد صالحین کو یا مخصوص یا دفرمایا  
گنگارون کا ذکر نہ کیا جواب اسکا بھنے بزرگوں نے خوب لکھا جو یہ ہو کہ ممکن نہ تھا کہ ایسے  
وقت میں آپ گنگارون کو یاد کرتے آپ رحمۃ العالمین تھے اور نظر عنایت آپ کی گنگارون پر  
زیادہ تر تھی سو آپ نے اس مقام قرب و مقصور میں گنگارون کو صالحین سے پہلے یاد فرمایا  
اس طرح کہ ایک رتبہ انکا صالحین سے بڑھ گیا یعنی آپ نے اَسْلَمَ عَلَيْنَا بھینے حکم کو بغیر  
فرمایا سلام ہم سب پر اَسْلَمَ عَلَيْنَا سلام مجھ پر بھینے حکم و احد فرمایا سو گنگارون کو آپ نے نظر  
غریب پر درمی اپنے ساتھ شامل کر لیا اور صالحین سے پہلے انھیں یاد کیا ع کہ مستحق  
کرامت گنگارون کا راند نہ حال اللہ جل جلالہ نے اُس رات میں ایسے علم اور فیوض آپ کو عطا  
فرمائے کہ زبان بیان اس کے اظہار سے کوتاہ ہو خود خدا سے تعالیٰ نے ہم کو دکھا جو فرمایا ہر فائدہ  
یَا عَلَیْہِ سَلَامَ اَوْسے اپنی وحی بھی خدا سے تعالیٰ نے طرف بندے اپنے کے جو کچھ وحی بھی  
اور اللہ تعالیٰ نے پچاس وقت کی نماز آپ کی امت پر فرض کی آپ و امان سے چہرے جب  
چھتے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے انھوں نے پوچھا کہ تمھاری امت ہر  
کیا فرض ہوا آپ نے کہا پچاس وقت کی نماز ہر روزہ حضرت موسیٰ نے کہا کہ تمھاری امت سے  
پچاس وقت کی نماز ہر گز نہ ہو سکے گی میں نے معاملہ نبی اسرائیل کا خوب جگتا ہے اور بہت  
تدبیریں آنکی ہدایت اور اطاعت کی کرتا رہا ہوں مجھے حال خوب معلوم ہو تم اپنے  
رب کے پاس پھر جاؤ اور خدا سے تعالیٰ سے اپنی امت کے لیے تخفیف چاہو لیجئے بموجب  
مشورہ موسیٰ علیہ السلام کے کیا اور خدا سے تعالیٰ نے دن نمازون کی تخفیف کی جائے  
رکھیں پھر جب حضرت موسیٰ کے پاس آئے انھوں نے پھر تقریر مثل سابق کے کی اور  
آپ پھر گئے اور دس کی پھر تخفیف ہوئی اسی طرح ہر بار تخفیف ہوتے ہوتے دس کو  
پہنچی اور پھر بموجب مشورہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جب مراجعت فرمائی  
خدا تعالیٰ نے پانچ وقت کی نماز رکھی پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تمھاری امت سے

دعا فرمائی کہ

پانچ وقت کی نماز بھی ہو سکے گی پھر جاؤ اور خدا تعالیٰ سے تخفیف چاہو اپنے فرمایا کہ میں نے  
 یہاں تک اللہ جل جلالہ کے حضور میں بار بار عرض کیا کہ اب مجھے عرض کرنے میں شرم آتی ہے  
 میں نے پانچ وقت کی نماز قبول کر لی یہ وقت عرش سے ندا آئی اَفْضَلْتُ فَرَضَتْنِي وَخَفَّفْتُ  
 عَنْ حِبَادَتِي پورا کیا میں نے فرض اپنا اور تخفیف کی اپنے بندوں سے یعنی ہر کسی کا  
 دس گونہ ثواب ہوتا ہے پس پانچ نمازین بحساب ثواب کے پچاس ہوئیں جتنی  
 کہ خدا سے تعالیٰ نے پہلے فرض کی تھیں اور بندوں کو تہانی ہو گئی کہ پانچ ہی نمازین  
 پڑھیں گے اور پچاس کا ثواب پاویں گے و صحیح بخاری میں تو فرض ہونا پچانوہ کا  
 شب معراج میں اور جب شرح سابق تخفیف ہو کے پانچ کا رہنا مذکور ہے روزوں کا ذکر میں  
 اور بعض کتابوں میں فرض ہونا چھ مہینے کے روزوں کا اور تخفیف ہو کے ایک مہینے  
 کے رہنا بھی مذکور ہوتا ہے آپ کے سامنے شب معراج میں تین بیالے پیش ہوتے  
 ایک دودھ کا اور ایک شہد کا اور ایک شراب کا آپ نے دودھ کا پال لیا حضرت  
 جبریل نے کہا اَحْتَرَمْتُ الْخُطُوَّةَ ثُمَّ لَمْ اَخْتَارْ لِيَا فَطَرْتُ اِسْلَامَ كُودُودِ كُودُودِ كُودُودِ كُودُودِ  
 بہت لطیف اور نافع بنایا ہے مدار حیات آدمی کا کھانے اور پینے پر ہے سودودھ  
 بھاسے کھانے اور پانی دونوں کے ہو جاتا ہے پس دودھ مادہ حیات جسمانی ہے  
 جس طرح ایمان مادہ حیات روحانی ہے سودودھ صورت مثالی تھی ایمان اور اسلام  
 کی آپ نے اسکو اختیار کیا مگر آپ کی امت میں ایمان و اسلام قائم رہے بعض روایات  
 میں پیش ہونا پیا لون کا پاس سدرۃ المنتہی کے مذکور ہے اور بعض روایات میں  
 بیت المقدس میں دونوں روایتوں کی تطبیق کے لیے بعضے علما نے لکھا کہ دونوں  
 جگہ پیش ہوئے و شب معراج میں آپ نے بہشت اور دوزخ کی بھی سیر کی اور بہت  
 امور عجیبہ مشاہدہ کیے مگر کتب تواریخ میں اکثر امور عجیبہ جو مذکور ہیں انکا نشان کتب  
 معتبرہ حدیث میں نہیں مشکوٰۃ شریف کی کتاب الروایا میں بروایت بخاری ایک

پیش ہونا  
 علما نے اسکو  
 کتب میں



شمارہ چھ

حدیث جو حسین خواب میں مشاہدہ کرنا آپ کا اس جنس کے امور کو مذکور ہو جیسے شب سراج میں لوگ ذکر کرتے ہیں اس مقام پر وہ حدیث ذکر کی جاتی ہے حال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو بعد نماز لوگوں سے بوجھا کرتے تھے کہ تنہ کوئی خواب دیکھا ہو جو کوئی بیان کرنا آپ انکی تعمیر ارشاد کرتے ایک دن اپنے لوگوں سے حسب معمول بوجھا کسی نے کوئی خواب بیان نہ کیا آپ نے فرمایا کہ رات میں نے دیکھا کہ میرے پاس دو شخص آئے اور مجھے اٹھا کے لے چلے ایک میدان صاف بن چوچہ وٹان دیکھا کہ ایک شخص بیٹھا ہوا اور اسکے سر کے پاس ایک شخص کھڑا ہے اور اسکے ماتھے میں ایک آنکڑا ہوا اس آنکڑے کو اس بیٹھے کے منہ میں ڈال کے ایک طرف کا گلیٹھڑا اسکا چہرہ تاہو پشت تک پھرا آنکڑے کو نکال کے دوسرا گلیٹھڑا چہرہ تاہو پشت تک اتنی دیر میں پہلا گلیٹھڑا اسکا درست ہوتا ہوا آپ نے بوجھایہ کون ہیں ہمراہیوں نے کہا آگے چلو آپ آگے چلے دیکھا کہ ایک آدمی چٹ لیٹا ہوا اور ایک آدمی اسکے سر کے پاس کھڑا ہوا اور اس زور سے پتھر اسکے سر میں مارتا ہوا کہ سر اسکا پچی ہو جاتا ہوا دماغ پاش پاش ہو جاتا ہوا اور پتھر لڑھک جاتا ہے وہ شخص اس پتھر کے اٹھانے کو جاتا ہوا جب تک وہ پتھر اٹھا کے لاتا ہوا اس لیے آدمی کا سر درست ہو جاتا ہوا پھر وہ پتھر مارتا ہے اور سر کو پچی کر دیتا ہوا اور پتھر لڑھک جاتا ہے اور وہ پتھر اٹھانے کو جاتا ہوا اور پھر سر درست ہو جاتا ہوا پھر پتھر مارتا ہے آپ نے دونوں ہمراہیوں سے بوجھایا کہ یہ کون ہیں انہوں نے کہا آگے چلو آگے چلے دیکھا کہ ایک غار اوپر سے تنگ بیعت سے کشادہ مثل منور کے اور اس میں آگ جلتی ہے اور کچھ مرد و عورتیں غلی میں آگ انہیں جلاتی ہے اور آگ کے زور سے وہ تلے سے اوپر اٹھتے ہیں کہ اتنا قریب بھٹکنے کے ہو جاتے ہیں پھر پھر تکرر چلے جاتے ہیں آپ نے بوجھایہ کون ہیں دونوں ہمراہیوں نے کہا آگے چلو آگے چلے دیکھا کہ ایک نہر جو خون کی اور ایک کھدائی

اُسکے بیچ میں ہے اور باہر کھلنا چاہتا ہے اور کنارے پر ایک آدمی ہے کہ اُسکے ہاتھ میں تاجر  
 بین اُنسے بہتر والے آدمی کو مار کے پھیر دیتا ہے آپ نے پوچھا کہ یہ کون بین دونوں  
 ہمارے بیوں نے کہا آگے چلو آگے چلے دیکھا کہ ایک باغ سبز ہوا سمیں ایک بڑا درخت ہوا  
 اسکی جڑ میں ایک بڑھا ہوا اور کچھ لڑکے اور قریب دھان سے ایک شخص لگ جلا رہا  
 آپ کو دونوں آدمی درخت پر چڑھا لے گئے درخت کے بیچ میں ایک گھر تھا اسمیں  
 داخل کیا بہت خوب اور خوشنما اور زیبا نہایت قابل تعریف کے اسمیں کچھ مرد و عورتیں  
 بڑھے اور جوان اور عورتیں اور لڑکے بعد اسکے اُس گھر سے نکال کے درخت پر اُپر  
 چڑھایا اور ایک اور گھر میں داخل کیا کہ پہلے گھر سے بھی اچھا تھا دیکھا کہ اسمیں بیٹے  
 اور جوان ہیں آپ نے اُن دونوں شخصوں سے کہا کہ تم دونوں نے ساری رات مجھے  
 پھرایا بیان تو کر دیکھتے اُن چیزوں کی جو دیکھیں اُنہوں نے کہا جسکے گلچھٹے  
 پیرے ملتے ہیں وہ شخص ہے جو جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹی بات اسکی مشہور ہوتی ہے  
 اور جس آدمی کا سہ تجھ سے کھلا جاتا تھا وہ ہے جو قرآن مجید یاد کرے اور رات کو  
 سو رہے قرآن نہ پڑھے اور دن کو اُسکے موافق عمل نہ کرے قیامت تک اُسکے  
 ساتھ ایسا ہی معاملہ ہوگا اور مرد اور عورتیں برہنہ جو آگ میں جلتی غار مثل تنور میں  
 نظر پڑیں وہ زنا کار مرد اور عورتیں ہیں اور خون کی ندی والا آدمی سود خوار ہے  
 اور بڑھا جو درخت کی جڑ میں دیکھا حضرت ابراہیم ہیں اور لڑکے اولاد لوگوں کی  
 اور آگ جلائے والا فرشتہ دار وغیرہ درخت مالک تھا اور پہلا گھر جو دیکھا عام  
 مومنین کا گھر ہے بہشت میں اور دوسرا گھر اس سے اچھا شہدا کا گھر ہے اور  
 ہم دونوں جبریل اور میکائیل ہیں سر اٹھا کے دیکھو تو ایک ابر سفید سا نظر پڑا  
 کہ یہ تمہارا گھر ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا مجھے چھوڑو میں اپنے مکان میں  
 داخل ہوں کہا ابھی تمہاری عمر باقی ہے بغیر اسکے پورا کیے تم اس گھر میں داخل نہیں ہو سکتے

حال بعد قرب تمام جناب خالق کریم و حصول شرف کلام و دیدار دیگر نعمائے عظیمہ  
آپنے مراجعت فرمائی مشہور ہو کہ بستر مبارک ہنوز گرم تھا اور زنجیر حجرے کی ہنوز بقی تھی اور  
روفتہ الاحباب میں زمانہ آمد و رفت میں سماعت لکھا ہو پس اس عالم میں اثر وقت و طول  
سیر کا معلوم نہیں ہوتا تھا حضرت شیخ محمد الف ثانی و دیگر صوفیہ کرام نے لکھا ہو کہ حواج میں  
ایک تشریف لیا نا از قبیل عالم آخرت ہو کہ اس عالم میں بڑی گنجائش ہو ایک لمحے میں صد  
سال کے کام ہو سکتے ہیں حال صبح کو آپنے اس حال کو بیان فرمایا کفار نے جھٹلایا اور  
ٹھٹھا کرنے لگے بعضوں نے انہیں سے جھپٹ کے ابو بکر صدیق سے کہا کہ تم اب بھی محمد کو  
سچا کہو گے وہ کہتے ہیں کہ رات میں بیت المقدس اور سب آسمانوں کی سیر کیا آیا ابوبکر  
صدیق نے کہا کہ اگر وہ یہ بات کہتے ہیں تو بیشک سچے ہیں اور آپکے حضور میں حاضر ہو کر  
احوال معراج سننے بخوبی تصدیق کی اس سبب سے انکا لقب صدیق ہوا چنانچہ حاکم نے  
روایت کی ہے اور بعض ضعیف الایمان مرتد ہو گئے حال کافروں نے کہا کہ آسمانوں کی  
حال تو ہمیں معلوم نہیں مگر بیت المقدس کو ہم نے دیکھا ہو اور خوب جانتے ہیں کہ تم وہاں نہیں  
گئے ہو بھلا نقشہ بیت المقدس کا اور شرح اسکے مکانات کی تو بیان کرو آپ شب میں تشریف  
لے گئے تھے اور کچھ ضرورت آپ کو نقشے کے دریافت کرنے کی نہ تھی باین حجت آپ کو نقشے  
کے بیان میں تامل ہو خدا تعالیٰ نے بیت المقدس کو آپ کے سامنے کر دیا آپ نے  
دیکھ کر بخوبی نقشہ بیان کر دیا کافر لا جواب ہوئے اور آپنے انکے قافلے کا کہ جناب شام  
تجارت کو گیا تھا حال بیان کیا کہ وہ پھر سے ہیں بدھ کے روز کے میں داخل ہو گئے  
اس دن قافلہ قریب شام تک نہ آیا اللہ تعالیٰ نے دن کو اتنا بڑھا دیا کہ قافلے کے  
میں داخل ہو گیا بالجمہ خدا تعالیٰ نے ہر طرح اس عطیہ عظمیٰ کی صورت تصدیق کی نمایان کی

بیان میں اس کا  
توضیح لکھا ہے کہ  
تبعیہ کرنا ضروری ہے

موسم

موسم  
وہ امور اور امور  
ہجرت سے پہلے ہو  
اور بعد سے ہو

باب دوم احوال ہجرت کے بیان میں تا وفات

فصل اول مقدمات ہجرت اور حالات راہ کو بیان میں

جناب رسول اللہ ﷺ سلم قبائل عرب کو جو موسم حج میں واسطے حج کے آئے دعوت اسلام کی فرماتے اور اپنی رفاقت کے لیے کہتے سو یہ سعادت نصیب میں انصار مدینہ کے تھی ایک سال میں کہ گیارہواں سال نبوت کا تھا کچھ لوگ قوم انصار کے آتے تھے اپنے انگوہ دعوت اسلام کی کی انھوں نے مدینہ کے یہود سے سنا تھا کہ ایک پیغمبر غیر یہود پیدا ہونگے اور وہ انصار سے مغلوب رہتے تھے اور کہتے تھے کہ جب دو پیغمبر پیدا ہوں گے ہم انکے ساتھ ہو کے تمہیں قتل کرینگے انصار نے آپ کی دعوت مانگے کہا کہ یہ وہی پیغمبر معلوم ہوتے ہیں جنکا ذکر یہود کرتے ہیں لیکن ایسا نہ ہو کہ یہود ہم سے پہلے آئیں اور چھ آدمی ان سے مشرف باسلام ہوئے اور اقرار کیا کہ سال آئندہ میں ہم بھراؤین گے مدینہ میں جا کے انھوں نے آپ کا ذکر کیا اور ہر گھر میں آپ کا ذکر ہو پچا بارہویں سال بارہ آدمی نے آپ سے ملاقات کی پانچ پہلون میں کے اور ساتا دناہوں نے احکام اسلام اور اطاعت پر بیعت کی آپ نے حسب درخواست انکے مصعب بن عمیر کو واسطے تعلیم قرآن مجید اور شرائع اسلام کے مدینہ کو بھیجا یا مصعب نے تعلیم قرآن و شرائع اور دعوت اسلام کی شائع کی اور اکثر آدمی انصار میں کے مسلمان ہو گئے تھوڑے مہینے سے باقی رہے تیرہویں سال میں ستر آدمی شرفاے انصار میں آئے اور مشرف باسلام ہوئے اور عہد و پیمان آپ کے ساتھ کیا کہ آپ جو مدینہ کو تشریف لے جاؤینگے ہم خدمت گزار سی میں کوتاہی نہ کرینگے اور جو کوئی دشمن آپ کا مدینہ پر چڑھ آوے گا ہم اس سے لڑینگے اور جان نثاری میں تھوکرینگے یہ دونوں بیعتیں بیعت عقبہ اولیٰ اور بیعت عقبہ ثانیہ کہلاتی ہیں عقبہ کے معنی بین گھاٹی کے ایک گھاٹی پر یہ بیعتیں ہوئی تھیں لہذا بیعت عقبہ کہلاتی ہیں پہلی اولے دوسری ثانیہ بعد بیعت عقبہ ثانیہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو اجازت ہجرت مدینہ طیبہ کی فرمائی اور اصحاب فرما دے کہ ہونا شروع کیا خفیہ روانہ ہوئے

مگر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ شمشیر حائل کر کے مسلح ہو کے خانہ کعبہ پر گئے اور طواف کیا بعد اسکے جماعت کفار کو خطاب کر کے کہا خراب ہوں وہ لوگ جو پیغمبر کو بوجعے میں پھر کہا جسکو اپنی جور و کابوہ کرنا اور اپنی اولاد کا یتیم کرنا منظور ہو میرا سامنا کرے یہ کہا میرے کور و انہ ہوتے کسی کو قریش میں سے طاقت اس بات کی نہوتی کہ انکا مقابلہ کرے سب صحابہ ہجرت کر گئے سوا ابوبکر صدیق اور علی مرتضیٰ کے کوئی باقی نہ رہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا اپنے انھیں بشارت دی کہ تم میری رفقت میں جلو گے ابوبکر صدیق یہ بات سنکر بہت خوش ہوتے حال ایک دن سرداران کفار قریش مش ابو جہل وغیرہ دارالندوہ میں کہ متصل خانہ کعبہ کے ایک مکان تھا اور شورت کے لیے قریش و مان مجتمع ہو کر تھے۔ واسطے مشورے کے آپکے امر میں مجتمع ہوئے ابلیس لعین بصورت ایک پیر مرد کے و مان آمو جو ہو ا کفار قریش اسکے آنے کو محض سمجھے اس واسطے کہ مشورہ تمنا میں آئی کرنا چاہیے تو شیطان نے کہا میں ساکن نجد ہوں اور مجھے معلوم ہو جس باب میں تم مشورہ کیا جا رہے ہو میں مرد تجویہ کار ہوں اس امر میں صلاح نیک دو گنا کفار یہ بات سن کے خوش ہوئے اور اسکے آنے کو ضیعت سمجھے اصطلاح میں شیطان کو شیخ نجدی جو کہتے ہیں منشا اسکا یہی قصہ ہو بعد ازین کفار نے شور و پیش کیا اور کہا کہ ہمارے ہمین بہت عاجز اور تنگ کیا جو ہمین کا فر کہتے ہیں ٹھکانا ہمارا دوزخ بناتے ہیں معبودوں کو ہمارے برابر کہتے ہیں ہماری جماعت میں تفرقہ ڈال دیا بویہ نہیں کہ اپنے تابعین اور رفقاء کے زور سے ہمسے لڑنے کا قصد کریں انکے لیے ایسی تدبیریں سوچو کہ بالکل دفع ہو جاوے ان میں ایک شخص نے انہیں سے کہا کہ محمد کو ایک کوشی میں کر دو ایک علیہ جگہ کر کوئی آئینہ لٹنے چاؤے فتنہ اٹھکا تو یہی ہو کہ لوگ انکا کلام سن کے فریفتہ ہو جاتے ہیں جب آئینے کوئی لٹنے پاؤے گا یہ فتنہ موقوف ہو جاوے گا شیخ نجدی نے کہا یہ راسے پست۔ یدہ نہیں بنی ہاشم اور ب تابعین محمد کے اس بات میں مزاہم ہوتا ہے

وہ حجرت حضرت عمر

مجمع جو کفار ان قریش دارالندوہ کے ایک مکان میں

وہ نجدی شیطان

لاہور ہشتام

تواریخ عجیبانہ

۱۰۸ باب ۱۰۸ و سترسیل پہلی مقدّمات عجرت و حالات راہ میں

اور نوبت قتال درجہ اول کی پہونچنے کی بعد ازان ایک شخص نے کہا کہ میری کمین  
ہو کہ محمد کو یہاں سے نکال دو یہاں نہ رہیں گے ہم ان کے شر سے محفوظ رہیں گے شیخ نجدی نے  
کہا کہ یہ اسے بھی ناصواب ہو محمد کی زبان آوری اور سارا لسانی علوم جو صاحب علم ہیں  
لوگوں کو مسخر کر لینگے اور تابعین ان کے اُسنے ہا ملین گے زور پیدا کر کے ہم پر غرہ لینگے  
اور ہنگامہ آرا سے جدال قتال ہونگے بعد ازان ابو جہل نے یہ اسے نکالی کہ قبیلہ قریش  
میں سے ایک ایک آدمی منتخب ہوا درات کو سب مجتمع ہو کے محمد کے مکان پر جا کے  
محمد کو قتل کرین نبی ماشم سارے قبائل قریش سے طاقت مفارقت کی نہیں رکھتے  
بالفرد دیت نہیں خونہا پر راضی ہو جائینگے اور ہم لوگ دیت بے تکلف داد کر دیں گے  
ابلیس لعین نے اس امر کو نہایت پسند کیا اور اس بات پر مشورہ تم کر کے عزم بالجزم  
اس امر کا کر کے وہاں سے اُٹھے اللہ جل جلالہ نے اس سب مشورہ کی خبر آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچائی آیہ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ لَا يُفْلِحُ  
يَوْمَهُمْ جَوَازٌ وَلَا يَكُونُونَ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ لَا يُفْلِحُ  
اور حکم نازل ہوا کہ تم مدینے کو ہجرت کر جاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو پہر کے وقت  
ابوبکر صدیق کے گھر تشریف لینگے اور اُن سے تمنا فی میں حال بیان کیا اور کہا کہ تم فریق  
ہو ابو بکر صدیق نے عرض کیا کہ میں نے دو اونٹنیاں اسی سفر کے لیے خریدی ہیں پنے  
فرمایا کہ آئین سے ایک مجھے اس قیمت کو دو جس قیمت کو تم نے لی ہے ابو بکر صدیق نے  
کہا کہ آپ کی ویسے ہی نذر ہو آپ نے فرمایا نہیں یہ تو ہم بقیہ ہی لینگے حضرت  
ابوبکر نے کہا بہت خوب بات کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال  
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بے تکلف خرچ کرتے تو اپنا ہی مال سمجھتے تھے اس دینی کی  
قیمت دینے میں کیوں اصرار کیا سب اس کا مٹی میں نے لکھا ہو کہ آپ نے جانا کہ اس  
عبادت عظمیٰ میں صرف مال اپنی ذات کا ہی ہو حال رات کو آپ نے دو اونٹنیاں بیچ کر

[illegible]

مکتبہ احسان کا  
کہ حضرت علیؓ اپنے  
علیہ السلام کو فرمایا  
تفصیل ابوبکرؓ کو  
کی روایت ہے کہ  
یہ ان کا دل ہے  
وہاں تک کہ اگر

جماعت کفار نے آگے دروازہ مبارک گھیر لیا اور وہاں مجتمع ہوئے آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر لٹا دیا اور دسے مبارک کو انھوں نے اوڑھ لیا اور اُن سے اپنے فرمایا کہ کفار تمہیں کچھ ضرر نہ پہنچا سکیں گے اور آپ کے پاس جو لوگوں کی امانتیں تھیں حضرت علی کو دے دیں اور اُن سے کہا کہ یہ مالکون کو پہنچا کے مدینے میں آیا اور آپ دروازے سے نکلے اور اول سورہ یس فَاغْشٰی سَحَابٌ مِّنْهُمْ لَیَّصْرُوْنَ تک پڑھ کے ایک مٹی خاک جماعت کفار پر پھینک ماری ہر کافر کے سر اور تھمہ پر اور انکو زمین پہنچی اور آپ صاف نکل گئے کسی کو نہ نظر آئے توڑی دیر کے بعد ایک شخص کہ وہ شیطان تھا وہاں موجود ہوا اور پوچھا کہ کس فکر میں کھڑے ہو انھوں نے کہا کہ بقیہ محمد کھڑے ہیں شیطان نے کہا کہ وہ تمھاری آنکھوں میں اور سر میں پر خاک ڈال کے چلے گئے ہر ایک نے جو اپنے چہرے اور تھمہ پر ماتھہ پھیرا اثر خاک کا پایا یاٹ لکھا ہر کہ جو کفار اس وقت مجتمع تھے اور خاک ان پر پہنچی سب بحالت کفر بروز بدبختوں ہوئے سوائے حکیم بن خرامہ کے کہ وہ مشرف باسلام ہوئے اور بروز بدبختوں نہیں ہوئے بلکہ انکی عمر ایک سو میں برس کی ہوئی ساتھ برس بحالت کفر گزرے تھے اور ساتھ برس اور زندہ رہے پھر کفار نے دروازے کی درزون سے جو دیکھا تو حضرت علی کو آپ کے بستر پر جا دروازے لٹا دیکھا سمجھے کہ آپ لیٹے ہیں بالآخر مکان کے بیٹھے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کھانسی بستر پر سے اٹھ کھڑے ہوئے اتنے پوچھا کہ محمد کمان ہیں انھوں نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم پھر وہ حضرت علی سے کچھ متعرض نہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں مشغول ہوئے حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دولٹانے سے نکلے ابو بکر صدیق کے گھر تشریف لے گئے اور انکو ساتھ لیکے زیادہ روانہ ہوئے آپ نے جوتا پاؤں سے نکال ڈالا تھا اور اوٹگیوں سے چلتے بائیں خیال کہ نشان قدیم معلوم نہو آپ کے پاؤں زخمی ہو گئے ابو بکر صدیق نے آپ کو کندھے پر سوار کیا اور غار نور تک پہنچا دیا اور ایک

مکتبہ

لے کر فرمایا کہ میں نے تم کو جو کچھ بتایا ہے اس پر عمل کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ تم کو نجات دلائے۔

ہمارے متصل کے کہ جب متصل غار کے پہنچے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا کہ آپ باہر ٹھہریں میں جاؤں گا کہ صاف کروں گا کہ پانوں کے غار اکثر دھڑکتے غالی نہیں ہوتے پھر ابو بکر صدیق غار میں گھسے اور اپنی چادر بچاڑ کے اس کے سبب سوراخ بند کیے ایک سوراخ باقی رہا آئین حضرت صدیق نے اپنے پانوں کی ایڑی بگادی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غار میں بلایا آپ بھی تشریف لگے اور ابو بکر صدیق کے زانو پر سر مبارک رکھ کر سورہے سانپ نے حضرت صدیق کے پانوں میں کاٹا انھوں نے جنبش نہ کی بائیں خیال کہ آپ کی نیند میں خلل نہ پڑے لیکن بسبب شدت تکلیف کہ حضرت صدیق کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور خسار مبارک پر گرے آپ جاگ اٹھے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ مجھے سانپ نے کاٹا آئین دہن مبارک کاٹنے کی جگہ پر لگا دیا فوراً حضرت صدیق اچھے ہو گئے حال بعد آپ کے غار میں داخل ہونے کے کڑھی نے حال غار کے متھیر پور دیا اور ایک کبوتر کے جوڑے نے اس کے غار میں اندے دیکھے سینا شروع کیا صبح کو کفار تلاش کرتے ہوئے غار تک پہنچے اور اس طرح جا کھڑے ہوئے کہ حضرت صدیق کو ان کے پانوں نظر پڑے ابو بکر صدیق کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کمال حزن و قلق ہوا اور عرض کی اگر یہ لوگ اپنے پانوں کی طرف دیکھیں گے تو ہمیں دیکھ لینگے آپ نے فرمایا کہ تَعَزَّيْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا یعنی رنج مت کرو بیشک اللہ ہمارے اور تمہارے دونوں کے ساتھ ہو کفار نے جب کڑھی کے جاگے کو اور کبوتروں کے جوڑے کو دیکھا انھوں نے کہا کہ اگر کوئی آدمی اس غار میں گھسا ہوتا یہ کڑھی کا جالا ٹوٹ گیا ہوتا اور کبوتر جنگلی وحشی جانور ہے اس غار میں نہ ٹھہرتا بندگان نے کہا کہ یہ جالا تو ہم نے ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش پہلے دیکھا تھا ویسا ہی چارویہ لکھ کر کفار پھر گئے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی حفاظت کے لیے تار عنکبوت اور جانور وحشی سے ایسا کام لیا کہ حد ہار نہ آہنی اور جو انسان جنگلی سے

تواریخ حبیبیہ



نہ کلمات قصہ ہجرت میں اللہ جل جلالہ نے حضرت علی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما کو بہت فضیلت عنایت فرمائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تو بہ کہ محل خوں جان میں بجا آگے لیٹے اور داد جان شاری کی دی لیکن علمائے لکھا ہو کہ آیہ وَمَنْ الْمَثَانِ مِنْ قَوْمِي فَفَسَدَ أَتْبَعَاءُ مَكْرُهَا تِلْكَ اللَّهُ وَمَا لَكَ وَمَا لَكَ لِكُلِّ بَارِعَةٍ لِيْنِي اَوْ لِيْنِي اَدْمِي تَحْتِي بِمِنْ جَانِ اِبْنِي خَدَا كِي رِفَا مَنَدِي كِي تَلَا ش مِيْن اَوْرَا لِيْ اَبْت مَہْرَانِ ہُو بَنَدُون پَر حضرت علی کی شان میں اس قصہ ہجرت میں نازل ہوئی ہوا اور حضرت ابوبکر صدیق کی فضیلت تو ظاہر ہو کہ سارے سفر و ہجرت میں حق قدم تکرار فرمایا جان شاری جیسا کہ چاہیے بجالائے اور آیہ اِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ كُفِّرْ عَنْ رَأْيِ اللَّهِ مَعَنَا بِالْاِتِّفَاقِ ابوبکر صدیق کی ہی شان میں نازل ہوئی ہوا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کو تہ نصیص صاحب رسول اللہ فرمایا اور زبان ابو حبیب کہ معیت خاتم النبیین کی بشارت دی و اہل تحقیق نے لکھا ہو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب فرعون کے انکھار تعاقب کیا تھا اور اصحاب موسیٰ نے کہا تھا اِنَّا لَمَكْتُرُ كُوْنٍ مِّنِيْ بِشَيْءٍ ہِم پکڑے جائینگے فرمایا کَلَّا اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ فَاَوْفَوْا عَلٰی اٰمَانَتِيْ ہ یعنی کوئی نہیں تحقیق میرے ساتھ رہ میرا جو عنقریب مجھے ہدایت کر گیا اس مقولے میں اور بقول جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کَا تَشْرَفُ اِنَّ اللَّهَ مَعَنَا مِيْن بَرَا فِرْقِ ہُو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو زجر کیا کہ حزن کلام محاورہ عرب میں واسطے زجر کے ہوا اور معیت الہی اپنے ہی ساتھ بیان کی معنی ہمیت و اہد فرمایا اصحاب کو اس سے نصیبہ ندیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام کو کلام تسلی محبوب سے شروع کیا کہ کَا تَشْرَفُ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ ہمت کر دھوا اور معیت خاصہ الہی سے اپنے صاحب کو بھی مشرف کیا کہ اِنَّ اللَّهَ مَعَنَا بِشَيْءٍ اللہ ہمارے تمہارے دونوں کے ساتھ ہوا اور اس سے علو شان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسبت حضرت موسیٰ کے

نصیبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تو بہ کہ محل خوں جان میں بجا آگے لیٹے اور داد جان شاری کی دی لیکن علمائے لکھا ہو کہ آیہ وَمَنْ الْمَثَانِ مِنْ قَوْمِي فَفَسَدَ أَتْبَعَاءُ مَكْرُهَا تِلْكَ اللَّهُ وَمَا لَكَ وَمَا لَكَ لِكُلِّ بَارِعَةٍ لِيْنِي اَوْ لِيْنِي اَدْمِي تَحْتِي بِمِنْ جَانِ اِبْنِي خَدَا كِي رِفَا مَنَدِي كِي تَلَا ش مِيْن اَوْرَا لِيْ اَبْت مَہْرَانِ ہُو

بجائے ان کے ساتھ ہوا اور حضرت ابوبکر کو تہ نصیص صاحب رسول اللہ فرمایا اور زبان ابو حبیب کہ معیت خاتم النبیین کی بشارت دی و اہل تحقیق نے لکھا ہو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب فرعون کے انکھار تعاقب کیا تھا اور اصحاب موسیٰ نے کہا تھا اِنَّا لَمَكْتُرُ كُوْنٍ مِّنِيْ بِشَيْءٍ ہِم پکڑے جائینگے فرمایا کَلَّا اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ فَاَوْفَوْا عَلٰی اٰمَانَتِيْ ہ یعنی کوئی نہیں تحقیق میرے ساتھ رہ میرا جو عنقریب مجھے ہدایت کر گیا اس مقولے میں اور بقول جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کَا تَشْرَفُ اِنَّ اللَّهَ مَعَنَا مِيْن بَرَا فِرْقِ ہُو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو زجر کیا کہ حزن کلام محاورہ عرب میں واسطے زجر کے ہوا اور معیت الہی اپنے ہی ساتھ بیان کی معنی ہمیت و اہد فرمایا اصحاب کو اس سے نصیبہ ندیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام کو کلام تسلی محبوب سے شروع کیا کہ کَا تَشْرَفُ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ ہمت کر دھوا اور معیت خاصہ الہی سے اپنے صاحب کو بھی مشرف کیا کہ اِنَّ اللَّهَ مَعَنَا بِشَيْءٍ اللہ ہمارے تمہارے دونوں کے ساتھ ہوا اور اس سے علو شان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسبت حضرت موسیٰ کے



امام مسجد سے کہا اجازت دو تو اس بکری کا دودھ دوہ لیں ام مہربانے کہا کہ میں کر لیجے  
دودھ مطلق نہیں مدت گذری کہ یہ نئی نہیں اور بسبب غری کے جنگل کو چرنے کے  
لیے بھی نہیں جاسکتی آپ نے فرمایا کہ کیسی ہی ہو تم دوہنے کی اجازت تو دو  
امام مسجد نے اجازت دی آپ نے اس کے تھن کو ہاتھ لگایا اور بسم اللہ کی فوراً تھن  
اس کے دودھ سے بھر گئے اور آپ نے دو ہنا شروع کیا ایک بڑا برتن جس میں آٹھ نو آٹھ  
سیر ہو کے پی لیوین بھر دیا اور پہلے آپ نے ام مسجد کو پلایا اس نے خوب سیر ہو کر پیا  
پھر ان کے ساتھ کے آدمیوں نے خوب سیر ہو کے پیا پھر آپ نے پیا پھر دودھ کے  
اس برتن کو بھر دیا اور وہاں سے روانہ ہوئے شام کو ابو معبد شہر ام مسجد  
جو آتے وہ دودھ دیکھ کے نہایت تعجب ہوئے ام مسجد نے کہا کہ یہ برکت ایک  
سمان عزیز کی ہے اور آپ کا حال بیان کیا ابو معبد اور ام مسجد بعد ازین شرف  
باسلام ہوئے اور صحابہ میں داخل ہوئے وہاں مہذب لغزین میں ہے کہ وہ بکری جسے  
ام مسجد کے گھرمیں آپ نے دو ہاتھا حضرت عمر کے زمانے تک جیتی رہی اور دودھ دیتی  
رہی یہاں تک کہ زمانہ رادہ میں کہ حضرت عمر کے عہد میں ایک بڑا قحط ہوا تھا صبح شام  
دودھ دیتی تھی اور پڑوہ زمین میں ذرا بھی دودھ نہ تھا حال کہ معظمہ میں برد خور  
آپ کے خیمہ ام مسجد پر اشعار عربی سنے گئے انہیں مضمون آپ کے گذر جانے کا خیمہ  
ام مسجد پر اور غائب اور غامض رہنا کفار قریش کا مذکور تھا حال سراقہ بن مالک  
جن حبشہ کے ایک شخص سرداران عرب میں سے تھا اور ایک جمیل کے کنارے پر ہکا  
گھر تھا اس نے مضمون شہرہ کفار قریش سنا تھا کسی نے اس سے جاکے کہا کہ ابھی  
جند شخص و نثون پر سوار ادھر سے گئے ہیں شاید وہی ہوں جنکی قریش کو تلاش کر  
سرافنے بطح انعام قریش رادہ ان کے تعاقب کا کیا اور بایں خیال کہ کوئی اور  
پیش قدمی کرے دھوکھا دینے کو کہا کہ یہ لوگ وہ نہیں بلکہ فلاں قبیلہ میں کے

محبوب

امام مسجد  
اور ان کے ساتھ  
آدمیوں نے

امام مسجد  
اور ان کے ساتھ  
آدمیوں نے

لوگ میں بعد ازین گھوڑا تیار کر کے ایک ٹیلے کے نیچے منگوا یا اور کمان و ترکش لپکے مسلح ہو کے روانہ ہوا اور گھوڑا جھینڈے کے قریب آپکے پہونچا حضرت ابو بکرؓ نے کہ ہر طرف واسطے مخالفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھتے چلتے تھے سراقہ کو دیکھ کر کہا یا رسول اللہ ایک سوار آہونچا اپنے دیکھا اور سراقہ کے لیے بد دعا کی اور کہا کہ زمین نے سراقہ کے گھوڑے کو پیٹ ٹک ٹک لیا پانوں گھوڑے کے زمین میں غائب ہو گئے سراقہ نے حضور میں عرض کیا کہ میں جانتا ہوں کہ تم دونوں صاحبوں کی بد دعا میرے گھوڑے کا یہ حال ہوا آپ مجھے اس بلا سے بچاؤ میں عہد کرتا ہوں کہ آپ پھرتے ہوئے جو کوئی تمہاری تلاش کو آتا ہوا ملے گا اسکو میں پھیر دوں گا آپ نے دعا کی زمین نے سراقہ کے گھوڑے کو چوڑو یا سراقہ کتا ہو کہ مجھے اسی وقت خیال ہوا کہ خداے تعالیٰ آپ کو غلبہ دیکھا اور میں متصل آپ کے گیا اور میں نے آپ سے درخواست کی کہ مجھے آپ امان نامہ لکھ دیجیے کہ جب اللہ تعالیٰ آپکو غالب کرے تو میں محفوظ رہوں اپنے حضرت عامر بن نفیر کے ماتھا امان نامہ لکھوا دیا اور سراقہ فوت اگرچہ مسلمان نہ ہوئے لیکن بعد اس کے مشرف اسلام ہوئے اور صحابہ میں داخل ہوئے سراقہ نے پھرتے ہوئے حسب عہد ہر شخص کو جو اپنی تلاش کے لیے جاتا تھا پھیر دیا اور کہا کہ تمہارے جانے کی حاجت نہیں جو میں دیکھ آیا ہوں وہ میرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ زمین نے آپکے دشمن کے گھوڑے کو دھنسا لیا مثل مجموعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نسبت قارون کے ہوا کہ زمین نے اسکو لبیب عداوت موسیٰ علیہ السلام کے دھنسا لیا مختصر قصہ اسکا جیسا کہ تفسیر میضی و دی وغیرہ میں مذکور ہے یہ ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام نے قارون کو حکم ادا سے زکاۃ کا دیا قارون کو یہ حکم بہت ناگوار ہوا مال کی اسے بہت محبت تھی حضرت موسیٰ نے ہزار درم میں ایک نام زکاۃ دینے کو کہا میں بھی بہت مال صرف ہوتا تھا قارون کو موسیٰ علیہ السلام سے

بجائے

نقطہ مختصر

عداوت ہوئی اور اسنے ایک عورت کو کہ زلت سے عالم ہوئی تھی بہت روپیہ دیکے ہن بات پر  
 آمادہ کیا کہ گھج غی اسرائیل میں کندہ کے مجھے موسیٰ نے زنا کیا اور یہ حمل ناکھیں کا جو  
 حضرت موسیٰ عید کے دن وعظ کر رہے تھے اور احکام حد و قصاص بیان کرتے تھے اسہیں  
 انہوں نے کہا کہ جو کوئی زنا کرے اور نکاح اسکا نہوا ہو ہم اسکے سو دسے مار بن گے  
 اور جو زنا کرے اور نکاح اسکا ہوا ہو اسے ہم سنگسار کریں گے قارون نے کہا کہ لا موسیٰ  
 جو تمہیں نے ایسی بات کی جو حضرت موسیٰ نے کہا کہ میں ایسی بات کروں تو مجھے بھی حد  
 اسی طرح جاری ہو قارون نے کہا کہ فلاں عورت یہ کہتی ہے کہ تم نے اس سے  
 زنا کیا اور اس عورت کو پیش کیا حضرت موسیٰ نے اس عورت سے کہا سچ  
 بیان کر اسنے کہا کہ قارون نے مجھے روپیہ دیکر تم پر تہمت لگائے کو سکھایا اور تم  
 پاک اور مبرا ہو اسپر موسیٰ علیہ السلام کا جلال جوش میں آیا اور زمین سے حضرت  
 موسیٰ علیہ السلام نے کہا خذی بہ یعنی لے لے قارون کو اسی وقت قارون کو  
 زمین نے ٹخنوں تلک دھنسا لیا قارون نے عاجزی کرنی شروع کی اور کہا  
 اے موسیٰ مجھے بچاؤ مگر حضرت موسیٰ کا جلال ایسا زور میں تھا کہ ہرگز نہ مانا اور پھر  
 کہا خذی بہ زمین سے گھٹنوں تک قارون کو دھنسا لیا قارون گڑ گڑایا کیا  
 لیکن حضرت موسیٰ جڈی بہ فرماتے رہے اور زمین قارون کو دھنسا تی رہی  
 یہاں تک کہ بالکل اسے دھنسا لیا پھر خداے تعالیٰ نے حکم کیا کہ گھر قارون کا او  
 حصار خزانہ اسکا قارون کے سر پر رکھ کے بھی دھنسا دیا تو ان دونوں معزوں کی  
 کیفیت وقوع میں بھی انصاف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اظہور  
 شان رحمۃ اللعالمین کا آپ کے معجزے میں عیان ہو کہ آپنے سراقہ کے انجا کرتے ہی اسے  
 خست زمین سے نجات دی بلکہ اسے ہمیشہ کے لیے امان نامہ لکھوا دیا اور حضرت  
 موسیٰ نے قارون کی تفرع و زاری پر کچھ التفات نہ کیا اللہ جل جلالہ نے بھی حضرت

موسیٰ کو وحی پہنچی کہ اگر مجھے قارون ایک بار بھی پکارا تو میں اسے نجات دینا نہیں  
 پکارا تا رہا تھے کچھ نہ سنا کہ فضیلت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت  
 موسیٰ علیہ السلام پر یا کسی اور پیغمبر پر جو بیان کیا وہ اس میں ضرور ہے کہ اس بات کا  
 لحاظ رہے کہ کسی طرح تحقیر اس پیغمبر کی نہ کیے تحقیر ہر پیغمبر کی کفر جو شاعر لوگ لکھتے ہیں  
 میں مبتلا ہوتے ہیں اور یہ فضیلت کو بیان سے تحقیر لازم نہیں آتی خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے  
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَعْلَمَ بِكُمْ اللَّهُ وَلْيَعْلَمَ بِكُمْ اللَّهُ وَلْيَعْلَمَ بِكُمْ اللَّهُ  
 اتقین سے بعضوں پر حال جب آپ متصل مدینہ کے پہنچے بریدہ بن حبیب اہل مدینہ  
 شہر سواروں کے آپ کو ملے اپنے پوچھا تم کون ہو انہیں نے کہا بریدہ بن حبیب آپ نے  
 بطور تفادیل کے فرمایا بڑا آخر متاخر کھانک اور ٹھنڈا ہوا کام ہمارا اور قبیلے کا نام سلم ہے  
 اپنے تفادیل فرمایا سنا سلامت رہے ہم پھر آپ نے پوچھا قبیلہ اسلام میں ہو کس  
 قوم کے ہو انہوں نے کہا کہ نبی صہم کے آپ نے فرمایا کہ خرچ ستمتک حاصل کیا  
 حصہ تیرا یعنی اسلام سے تجھے نصیب ملا بریدہ آئے تو بارادہ بدقتے حسب شہر کھانا  
 قریش آپ سے تعریف ہوئے جانے کی نیت تھی لیکن جمال مبارک دیکھ کے اور کلام  
 شکر سن کر ہو گئے اور مع سب ہمراہیوں کے ایمان لائے پھر انہوں نے عرض کیا  
 کہ یا رسول اللہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بوقت داخل ہونے آپ کے مدینہ میں  
 آپ کے ساتھ نشان ہوا اور اپنی پگڑی کو ایک لکڑی میں لپیٹ کے نشان بنایا اپنے  
 انہیں کو نشان برقرار کیا کہ آپ کے جلو میں لیکے چلے سب ان اللہ کیا قدرت خدا ہے  
 کس سرکشی سے آئے اور کیسے تابعدار ہو کے ساتھ چلے حال میں نے کے لوگ خیال  
 تشریف آوری آپ کے ہر روز واسطے استقبال کے کئے کی راہ پر آئے اور قریب وچکر  
 پھر جاتے ہر روز داخل ہونے آپ کے بھی حسب عادت واسطے استقبال کے آتے تھے  
 اور بسبب ہونے دیر کے پھر چلے ہو کہ کیا رگی ایک بیڑے ایک ٹیلے پر سے اچھی سواری کی اور

چلا کے پھرئے والوں سے کہا تا مّا کثر العرب لحدّا اجلّ کثر اور گردہ عرب  
یہ مطلب تمہارا جو وہ لوگ پھرے اور آپ کے ساتھ ہو کے مدینہ طیبہ میں داخل  
ہوئے کمال خوشی اہل مدینہ کو حاصل ہوئی اور کیا انہما کی کافی تھیں شاعر  
تخلّع البدر علینا من ثیبات الوداع | وجبت الشکر علینا ما دعا اللہ کلا

خوشی لفظ  
ذوالحجہ

طلوع کیا بدر نے ہم پر ثیبات الوداع سے واجب ہوا شکر ہم پر جب تک عمار کے  
اللہ سے کوئی دعا کرنے والا ثیبات الوداع کے منی میں گھایاں فصحت کی  
اہل مدینہ فصحت کرنے کے لیے مشافرو کوہ بجانب کہ جاتا تھا ان گھائیوں تک جا کرتے تھے  
لہذا وہ ثیبات الوداع کما تین فاموس میں پہلے جو اور بعض اہل لغت اور محققین نے لکھا جو کہ  
ثیبات الوداع مدینہ سو شام کی جانب جو نہ کے کی جانب اور شعر مذکور میں نے کی اور کیوں بوقت سادہ  
اپنے غزوہ تبوک کو گیا تھا اور صحیح بخاری سے ہونا ثیبات الوداع بجانب شام ثابت ہوتا جو

فصل دوسری بیان حال رولتی افروزی مدینہ طیبہ میں تا غزوہ بدر

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں پہونچ کر محلہ قبا میں منازل بنی عمرو بن  
عوام میں ٹھہرے اور وہ دن دوشنبہ بارہویں ربیع الاول کی تھی چودہ دن آپ  
وہاں رہے حضرت علیؓ بعد ادا کرنے امانتوں آپ کے تیسرے دن محلہ قبا میں حضور میں چلے  
قبا محلہ تھا کنارہ شہر مدینہ پر مسجد قبا جس کا ذکر امین آیت میں ہو مسجد اقصیٰ علیہ السلام  
میں آوّل تو یہ احقّ ان یقوم فیہ طبعی بیشک وہ مسجد جسکی بنیاد ہوئی تقویٰ  
پہلے ہی دن سے لائق جو اس بات کو کہ تم اس میں نماز پڑھو وہیں ہی اور جب تک آپ  
وہاں رہے اسی مسجد میں نماز پڑھتے رہے حال پھر اپنے اندر شہر مدینہ کے تشریف  
رکھنے کا ارادہ کیا لوگ شہر کے کمال تمنی اس بات کے تھے اور ہر ایک کی آرزو تھی کہ  
آپ ہمارے محلے میں تشریف رکھیں جب آپ ہوا رہے ہر قبیلے کے لوگ ساتھ ہوئے اور  
وہی روز بہت بربزبان تھی آپ نے فرمایا کہ اوشنی میری امور ہر جوان یہ بیٹھ جاؤ گی





رکھو کے فرمایا جو کہ انھوں نے منہ بند نہ کی یہ لوگ غلیفہ ہو گئے میرے بعد سو مطابق  
 اسر بنین گوئی کے واقع ہوا اور آپ سادہ اصحاب کے تعمیر مسجد کے کام میں برابر  
 شریک رہے تھے حال بعد تشریف آوری آپ کے مدینہ بن عبداللہ بن سلام کہ  
 ایک بڑے عالم یہود میں تھے آپ کی ملاقات کے لیے آئے اور آپ سے سوال کیا  
 کہ پہلی علامت قیامت کی کیا ہوگی اور پہلی غذا اہل جنت کی کیا ہوگی اور لوگوں  
 سبب ہوان کی جانب مشابہت پیدا کرتا ہو اور کس سبب ہواپ کی جانب آنے فرمایا  
 پہلی نشانی قیامت کی ایک آگ ہوگی کہ لوگوں کو مشرق سے مغرب کو ہلکے ہوگی  
 اور پہلی غذا اہل جنت کی جگر گوشہ مچھلی کا ہوگا کہ اسکے کبابا شتیو نکو کھلائے جائیگے  
 اور جب نطفہ مان کا غالب ہوتا ہو اور کما مشابہت مان کی جانب رکھتا ہو یعنی مان کے یا  
 کسی قرابتی جانب مان کے مثل مامون یا خالہ کے مشابہ ہوتا ہو اور جو نطفہ باپ کا  
 غالب ہوتا ہو اور کما مشابہ باپ یا اسکے اقارب کے ہوتا ہو عبداللہ بن سلام نے  
 سوالوں کا جواب سنکے کہا کہ کتب سابقہ میں بھی ایسا ہی لکھا ہو اور ایمان لائے پھر  
 انھوں نے عرض کیا کہ یہ وہ بڑے جھوٹے اور مغتری ہیں اگر میرے سلام پر مطلع ہوئے  
 مجھے برا کہیں گے میں چھپکے بیٹھتا ہوں آپ قبل اطلاع میرے اسلام سے فیہر حال  
 اتنے پوچھیں اور وہ الگ چھپکے جا بیٹھے اور یہود حاضر ہوئے آپ نے اسے  
 پوچھا کہ تم میں عبداللہ بن سلام کیسا آدمی ہو انھوں نے کہا خیر تاکو ذین جنتنا و شہید  
 و انہیں سیدنا آپ نے فرمایا کہ جو وہ سلمان ہو جاوے انھوں نے کہا خدا کی  
 پناہ ایسی بات کہی ہوگی پھر آپ نے عید الیدین سلام کو بلایا انھوں نے محل کے کہا  
 أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ تَبِيعُوا دِينَهُ  
 ناخوش ہوئے اور کہنے لگے شرتنا کا بن شرتنا اور بہت برا انھیں کہا حضرت عبداللہ  
 بن سلام نے کہا مجھے اسی بات کا خون تھا حال سلمان فارسی کہ اہل میں مجوسیان

بیان اسلام  
 عبد اللہ بن سلام  
 کے بارے میں

اسلام سلمان  
 فارسی

فارسی میں سے تھے اور بہت عمر انکی ہوئی اور وہیں مجوسی چھوڑ کر دین نصاریٰ انھوں نے اختیار کیا تھا اور زبان فی علمائے یہود اور نصاریٰ کے غیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہ بات کہ آپ مدینہ میں ہجرت کر کے آویگئے تھے مدینہ میں اسے جو کوئی حکم کہتے تھے اُن دنوں ایک یہود کے غلام تھے حضور میں حاضر ہوئے اور کچھ چیز پیش کی اور کہا کہ تمہارے آپ نے فرمایا میں صدقہ نہیں کھا تب بھی حرام ہے چھوڑ دو سونے آئے اور کچھ چیز پیش کر کے کہا کہ یہ میرے جو اپنے لیے لی اور ایک دن جا کے پشت شریفانہ پر حاضر ہوتے کو بھی دیکھ لیا اور فوراً مسلمان ہو گئے کہ انھوں نے بنی نعلی علات بنی آفران زمان یہ بات معلوم کی تھی کہ وہ صدقہ نہ کھا وینگے بد یہ قبول کرینگے اور انکی پشت پر حاضر ہوتے ہوگی پھر اپنے حضرت سلیمان کے کہا کہ اپنی آزادی کی فکر کرو انھوں نے مالک سے اپنی آزادی کے لیے بکتا بکتا کہ اپنے چالیس اوقیہ سونے پر مکتا ب کیا اور یہ شرط کی کہ تین سو درخت چھوڑے گا وہاں اور جب وہ بار آور ہوں تب آزاد ہوں اپنے دست مبارک سے چھوڑے گا کہ درخت لگائے وہ سب سی سال میں بار آور ہوتے ایک درخت فقط حضرت عمر نے لگایا تھا وہ بار آور ہوا اپنے اسے اکھیر کر اپنے ماتھے سے لگا دیا وہ بھی بار آور ہوا اور بعد ایک بیٹھے کے سونا غنیمت میں آیا تھا اپنے مسلمان کو دیا اور فرمایا کہ اسے دیکھے آزاد ہو جاوے مسلمان نے عرض کیا کہ چالیس اوقیہ چاہیں یہ کیا کفایت کر گیا اپنے زبان مبارک اس سونے پر پھیر دی اور دعا سے برکت کی مسلمان کہتے ہیں میں نے جو اسے تو لا چالیس اوقیہ تھا نہ کم نہ زیادہ اور مسلمان ادا کر کے آزاد ہو گئے اور حضور اقدس کی خدمت میں ہے حال مدینہ کو باہر دو طرف دو محلے تھے یہود کے ایک بنی قریظہ دو ستر بنی نعلی علات تھے لوگ بھی آپکی ملاقات کو اور حال دریافت کرنے کو آتے جی بنی نعلی علات میں ایک سردار تھا انکی بیٹی مفیدہ سے کہ وہ بعد فتح خیبر کے ازواج مطہرات میں داخل ہوئیں روایت ہے کہ باپ اور چچا میرا بوقت آنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ میں

یہ روایت ہے کہ آپ نے مدینہ میں ایک بنی نعلی علات بنی آفران زمان یہ بات معلوم کی تھی کہ وہ صدقہ نہ کھا وینگے بد یہ قبول کرینگے اور انکی پشت پر حاضر ہوتے ہوگی پھر اپنے حضرت سلیمان کے کہا کہ اپنی آزادی کی فکر کرو انھوں نے مالک سے اپنی آزادی کے لیے بکتا بکتا کہ اپنے چالیس اوقیہ سونے پر مکتا ب کیا اور یہ شرط کی کہ تین سو درخت چھوڑے گا وہاں اور جب وہ بار آور ہوں تب آزاد ہوں اپنے دست مبارک سے چھوڑے گا کہ درخت لگائے وہ سب سی سال میں بار آور ہوتے ایک درخت فقط حضرت عمر نے لگایا تھا وہ بار آور ہوا اپنے اسے اکھیر کر اپنے ماتھے سے لگا دیا وہ بھی بار آور ہوا اور بعد ایک بیٹھے کے سونا غنیمت میں آیا تھا اپنے مسلمان کو دیا اور فرمایا کہ اسے دیکھے آزاد ہو جاوے مسلمان نے عرض کیا کہ چالیس اوقیہ چاہیں یہ کیا کفایت کر گیا اپنے زبان مبارک اس سونے پر پھیر دی اور دعا سے برکت کی مسلمان کہتے ہیں میں نے جو اسے تو لا چالیس اوقیہ تھا نہ کم نہ زیادہ اور مسلمان ادا کر کے آزاد ہو گئے اور حضور اقدس کی خدمت میں ہے حال مدینہ کو باہر دو طرف دو محلے تھے یہود کے ایک بنی قریظہ دو ستر بنی نعلی علات تھے لوگ بھی آپکی ملاقات کو اور حال دریافت کرنے کو آتے جی بنی نعلی علات میں ایک سردار تھا انکی بیٹی مفیدہ سے کہ وہ بعد فتح خیبر کے ازواج مطہرات میں داخل ہوئیں روایت ہے کہ باپ اور چچا میرا بوقت آنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ میں

آپ کی ملاقات کو گئے جب پھر کے آئے اس طرح لپٹ گئے جیسے کوئی بہت ٹھکانا ہو یا جو اور  
ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ یہ وہی پیغمبر ہیں جنکا ذکر تورات وغیرہ کتب سابقہ میں ہے  
اُسے کہا کہ اللہ یہ وہی ہیں پوچھا کہ تیرا کیا ارادہ ہے جبکہ تھنوں میں دم و مخالفت نہ  
کو تا ہی نہ کرونگا سبحان اللہ کیا قدرت ہو خدا کی سب علمائے بیود و نصاریٰ کو آپ کی  
پیغمبری کا یقین تھا لیکن بہت سے سبب شامت حسد کے اور تکبر اور حب جاہ کے کہی اپنی  
میں اور ناخواندوں میں پیغمبر کیوں ہوتے اور اگر ہم ان پر ایمان لاوین ہماری سچی عاقبتی ہے  
ایمان نہ لائے اور جنگی قسمت میں سادات ابدی تھی جیسے عبد اللہ بن سلام ایمان لائے  
اور نصاریٰ میں سے کئی نامی بادشاہ ایمان لائے جیسے نجاشی بادشاہ حبشہ در اکید یا شاہ  
دومہ بحدل حال مدینہ طیبہ میں پر رومہ کا پانی بہت شیرین تھا اور کتو و کباب کی کھاری  
تھا اور پر رومہ کا مالک ایک یہودی تھا وہ پانی بیجا کرتا تھا اس سبب یہ مسلمانوں کو بلوئی  
کی تکلیف تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص پر رومہ کو خرید  
کے ڈول مسلمانوں کے آئین جاری کر دے اسکے لیے جنت ہو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ  
اس کو تین کو اپنے خالص مال سے خرید لیا اور وقف کر دیا اور تبریر خریدنے کی یہ کہ پہلے  
نصف بارہ ہزار درم کو خرید لیا اور وقف کر دیا سو جس دن باری حضرت عثمان کی ہوتی  
یہ مفت پانی میتے اور دوسرا اپنی باری کے دن بیچا لوگوں نے انکی باری کے دن پانی  
بھرنا موقوف کر دیا حضرت عثمان کی باری میں سب بقدر حاجت بھر لیتے ناچار بیکے  
اُسے بھی اپنا حصہ حضرت عثمان کے ماتم بیچ ڈالا اور حضرت عثمان نے وہ بھی وقف  
کر دیا اور کو تین میں بے تکلف ڈول مسلمانوں کے جاری ہو گئے اور حضرت عثمان  
حسب وعدہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سستی جنت ہوتے

۱۱  
میں نے یہ سب سنا ہے  
میں نے یہ سب سنا ہے  
میں نے یہ سب سنا ہے

۱۱  
میں نے یہ سب سنا ہے  
میں نے یہ سب سنا ہے  
میں نے یہ سب سنا ہے

فصل تیسری غزوہ بدر کے بیان میں

بعد ہجرت کے جہاد کا حکم نازل ہوا اور اپنے قتال کفار سے شروع کیا اور انکے قتل اور



جامعت قلیلیہ بے سلاح تھا لیکن اللہ تعالیٰ کو اپنی قدرت کا مددگاہی اور اسلام کی نصرت  
 غنیہ کرنے کی نظر تھی لہذا قافلہ مکمل گیا لشکر سے ہی مقابلے کی تھری لشکر کفار مسلمانوں کے  
 لشکر سے سہ چند تھا بلکہ زیادہ مسلمان تین سو تیرہ تھے اور کفار ایک ہزار لیکن کفار کو مسلمان  
 درلے ہی نظر پڑے اور مسلمانوں کا عرب کا فردن کے دل میں سا گیا حال جب  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر میں پہنچے آپ نے اصحاب کو ہر کافر کی جائے قتل کو  
 نشان دیا تھا کہ یہاں فلا ناما راجا دے گا اور یہاں فلا نا حضرت عمر راوی حدیث  
 کہتے ہیں کہ قسم جو خدا کی کسی نے انہیں سے ایک بالشت بھی تجارت میں کیا حال  
 آپ نے لشکر بے سامان دیکھا دعا فرمائی کہ اے یہ ننگے بین انہیں کپڑا دے اے اے اے  
 جو ننگے بین انہیں کھانا دے اے اے یہ پیادے ہیں انہیں سواری دے راوی حدیث  
 کہتے ہیں کہ کوئی ہم میں سے بعد فتح کے ایسا نہ اچکے پاس سواری اور کپڑا اور نقد  
 جنس ہو فوراً وہاں قبل پہنچنے لشکر کفار کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے  
 بطور شوق کے لڑائی کے باب میں تذکرہ کیا پہلے حضرت ابوبکرؓ نے پھر حضرت عمرؓ  
 باتیں مناسب عرض کیں آپ بہت خوش ہوئے اور انکے لیے دعا سے خیر فرمائی  
 حضرت مقدادؓ نے کہا کہ ہم ایسا نہ کیمن گے جیسے نبی اسرائیل نے حضرت موسیٰؑ سے  
 کہا تھا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَالَا نَاكُهُمَا فَاَعِدَّوْنَا یعنی ملے تو اور تیرا  
 لڑے ہم تو ہمیں بیٹھے ہیں بلکہ ہم یہ عرض کرتے ہیں ہم آپ کے ساتھ آگے پیچھے  
 دو تین بائیں ہر طرف سے لڑینگے اور جہاں تک آپ ہمیں لجا جائیں گے جہاں تک  
 چو کہ انصار نے وقت بیعت عقبہ یہ عہد کیا تھا کہ جو کوئی آپ پر مدینے میں چڑھا دے گا  
 اس سے لڑینگے یہ نہیں کہا تھا کہ ہم آپ کے ساتھ مکہ کے لڑینگے آپ نے ایسی تقریر کی  
 جس سے انصار سمجھے کہ آپ کو موافق اس معاہدے کے یہ خیال ہے کہ شاید ہم  
 باہر مدینے کے آپ کے شریک نہونگے انہوں نے عرض کیا کہ ہر چند ہمارا معاہدہ

مجاہدین

صحابہ کا لڑنا  
 بیان تازی کرنا  
 اور جنگ میں

مرافت کا بوقت چڑھ آنے دشمن کے مدینے پر تھا لیکن جب ہم آپ پر ایمان لائے اور  
 آپ کو نبی برحق جانتے ہیں اب ہماری جان آپ کی جان پر فدا ہو آپ کا یمن ہوں اگر آپ  
 ہمیں حکم دیں تو ہم سمندر میں ٹھس جاویں اور کسی طرح دشمن سے لڑائی میں ہمیں عذر  
 نہیں اور بوقت جنگ انشاء اللہ تعالیٰ آپ ہماری جان نثاری سے راضی ہونگے  
 صحابہ رضی اللہ عنہم کی تقریرات جان نثاری سنکے آپ بہت راضی ہوئے حال  
 کتبہ حدیث میں وارد ہو کہ بوقت مقابلہ لشکر کفار اور ملاحظ کرو فرمائے جناب  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جد سے میں گئے اور یہ کمال نثاری اللہ جل جلالہ کی جانب  
 عرض محروفس کرنے لگے یہاں تک کہ اپنے کما کا یا اللہ اگر تو چاہیگا تو بعد آج کے دن کے  
 عبادت تیری موقوف ہو جائیگی یعنی بروہ زمین پر ہم ہی لوگ تیری عبادت کرنیوالے  
 ہیں اگر تیری مشیت مستثنیٰ اس بات کو ہو گی کہ کفار غالب آویں اور ہم لوگ فنا  
 ہو جاویں تو تیری پرستش بالکل موقوف ہو جائیگی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے  
 عرض کیا کہ یا رسول اللہ بس کہجیے اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ کیا جو فتح کا اللہ تعالیٰ بیشک  
 آپ کو فتح دیگا تب آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور یہ آیت پڑھی سَبَّحْتَ مَا لَمْ يَجْعَلْ لَكَ دُونَكَ  
 شَرٌّ یعنی قریب ہو کہ ہماگ جائیگی یہ جماعت اور پشت پھیر گئی اور مطابق پیشین گوئی آیت موصوفی  
 کے جواف بحسب مقام ہر اس پر یہ شہدہ ہوتا ہو کہ جب خدا تعالیٰ نے آپ سے وعدہ  
 فتح و ظفر کیا تھا پھر آپ کے اتنے اضطراب و تضرع و زاری کی کیا وجہ تھی اور بھی کب ظاہر  
 حضرت ابو بکر صدیق کا توکل قوی معلوم ہوتا ہو جناب اس شبیہ کا یہ ہو کہ نظر جناب ان شہد  
 صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اللہ جل جلالہ پر بھی کہ قادر مطلق ہو اور غنی ہے پروا چاہے ہو کہ  
 اور نظر حضرت ابو بکر صدیق کی صفات پر کہ وعدہ و عید از قبیل صفات میں اس مقام پر کیا ہو  
 ارفع ہو یعنی بہت بلند اور مقام عبودیت حضرت صوفیہ کے نزدیک سب مقامات کا اعلیٰ ہو  
 اور قرآن مجید میں علامہ مقام عبودیت کی طرف اشارہ و نفع ہو اس واسطے کہ موفقی کمال قرب

صلی اللہ علیہ وسلم کی نثاری  
 و ایمان و یقین

بیان  
 حضرت

وعظمت من اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلفظ عبد ہی تعبیر کیا ہو مثلاً بیان حال معراج میں سورہ ہود  
 میں فرمایا یٰسَیِّدُنَا الَّذِیْ اَسْرٰی نَبِیَّہٗۤ اٰیٰتِہٖمُ الْمُسٰجِلُ الْمَحْرَامِ اِلٰی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِیْ  
 الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیْکَ مِنْ اٰیٰتِنَا دِیْنِیْ بِاَکْ حُرُوْثِ ذٰتِہٖ جَوَیْکَیَا اَنْہُ جَدُّکَ  
 مسجد حرام یعنی مسجد کعبہ کی طرف مسجد قصی یعنی بیت المقدس کے جسکے گرد اگر دہننے لیت  
 رکھی ہے تاکہ دکھا دیں اُسے ہم آیتیں اور نشانیاں اپنی عظمت و قدرت کی یعنی آسمان  
 پر لیجاویں اور مقام قرب عظیم پر پہنچاویں اور سورہ نجم میں فرمایا نَاوُفَّۤ اِلَی الْعَبْدِ  
 مَّا کُوْنُ خَیْۤ اِنِّیْ بِسِ وَّحِیِّہِی اللہ تعالیٰ نے طرف بندے اپنے کے جو کچھ کہہ دیتی تھی  
 ظاہر ہے کہ مقام معراج سب مقامات و اشرف و اعلیٰ ہے ایسے مقام پر بلفظ عبد  
 تعبیر کرنا صاف اشارہ ہے طرف اس بات کے کہ مقام عبدیت سب مقاموں سے  
 اعلیٰ ہے اور سر اس میں یہ ہو کہ عبد کو ایسا علاقہ مولیٰ سے ہوتا ہو کہ کسی کو کسی سے نہیں ہوتا  
 جان و مال عبد کا سب مولیٰ کا ہوتا ہو اور جو کسی تصرف کا مالک نہیں ہوتا مولیٰ کا ہی  
 اس میں ہر طرح کا تصرف نافذ ہوتا ہے بات نہ پسر کو پدر سے حاصل ہے نہ نوکر کو آقا سے  
 اور عبدیت مقتضی اس بات کو کہ جو کہ عبد ہر آن میں مولیٰ سے خائف رہے اور اپنا کچھ حق  
 اُس پر نہ سمجھے کیسا ہی تقرب رکھتا ہو اور ہمیشہ اپنی حاجت مندی اور عاجزی ظاہر کرتا ہو  
 اور ہر عمل میں غلامی اور عدائے انعام پر غرہ نہوار کی عظمت و جلال کو بھول نہ جاوے  
 سودا فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور کمال تضرع اور زاری کرنا ناشی اس مقام  
 عبدیت سے تھا کہ ارفع مقامات جو آدرہ ہی سرور و خواست نزول رحمت کا ملہ کا مینغماے دہ  
 میں آپ پر حال آنکہ یقیناً آپ پر رحمت کا ملہ نازل تھی اور ہمیشہ نازل رہیگی اور جو بھی عا  
 شگو ادا واسطے حصول مقام محمود کے کہ دعا مابعد اذان میں یُرُوْا اٰیٰتِہٖمُ مَقَامًا تَحْمُوْذِیْنَ  
 الَّذِیْنَ یُعْزِلُہٗ عَنْ تِلْکَ اٰیٰتِہٖمُ اور قائم کر اگر کو مقام محمود میں جسکا تو نے آئسے وعدہ کیا ہو حال آنکہ  
 خدا تعالیٰ نے صاف وعدہ حصول مقام محمود کا آپ کے لیے فرمایا ہُوَ عَنِیْ اَنْ یَّجِیْبَکَ

سے پہلے مقاماً محموداً یعنی قریب ہر کہ قائم کر چکا تھے رب تیرا مقام محمود میں اور غورہ  
اس دے عین بھی اس مقام کے موعود ہوئے کا ذکر ہے سودا ہا شکو انا اسکے لیے محض  
بتقصا سے حدیث ہر حال جس جگہ لشکر اسلام جا کے رات کو مقیم ہوا وہاں زمین بہت  
کی تھی اور پانی نہ تھے اور پانی نہ تھا اور پیاس غالب ہوئی اور غصہ کی حالت تھی  
اور رات کو بیٹھے اہل لشکر کو خلام ہو گیا اس جہت لشکر اسلام کے لوگ پریشان خاطر تھے  
آپ نے نبی کے لیے دعا فرمائی خوب پیو ہر سا کہ زمین جگہ مفت ہو گئی پانی نہ ٹھہرے لگا  
اور لوگ نہالیے اور طرف اپنے پانی سے بھر لیے حال زمانہ سابق میں دستور تھا کہ  
پیشتر وقت جنگ میدان میں ایک ایک دود و آدمی طرفین سے بھل کرڑتے تھے سو سب  
پہلے عقبہ اور شیبہ پسران رسیہ اور ولید پسر عقبہ کفار کی جانب سے میدان جنگ میں  
آئے ان کے مقابلے میں تین آدمی پہلے شجاعان انصار میں سے کھڑے کھڑے کہا کہ بھوکا اپنے  
اخوان قریش سے مبارزت منظور ہے تب حضرت علی اور حضرت حمزہ اور عبیدہ بن حارث  
ان کے مقابلے میں گئے حضرت علی مقابل شیبہ کے ہوئے اور حضرت حمزہ مقابل عقبہ کے  
اور ان دونوں صاحبوں نے تو جاتے ہی اپنے مقابل کو مار لیا اور عقبہ نے اپنے  
حریف کو کہ ولید تھا زخمی کیا اور آپ بھی زخمی ہوئے حضرت علی نے اپنے حریف سے  
خارج ہو کے ولید کو بھی قتل کیا اور تینوں صاحب مظفر منصور لشکر اسلام میں پھرتے  
و عقبہ اور شیبہ کی سبقت کی وجہ یہ لکھی ہے کہ بوقت روانہ ہونے لشکر کے کہنے سے  
یہ دونوں ہمراہی سے جی جراتے تھے اور ہرگز نہیں چاہتے تھے کہ لڑائی کے لیے جاویں  
اور سبب اسکا یہ تھا کہ ایک بار عذاس اُنکا غلام نفرانی جو جناب رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ہاتھ پر جب آپ طائف سے پھرے تھے باغ میں مسلمان ہو گیا تھا  
انہیں اس لڑائی میں جانے سے مانع تھا اور کہتا تھا کہ ان سب لوگوں کو دھڑلے  
قتل کے قتل لیے جاتا ہے اس سبب یہ عقبہ اور شیبہ اس لڑائی میں شامل ہو گئے

بجانب



کارہ تھے اور نفرت کی باتیں اس لڑائی اور سفر سے کرتے تھے ابو جہل نے انھیں تھمت نامردی کی لگائی اور ہر بار ایسے ہی طعنہ کیے اسی سبب سے ان دونوں نے لڑائی میں پیش قدمی کی حال اُمید بن خلف بھی اس لڑائی میں شریک ہونا نہیں چاہتا تھا سب اسکا یہ تھا کہ سعد بن معاویہ رضی اللہ عنہ بعد ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں وارد ہوئے اور اُمید سے اسنے دوستی تھی اسنے کھر مہرے ایمہ کے ساتھ وہ طواف کعبہ میں شمول تھے کہ ابو جہل لین دمان آیا اسنے چلا کے ایمہ سے کہا کہ تم اسنے کیوں ظاہر محبت کرتے ہو ان لوگوں نے تو دین بدلنے والوں کو اپنے پاس بلے دی جو حضرت سعد نے حلا کے بطور زجر کے کہا کہ اگر تم ہمارا ایمان آنا بند کر دے گے تو ہم تمھیں دیکھ کر ایسی جگہ سے کہ تمھیں بڑی شکل پڑے گی یعنی شام کے سفر سے کہ قریش واسطے تجارت کے دمان براہِ مدینہ جایا کرتے تھے ایمہ نے کہا کہ چلا کے اس سے بات مت کر دو کہ یہ بیان کا سرور ہے حضرت سعد نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ابو جہل تیرا قاتل ہے یعنی باعثِ قتل بموجبِ ابو جہل نے ترغیب و ترہیں واسطے قتال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قعدہ بدر میں شروع کی مقلوہ حضرت سعد کا ایمہ کو یاد آیا اور ڈرا کہ کہین مطابق اسنے اس سفر میں ٹھہرین نہ آوے اور جانے میں اسنے حذر کیا حتی کہ ابو جہل کو پاس سر نہ دانی لگیا اور کہا تم دین میں جو توئی طح سنگار کر کے گھر میں بیٹو اور بہت طعن و تشنیع کی باتیں کہیں یہاں تک کہ اسکو ساتھ لگیا تو ہر روز اسکا ارادہ سفر میں یہ را کہ لشکر سے الگ ہو کے مکہ کو پھر جاوے جو روئے اسکی بوقت سامان سفر اسے مقلوہ حضرت سعد کا یاد دلایا تھا اسنے کہا تھا کہ میں دو تین دن میں پھر آؤں گا لیکن اتفاق نہوا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی تھی وہ یوں آئی حال مشکوۃ شریف میں حضرت عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں نے بروز بدراچی وہاں ہی طرف اور بائیں طرف دونوں جوانوں کو دیکھا میں دل میں ناخوش ہو

ابو جہل نے انھیں تھمت نامردی کی لگائی اور ہر بار ایسے ہی طعنہ کیے اسی سبب سے ان دونوں نے لڑائی میں پیش قدمی کی حال اُمید بن خلف بھی اس لڑائی میں شریک ہونا نہیں چاہتا تھا سب اسکا یہ تھا کہ سعد بن معاویہ رضی اللہ عنہ بعد ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں وارد ہوئے اور اُمید سے اسنے دوستی تھی اسنے کھر مہرے ایمہ کے ساتھ وہ طواف کعبہ میں شمول تھے کہ ابو جہل لین دمان آیا اسنے چلا کے ایمہ سے کہا کہ تم اسنے کیوں ظاہر محبت کرتے ہو ان لوگوں نے تو دین بدلنے والوں کو اپنے پاس بلے دی جو حضرت سعد نے حلا کے بطور زجر کے کہا کہ اگر تم ہمارا ایمان آنا بند کر دے گے تو ہم تمھیں دیکھ کر ایسی جگہ سے کہ تمھیں بڑی شکل پڑے گی یعنی شام کے سفر سے کہ قریش واسطے تجارت کے دمان براہِ مدینہ جایا کرتے تھے ایمہ نے کہا کہ چلا کے اس سے بات مت کر دو کہ یہ بیان کا سرور ہے حضرت سعد نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ابو جہل تیرا قاتل ہے یعنی باعثِ قتل بموجبِ ابو جہل نے ترغیب و ترہیں واسطے قتال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قعدہ بدر میں شروع کی مقلوہ حضرت سعد کا ایمہ کو یاد آیا اور ڈرا کہ کہین مطابق اسنے اس سفر میں ٹھہرین نہ آوے اور جانے میں اسنے حذر کیا حتی کہ ابو جہل کو پاس سر نہ دانی لگیا اور کہا تم دین میں جو توئی طح سنگار کر کے گھر میں بیٹو اور بہت طعن و تشنیع کی باتیں کہیں یہاں تک کہ اسکو ساتھ لگیا تو ہر روز اسکا ارادہ سفر میں یہ را کہ لشکر سے الگ ہو کے مکہ کو پھر جاوے جو روئے اسکی بوقت سامان سفر اسے مقلوہ حضرت سعد کا یاد دلایا تھا اسنے کہا تھا کہ میں دو تین دن میں پھر آؤں گا لیکن اتفاق نہوا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی تھی وہ یوں آئی حال مشکوۃ شریف میں حضرت عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں نے بروز بدراچی وہاں ہی طرف اور بائیں طرف دونوں جوانوں کو دیکھا میں دل میں ناخوش ہو

میں نے انھیں تھمت نامردی کی لگائی اور ہر بار ایسے ہی طعنہ کیے اسی سبب سے ان دونوں نے لڑائی میں پیش قدمی کی حال اُمید بن خلف بھی اس لڑائی میں شریک ہونا نہیں چاہتا تھا سب اسکا یہ تھا کہ سعد بن معاویہ رضی اللہ عنہ بعد ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں وارد ہوئے اور اُمید سے اسنے دوستی تھی اسنے کھر مہرے ایمہ کے ساتھ وہ طواف کعبہ میں شمول تھے کہ ابو جہل لین دمان آیا اسنے چلا کے ایمہ سے کہا کہ تم اسنے کیوں ظاہر محبت کرتے ہو ان لوگوں نے تو دین بدلنے والوں کو اپنے پاس بلے دی جو حضرت سعد نے حلا کے بطور زجر کے کہا کہ اگر تم ہمارا ایمان آنا بند کر دے گے تو ہم تمھیں دیکھ کر ایسی جگہ سے کہ تمھیں بڑی شکل پڑے گی یعنی شام کے سفر سے کہ قریش واسطے تجارت کے دمان براہِ مدینہ جایا کرتے تھے ایمہ نے کہا کہ چلا کے اس سے بات مت کر دو کہ یہ بیان کا سرور ہے حضرت سعد نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ابو جہل تیرا قاتل ہے یعنی باعثِ قتل بموجبِ ابو جہل نے ترغیب و ترہیں واسطے قتال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قعدہ بدر میں شروع کی مقلوہ حضرت سعد کا ایمہ کو یاد آیا اور ڈرا کہ کہین مطابق اسنے اس سفر میں ٹھہرین نہ آوے اور جانے میں اسنے حذر کیا حتی کہ ابو جہل کو پاس سر نہ دانی لگیا اور کہا تم دین میں جو توئی طح سنگار کر کے گھر میں بیٹو اور بہت طعن و تشنیع کی باتیں کہیں یہاں تک کہ اسکو ساتھ لگیا تو ہر روز اسکا ارادہ سفر میں یہ را کہ لشکر سے الگ ہو کے مکہ کو پھر جاوے جو روئے اسکی بوقت سامان سفر اسے مقلوہ حضرت سعد کا یاد دلایا تھا اسنے کہا تھا کہ میں دو تین دن میں پھر آؤں گا لیکن اتفاق نہوا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی تھی وہ یوں آئی حال مشکوۃ شریف میں حضرت عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں نے بروز بدراچی وہاں ہی طرف اور بائیں طرف دونوں جوانوں کو دیکھا میں دل میں ناخوش ہو





نہوا تھا آپ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اسکا حال دریافت کرنے کو بھیجا  
 انہوں نے میدان جنگ میں جا کے دیکھا کہ وہ یحییٰ بن ابراہیم اور ایک رقیع بن حیان  
 باقی تھی حضرت ابن مسعود اس کے سینے پر چڑھ بیٹھے اس کا فریاد تھا کہ دیکھا کہ کمال  
 بکری چرانے والے بہت اونچی جگہ تو بیٹھا ہے پھر اس نے کہا کہ میرا حال تو جو ہو ہو ہوا  
 مگر یہ تو بتاؤ کہ فتح کس کی ہوئی حضرت ابن مسعود نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے  
 رسول کو فتح دی اور کفار کو شکست دی اور ذلیل و رسوا کیا بعد ازیں ابن مسعود نے  
 ارادہ اٹکے سر کاٹنے کا کیا اس یحییٰ نے کہا کہ میرا سر کندھوں کے اتصال سے  
 کاٹو تاکہ سرو میں جبر رکھا جاوے برا معلوم ہو لوگ بائیں کہ سردار کا سر  
 ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس یحییٰ کا سر کاٹ لیا اور حضور میں لاکے وال دیا  
 آپ بہت خوش ہوئے اور سجدہ شکر بجالائے اور آپ نے فرمایا کہ یہ فرعون اس  
 امت کا تھا اور ابن مسعود کو آپ نے تلوار ابو جہل کی عنایت فرمائی و جہل کہ  
 بنی اس امت کے بلند مرتبہ تھے بہ نسبت حضرت موسیٰ کے فرعون آپ کی  
 امت کا شقاوت میں بلند مرتبہ تھا بہ نسبت فرعون حضرت موسیٰ کے اس فرعون نے  
 مرتے وقت کلمہ اسلام و ایمان کہا گو قبول نہیں ہوا اور اس امت کے فرعون نے مرتے  
 وقت بھی کلمات کفر اور تکبر کے کہے حال بروز بدر بعد فتح کے امیر بن خلف کو  
 کہ سرداران قریش میں تھا اور وہی پہلے حضرت بلال کا مالک تھا جو واسطے ترکین  
 اسلام کے کلیف دیتا تھا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بسبب وستی سابق کے  
 اسکو اور علی اس کے بیٹے کو اپنے ساتھ لے لیا و زرہ بن جوہن اس لڑائی میں علی یحییٰ  
 دونوں ہاتھ میں لیے تھے امیر نے کہا کہ تم ان رہو بن کو وال دوہیں بخاؤ یحییٰ  
 زیادہ فائدہ ہوگا حضرت عبدالرحمن نے وہ زرہ بن کو وال دین اور ایک ہاتھ سے یہ  
 ہاتھ اور دوسرے ہاتھ سے علی بن امیر کا ہاتھ پکڑ لیا اور ان دونوں کو ساتھ

لے چلے جاتے تھے کہ حضرت بلال نے دیکھا وہ چلائے کہ اے مسلمانوں یہ دشمن خدا پر  
امیر بن خلف ایسا نہ کہ ہے چلاوے مسلمانوں نے جھپٹ کے اسے اور اس کے بیٹے کو  
قتل کیا حضرت عبدالرحمن کما کرتے تھے خدا رحمت کرے بلال کو میری زہریں آنحوں نے  
کھو دیں اور میرے امیر کو قتل کر دیا بحال بعد فتح کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے دھر کفار مقتولین کے چاہ بدر میں ڈلوادیے بعد ازین قتل اس کنوین کے آپ نے  
کھڑے ہوئے ایک ایک کا نام لیکے پکارا اور فرمایا ہم نے تو جو خدا تعالیٰ نے ہم سے وعدہ  
کیا تھا ٹھیک پایا تم نے بھی جو کچھ خدا تعالیٰ نے تم سے وعدہ کیا تھا پایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ایسے جسموں سے کلام کرتے ہیں جنہیں روح نہیں اپنے فرمایا  
کہ وہ تم سے زیادہ سنتے ہیں حال بعد فتح کے آپ رونق افروز مدینہ ہوئے حضرت عثمان  
رضی اللہ عنہ کو آپ واسطے تیمارداری حضرت رقیہ صاحبہ اسی کے کہ منگو حضرت عثمان کی  
تھیں اور بیا تھیں مدینہ میں چھوڑ گئے تھے اور ان سے فرمایا تھا کہ تمہیں نواب مل حاضر  
ہوئے اس غزوے کا لے گا لہذا حضرت عثمان زہریں میں محسوب ہوئے اور ایک حصہ  
پورا غنیمت بدر کا آپ نے حضرت عثمان کو دیا جب آپ مدینہ میں پہنچے اس ایک دن  
پہلے بی بی رقیہ کا انتقال ہوا لوگ انکی تجہیز و تکفین کر کے دفن میں مشغول تھے کہ زہریں جانے  
مدینہ میں پہنچنے کے بشارت فتح بدر کی پہنچائی اور آپ نے بعد ازین ام کلثوم صاحبہ اسی کا  
کالج حضرت عثمان سے کر دیا اسی سبب سے حضرت عثمان ذو النورین کہلائے ہیں قسطلانی  
شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ یہ شرف کہ پیغمبر کی دو بیٹیاں ایک انہی کے کالج میں  
آئی ہوں سوائے حضرت عثمان کے ام مایہ مدینہ بھی کیسکو حاصل نہیں ہوا اور جناب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان سے اتنا رضی تھے کہ اپنے بعد وفات  
حضرت ام کلثوم کی فرمایا کہ اگر میری تیسری بیٹی ہوتی تو میں عثمان سے کالج کرتا  
حال ستر آدمی جو امیر ہوئے تھے امین حضرت عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کلام حسن و نیک  
ساز و سازین جس سے

وفات حضرت عثمان  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی تھیں اور بیا تھیں  
مدینہ میں چھوڑ گئے  
تھے اور ان سے فرمایا  
تھا کہ تمہیں نواب  
مل حاضر ہوئے

بیان اس بات کا  
کہ پیغمبر کی دو بیٹیاں  
ایک انہی کے کالج میں  
آئی ہوں سوائے حضرت  
عثمان کے کیسکو حاصل  
نہیں ہوا اور جناب



اور جب ہمارے مساوی اگلے مالوں کو اور محنت کر کے دون کو کہ وہ ایمان نہ لائیں تو بیشک  
نہ کیسین عذاب دردناک کو اور مثال ابوبکر کی انبیاء میں سے ابراہیم علیہ السلام اور عیسیٰ  
علیہ السلام میں حضرت ابراہیم نے فرمایا مَنِّي تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي جَوْشَنُ عَصَائِي فَإِنَّكَ  
تَفْعُلُ مَا تَفْعُلُ جَوْبِ اَمَامِج ہو وہ میرا ہے اور جسے میرا کہنا تا پس بیشک تو برا گناہ  
نہنے والا ہو ترا مہربان اور حضرت عیسیٰ کا مقولہ اپنی امت کے حق میں یہ ہوا اِنَّكَ تَفْعُلُ مَا  
تَفْعُلُ عِبَادُكَ جَوْبِ اَمَامِج فَإِنَّكَ تَفْعُلُ مَا تَفْعُلُ فَإِنَّكَ تَفْعُلُ مَا تَفْعُلُ  
ایسین عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اگر بخش دے تو تو بر دست ہر حکمت والا  
جو نہ آپ کے مزاج میں بہت علم تھا کہ آپ رحمۃ اللعالمین تھے آپ کو اسے ابوبکر صدیق  
رضی اللہ عنہ کی پسند ہوئی اور آپ نے خدیہ لیکے اسیروں کو چھوڑ دیا پس عتاب  
الہی نازل ہوا اور یہ آیت آئی لَوْ لَا كَيْفَ تَبْتَغُونَ اللَّهَ بِمَنِّ لَمْ تَسْلُوا مِنْهُ فَمَا تَتَّخِذُونَ عَذَابَ  
عَظِيمًا یعنی اگر نہ تو ایک حکم لکھا ہوا خدا تعالیٰ کی جانب سے کہ پہلے موبجہ کا بیشک  
ہو نیچتا تھیں اسین جو لیا تھنے عذاب برا یعنی خدا تعالیٰ نے پہلے سے یہ حکم لکھا ہوا  
کہ خطا سے اجتہادی میں مواخذہ نہیں ہوتا اور حکم خدیہ لینے کا تھنے باجتہاد دیا کہ اسین  
خطا ہوئی لہذا تم سے مواخذہ ہوا آپ بعد نزول اس آیت کے رونے لگے اور آپ نے  
فرمایا کہ اگر عذاب نازل ہوتا تو سو اسے عمر اور سعد بن معاذ کے کہ انکی بھی اسے  
مثل حقرت عمر کے تھی کوئی نہ بچتا اس مقام پر علمائے پیستہ نکالا جو کہ انبیاء کے کرام  
حکم باجتہاد بھی دیتے ہیں اور اسین خطاب بھی ہوتی ہے لیکن خدا تعالیٰ انبیاء کو خطاب پر  
تمام تمین رکھتا فوراً اسپر مطلع کر دیتا جو اس وقت اس حکم پر عتاب ہوا  
اسواسطے کہ اس زمانے میں واسطے جانے رعبا در ہیبت کا حکم قتل مناسب تھا لیکن  
بعد ازین اس شریعت میں حکم خدیہ لینے کا آگیا اور آیت مذکورہ بعد سے پہلے خدا تعالیٰ  
ارشاد بھی فرمایا جو کہ جب تک نبی خوب خور میری کفار کی نہ کرے تب تک اسین سے

فدیہ لینا نیا ہے اس سے بھی معلوم ہوا کہ بنی غنم زبیری کفار اور راسخ ہو جانے لگے تھے  
 درعب اسلام کے فدیہ لینا نامناسب نہیں حال حضرت عباس نے فدیہ لینے میں  
 اپنی بیابلی کا ذکر کیا اور کہا اے محمد شرم کی بات ہو کہ تمہارا چچا قریش میں مال فدیہ کے  
 لیے ماتہ پھیلا دے آپ نے فرمایا کہ گوشت پیش آئے اس سفر کے تم جو سو نام ان فصل  
 اپنی زوجہ کے پاس رکھ آئے ہو وہ کیا ہوا حضرت عباس نے کہا بیشک تم نئی برحق  
 اس سوئے کی کیسکو خبر نہیں بیشک خدا سے تعالیٰ نے تمہیں سبکی خبر دی اور وہی وقت  
 حضرت عباس ایمان لائے لیکن رہنا حضرت کا کہ میں مصالحت تھا اس لیے  
 آپ نے وہیں آنکھ پھر جانے کی اجازت فرمائی حال خجندہ اسیران بدر حضرت  
 ابو العاص داماد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے کہ بی بی زینب ایک دختر  
 آپ کی آنکے نکاح میں تھیں آنکے قادیہ بن بی بی زینب نے کچھ زیور بھیجا  
 اس میں ایک حامل تھی حضرت بی بی خدیجہ کی کہ انہوں نے اپنی بیٹی کے جہیز میں  
 دی تھی آپ کو وہ حامل دیکھ کے خایہ بکھ کو یاد کر کے رفت آئی اور مصحاب سے  
 آپ نے کہا کہ اگر تمہاری مرضی ہو تو یہ زیور واپس کیا جا دے اصحاب نے  
 یہ بات بدل و جان قبول کی آپ نے ابو العاص سے یہ وعدہ کیا کہ کے پہنچتے ہی  
 حضرت بی بی زینب کو مدینے میں بہو نچا دین اور انھیں رخصت کیا تہ جمع حانہ  
 بدر کا بہت بڑا رتبہ جو اور باقی مصحاب سے افضل ہیں اور سب بہشتی جناب رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین اہل بدر کی بہت توقیر کرتے تھے صحیح بخاری  
 میں ہے کہ حضرت جبریل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ جس طرح  
 تمہارے اصحاب میں اہل بدر عالی رتبہ ہیں نسبت باقی اصحاب کہ اس طرح ہوا کہ  
 کہ جنگ بدر میں حاضر ہوئے وہ شہر اور اعلیٰ ہیں نسبت اور ملائکہ کے نکتہ اہل  
 بدر کی وہ فضیلت یہی ہے کہ اللہ سے تائید دین تین کی ہوئی ایسے موقع پر کہ نبی دین

موجودہ

تاریخ حبیب آباد



ہم چاہتے ہیں کہ بی بی محبت کے بارے میں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اسے سمجھ سکیں اور اس سے عمل کر سکیں۔

### افصل چوتھی: بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بیان میں

شہداء احوال سین جبر کے مکمل حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا جو ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹوں میں حضرت فاطمہ کو بہت چاہتے تھے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی وہ زیادہ مقبول تھیں آپ نے ارشاد کیا کہ فاطمہ بہشت کی سب عورتوں کی سردار ہیں جب وہ جوان ہوئیں حضرت ابوبکر اور بھی حضرت عمر نے ان کے نکاح کی درخواست کی آپ نے فرمایا وہ چھوٹی ہے اور حضرت عثمان بہت بڑے ایک بہن حضرت فاطمہ کے ان کے نکاح کی درخواست نہیں کر سکتے تھے اور حضرت علی کو بسبب بے مقدور ہی کے جرات اس درخواست کی نہ تھی حضرت ابوبکر صدیق نے حضرت علی سے واسطے درخواست کے کہا انھوں نے اپنی بے مقدور کی عذر کیا اور یہ بھی کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری درخواست قبول فرماؤں یا نہ فرماؤں حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا کہ تمھاری درخواست منظور ہوگی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن مزاج سے یہ بات انھوں نے پائی ہوگی حضرت علی رضی اللہ عنہ واسطے درخواست نکاح بی بی فاطمہ کے حضور اقدس میں گئے اور حضرت فاطمہ کی خواہش گاری کی آپ نے مرجا کہا اور خوش ہوئے بعد ازین حکم خدا تعالیٰ کا ہو چکا کہ نکاح فاطمہ کا علی سے کر دیا آپ نے حضرت علی کی درخواست بذریعہ فرمائی اور حضرت علی نے کہا کہ میرے پاس کچھ نہیں جو آپ نے پوچھا کہ تمھارے پاس کیا کیا اسباب ہو انھوں نے بیان کیا کہ ایک زرہ اور ایک گڑا جو آپ نے زرہ کے بیچنے کا حکم دیا اور گھوڑے کے لیے ارشاد کیا کہ تمھیں جہاد کی ضرورت ہو اسے مت جدا کرو زرہ حضرت عثمان نے چار سو اسی درم کو خرید لی اور زرہ قیمت ادا کر کے وہ زرہ بھی حضرت علی کو پیروی کی اسے بھی آپ کے

حضرت علی سب وراہم زرہ کی قیمت حضور میں لائے آپ نے ایک مسمیٰ حضرت  
 بلال کو دی کہ ان درمون کی خوشبو فاطمہ کے لیے لے آؤ اور باقی آپ نے حضرت  
 ام سلمہ کو دیکر فرمایا کہ اس سے جہیز یعنی خانہ داری کا سامان بی بی فاطمہ کا کر دو  
 ایک پلنگ دو نہانی کتان کی درجا و برود کی اور ایک تکلیہ در و باز و نینجا بندی  
 کے اور ایک مشک بانی بھرے کی اور دو گھڑے مٹی کے اور چند چیزیں جی قسم کی  
 تیار ہوئیں پھر اپنے شرفا و اعیان معاصرین و انصار کو ایک دن جمع کر کے خطبہ پڑھ کر  
 نکاح حضرت فاطمہ کا ساتھ حضرت علی کے کر دیا اور مہر چار سو دینار چاندی کے باندھے  
 جو حساب سو ڈیڑھ سو تولہ ہوتے ہیں اور نکاح سے پہلے خود حضور نے حضرت بی بی  
 فاطمہ سے اسیتان کیا تھا یعنی پوچھا تھا کہ تمہارا نکاح علی سے کر دین خواہموش  
 رہی تھیں اور خاموشی انکی اذن قرار پائی جیسا کہ حکم ہو کہ سکوت بکر کا بوقت اسیتان  
 ولی اقربا کے اذن جو حصن حصین میں ہو کہ بن ازان کہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو  
 اپنے رخصت کر دیا آپ انکے گھر تشریف لگئے اور پہلے حضرت فاطمہ سے بانی نگوایا وہ  
 ایک تعب میں بانی بھر لائیں اپنے اس بانی میں کھلی ڈالی پھر حضرت فاطمہ سے کہا کہ  
 آگے آؤ وہ آگے آئیں آپ نے بانی انکے سر دینے پر جھڑکا اور پھر حضرت فاطمہ سے کہا  
 بیٹھ پیر و انھوں نے بیٹھ پھیری آپ نے بانی انکی بیٹھ پیر جھڑکا اور دعا کی اللہ تعالیٰ  
 اٰلِیْ اٰمِلُکُمْ ہَا بَاہِ وَ ذَرِیَّتُہَا مِنْ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اٰمِیْن تیری  
 پناہ میں کرتا ہوں فاطمہ کو اور اسکی اولاد کو شیطان مردود سے پھر آپ نے  
 فرمایا بانی لاؤ حضرت علی کہتے ہیں میں سمجھا مجھے حکم ہے میں تعب میں بانی لیا  
 اپنے بانی میں کھلی ڈال کے حضرت علی کے اول سر دینے پر پھر درمیان  
 دونوں شانوں کے چھڑکا اور شل حضرت فاطمہ کے انکے لیے بھی دعا کی اور  
 بوقت نکاح اپنے دونوں صاحبوں کے لیے خیر و برکت کی دعا کی اور پیدا ہوتے

بکثرت طیبین و طاہرین کی آئی اولاد میں سے دعا فرمائی آپ نے فرمایا جَمَعَ اللَّهُ  
شَطْلَكُمْ وَأَسْعَدَ حَيْدَكُمْ وَبَارَكَ عَلَيْكُمْ مَا دَاخَرَجَ مِنْكُمْ أَكْثَرَ لَدُنَّ بِنَا  
یعنی خدا تعالیٰ تم دونوں کو بخوبی اکٹھا رکھے اور تمہارا بخت بڑا کرے اور تم پر  
برکت کرے اور تم میں سے بہت طیب پاکیزہ پیدا کرے اور بعد نکاح کے ایک  
طبق چھوٹا روں کا منگوا کے حکم دیا کہ لوٹ لو ف دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی غار ایتعالیٰ نے قبول فرمائی اور بنی فاطمہ میں ایسے طیبین طاہرین پیدا ہوئے کہ  
اور کیسی اولاد میں نہیں ہوئے ائمہ اطہار و گبار اولیاء اللہ مثل حضرت عوث غظم  
شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الغفرہ کے کہ قدم انکھاسب و لیا کی گردن پر  
اور یہ بات کہ میرا قدم سب و لیا کی گردن پر جو حضرت ممدوح نے حکم اتھی کمی تھی اور  
سب و لیا را اللہ انکے علوشان کے معترف تھے شیخ محی الدین العربی نے فتوحات مکینین  
بیان مقامات و مراتب تعارف اولیاء میں حضرت کو بہت بلند تہ اور قوی القہر  
لکھا ہوا امام مہدی قائم الخلفاء الراشدين والایمۃ المجتہدین بھی بن فاطمہ سے ہوئے  
امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں ف ہونا امام مہدی کا امام حسن کی اولاد میں  
اسمیں دو نکلتے ہیں ایک یہ کہ حضرت ابراہیم کے بڑے بیٹے اسمعیل تھے اور اُن سے چوتھے  
اسحق سو جس طرح حضرت اسحق کی اولاد میں سب بنیا ہوئے اور شرف الانبیاء قائم ہیں  
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسمعیل خلع کبریٰ کی اولاد میں ہوئے اسمعیل سبط اسحق حضرت  
امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں اور ائمہ اطہار ہوئے قائم الایمۃ والخلفاء الراشدين  
امام مہدی سبط اکبر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں ہوئے دوسرا یہ جو  
کہ امام حسن رضی اللہ عنہ کے جسدہ بعد اسطے محفوظ رہا جاب رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے مقتولی اور خونریزی سے خلافت کو چھوڑ دیا تھا انکے صلہ میں اللہ  
تعالیٰ نے انکی اولاد میں قائم الخلفاء کو پیدا کیا جو ساری زمین کے بادشاہ

اور حضرت فاطمہ

دیکھو کہ امام مہدی کا  
اولاد میں بھی اسمعیل  
اسحق کا سبب ہیں

ہونگے اور امور دینیہ اور فسادات محمدیہ علی صاحبہما الصلوٰۃ والسلام انکے عہد میں  
 علی وجہ اکمال ظہور میں آؤں گی بطرح حضرت اسماعیل علیہ السلام اپنی جان و جاسکے  
 خدا کے لیے ورگزرے تھے اور فوج ہونے کے لیے اپنے آپ کو دے دیا تھا اللہ  
 جل جلالہ نے انکی اولاد میں خاتم النبیین ایسے پیدا کیے کہ جان و جان ہونے اور سبب  
 انکے حیات علیہ اور حیات ابدی کروڑوں اشخاص نے حاصل کی اور تابقاے عالم فیض انکا بکریگا

### فصل پانچویں غزوہ احہ کے بیان میں

سنہ

نبیہ غزوہ مشہورہ و غزوہ احہ پر شرح آئی یہ جو کہ کفار قریش نے کہڑا رنج بسبب  
 شکست کھانے اپنے بدر میں اور قتل مقتولین کے رکھتے تھے ایک لشکر بھاری مرتب  
 کر کے بقصد ہتھام مدینے پر فوج کسی کی مرضی مبارک مدینے سے باہر جانے کی نہ تھی  
 قصد یہ تھا کہ شہر میں قائم رہے فوج اعدا کو بوقت آنے انکے دفع کرن اگر مواہل  
 حضرت حمزہ و سعد بن عبادہ و دیگر مردم اوس دخرنوج کا یہ مشورہ ہوا کہ باہر نکل کے  
 لڑیں ہر چند کہ بعض اصحاب انصار نے یہ بات بھی کہی کہ ہننے پہلے سے یہ بات تجربہ  
 کی ہو کہ جب کوئی لشکر مدینے پر چڑھا آیا ہو اور مدینے میں ہی قائم رہے مدافعت  
 کی جو تو خواہی نخواہی فتح اہل مدینہ کی ہوتی ہے اور باہر نکل کے لڑائی میں مدینہ  
 کی فتح نہیں ہوتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی ہرگز باہر تشریف لیجاؤ گی  
 نہ تھی لیکن اصحاب موصوفین نے کمال مبالغہ اسی باب میں کیا کہ باہر نکل کے ہی  
 لڑنا چاہیے حتیٰ کہ آپ یر خلافت مرضی دو تھانے میں جا کے سلاح جنگ پہن کے باہر  
 تشریف لائے اسوقت اصحاب یہ سوچے کہ ہر خلافت مرضی مبارک امر مناسب نہیں  
 لہذا حضور میں عرض کیا کہ اگر آپ کا ولی باہر جائے تو نہیں چاہتا جو تو بہتر ہو  
 مدینے میں ہی ٹھہر کے لڑائی کیجاوے آپ نے فرمایا کہ جب پیغمبر سلاح جنگ میں نہ  
 نکلتے تب رو انہیں کہ قبل جنگ بے حکم الہی سلاح کھولے اب میں ہتھیار نہیں اتارنگا

اور آپ باہر کو روانہ ہوئے اور فرمایا کہ تم اگر ثابت قدم رہو گے خدا تعالیٰ تمہیں فتح دیکھا  
اور متصل چہل آدمی کے دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا لشکر اسلام کی پشت پر ایک سنگان  
دو پہاڑوں میں تھا اور دوسرے اندیشہ اس بات کا تھا کہ دشمن پشت پر سے آگے حملہ  
کریں لہذا آپ نے عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو ساتھ بچا س تیرا انداز دیکھنے و مان  
متعین کیا اور کہا کہ اس درے کی تم خبر رکھو اگر کفار اور دوسرے قصد کریں تم تیرا پاں  
کر کے دفع کچھو اور کسی حال میں خواہ ہماری فتح ہو خواہ شکست تم اس جگہ سے مت ہٹیو  
اور لڑائی شروع ہوئی شجاعان لشکر اسلام نے داد و دنگی کی دمی اور خون کھائے  
اس میدان کو لالہ زار کر دیا اور کئی مرتبہ جانب درے سے کفار نے حملہ کرنا چاہا مگر  
بسبب تیر اندازی ہمارا عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کے قابو نہ پایا بالآخر کفار کا  
ہریمت ہوئی یہاں تک کہ سہار وغیرہ عورتیں جو جانب کفار تھیں یہی پریشان ہوئے  
بھاگیں کہ انکی پتلیاں کھل گئیں غلخالی نظر پڑے لشکر اسلام آگے بڑھا اور لوگ  
غنیمت میں مشغول ہوئے تب ہمارا عبداللہ بن جبیر بھی آگے بڑھے بتیر عبداللہ بن  
جبیر رضی اللہ عنہ نے منع کیا نہ انا کل سرا دمی آگے ساتھ رکھتے تب خالد بن الولید نے  
کہ اس زمانے میں کافر تھے درے کی جانب سے نہ وہ کفار فراریوں کے حملہ کیا  
سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ مع اپنے ہمراہیوں کے شہید ہوئے اور پشت لشکر اسلام  
سے یکبارگی فوج کفار نے ایسا غلبہ کیا کہ اہل اسلام حیران ہو گئے اور خطاب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مدد نہ رہی زخموں کا پونچا چہرہ مبارک زخم آلود  
ہوا دندان مبارک سامنے کا بچھرنے سے شہید ہوا اور ابن قیسہ ایک فرات تک  
بہوئے گیا اور اسنے آگے تلوار مار دی آپ بسبب مدد نہ زخم کے اوچھی اس سبب  
کہ آپ دودھ میں پینے تھے بہت بوجھ آپ پر تھا ایک فارمیں گر پڑے اور ابن قیسہ  
بجاکر کے کہا کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کیا اور شیطان نے بھی

جبال بن سراقہ کی معورت نیکر سارے لشکر میں اس خبر کو شہر کیا کہ محمد بن قحطیبہ  
 تب اکثر مسلمانوں کے پانڈن آٹھ گئے اور معورت ہزیمت کی واقع ہوئی چند مہاجر  
 مہاجرین و انصار شہر حضرت ابو بکر و عمر و علی و طلحہ و زبیر بن حنفیہ وغیرہ رضی اللہ  
 عنہم قائم رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دن دوزر میں پہنچے تھے بھیجا گیا ہے اور  
 اپنے چڑھنا چاہا وہاں ایک بچہ تھا بسبب ضعف کے کہ زخموں سے آپ کو بو گیا تھا اور  
 بسبب بوجہ زہر ہون کے آپ اس بچہ پر نہ چڑھ سکے حضرت طلحہ تلے بیٹھ گئے اور کہا کہ  
 آپ میرے کنڑوں پر پاؤں رکھ کر چڑھ جاؤں آپ نے ایسا ہی کیا اور آپ  
 حضرت طلحہ سے بہت رنجی ہوئے اور فرمایا اَوْحِبَّ طَلْحَةَ یٰمُی طَلْحَةُ نے اپنے لیے  
 جنت واجب کر لی حضرت بی بی فاطمہ بھی وہاں جا پہنچیں انھوں نے بوریے کا  
 ٹکڑا جلا کے زخم میں بھر کر خون بند ہوا طلقے خود کے رخسار مبارک میں  
 گھس گئے تھے حضرت ابو عبیدہ بن جراح نے اپنے دانتوں سے زور کر کے  
 ان حلقوں کو نکالا پہلے ایک حلقے پر دانتوں کو جا کے نکالا بسبب شدت  
 زور کے ایک دانت اٹھکا ٹوٹ گیا پھر دوسرے حلقے پر دانتوں کا زور کر کے  
 نکالا دوسرا دانت بھی ٹوٹ گیا اُن سے بھی حضرت بہت رنجی ہوئے حال اس  
 ہنگامے میں شہر آدمی اصحاب میں سے شہید ہوئے سید الشہداء حضرت حمزہ  
 رضی اللہ عنہ عم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی شہید ہوئے شرح اُن کے قصہ  
 شہادت کی یہ ہو کہ جنگ بدر میں حضرت حمزہ کے ہاتھ سے کہ شماع صغیر تھے  
 خوب شاعت و کافر کشی ظہور میں آئی تھی حکیمہ بن عدی اور عقبہ باپ ہند زوجہ  
 ابوسفیان کا انھیں کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اسی سبب سو جمیر بن معطم نے کہ  
 بیتوا طیمہ کا اور مالک وحشی کا قتل و غارتگری کا در صورت قتل کرنے حضرت  
 حمزہ کے اور ہند نے وعدہ انعام کا وحشی وحشی سے کیا تھا اور وہ وحشی بھی جربہ لگا رہا

دعا  
 خیر بن  
 خیر بن  
 خیر بن

نکاح حضرت  
 حمزہ صلی اللہ علیہ وسلم

خوب شاق تھا سو جوشی سے صبح بخاری میں روایت ہو کہ روزِ اُحد سر کے مین میں تھے  
 دیکھا حضرت حمزہ کو کہ مانند شیر کے حملہ آور ہیں اور میری طرف کو آتے ہیں میں بھاگا اور  
 تر کے ایک تھکر کی آ زمین چھپ رہا انھوں نے مجھے نہیں دیکھا جب میرے برابر پہنچے  
 میں نے اُسی کین سے حربہ اپنا پھینک کر مارا اُنکے زیرِ ناک گھاوہ میری طرف چبھتے  
 دو چار قدم چلے گئے پھر میرے مین سمجھا کہ زخم کام کر گیا پھر میں نے پاس ہا کے حربہ اپنا  
 نکال لیا نہ خبر قتلِ حمزہ کی پا کے بہت خوش ہوئی اور نیش کے پاس پہنچے شک کیا  
 یعنی ناک و کان کاٹے اور اعضا سے متاثر بھی کاٹ ڈالے اور ہیٹ جیر کے جا گرفت  
 حمزہ کا نکال کے دانتوں سے چبایا حال حضرت یحییٰ والدِ خلیفہ رضی اللہ عنہ کے  
 بھی جنگِ اُحد میں شہید ہوئے گھبراہٹ میں مسلمانوں کی تلواریں انہیں چیریں خلیفہ  
 رضی اللہ عنہ بتیرا کہتے رہے میرا باپ ہو میرا باپ ہو کسی کے دھیان میں نہ آیا  
 حال ابی بن خلف کہ کفار قریش میں ایک سردار تھا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 علیہ وسلم سے بہت عناد رکھتا تھا ایک گھوڑا اُسے پالا تھا اور کہتا تھا آپ سے  
 جب کہ آپ کے مین تھے کہ میں نے یہ گھوڑا تمہارے قتل کے لیے پالا ہو میں اس پر  
 سوار ہو کر تمہیں قتل کر دوں گا آپ نے اُس سے فرمایا تھا کہ میں ہی تجھے نثار اللہ کرنا  
 قتل کر دوں گا بروزِ اُحد وہ گھوڑا کوداتا ہوا آپ کے قصد ہر آما صحابہ نے چاہا کہ  
 آپ تک پہنچنے سے پہلے اسے دفع کریں آپ نے فرمایا کہ آنے وہ جب وہ  
 متصل آیا آپ نے ایک صحابی سے نیزہ لیکے اُسکے گلے میں آہستہ سے مار دیا  
 ایک زخم خفیف پوستِ خراش لگا وہ چلا آجا تھا جب لشکر میں پہنچا لوگوں نے  
 کہا کہ تیرے کچھ زخم ایسا نہیں لگا جو کون ایسا چلاتا ہو اُس نے کہا تم نہیں جانتے  
 کس کے ہاتھ کا زخم جو محمد کے ہاتھ کا زخم ہے اگر وہ مجھے قتل بھی مارتے بیشک  
 مر جاتا بعد ازیں وہ راہ میں موضعِ سرف میں داخل جہنم ہوا یہی نے روایت

مقول من ابی بن خلف  
 مخریجہ کتبہ

مجموعہ

کی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک بار میں رات کو بطن رابع میں  
 جہان ابی بن خلف مرا تھا چلا جاتا تھا دیکھا کہ ایک شخص لگ کی زنجیروں میں بندھا ہوا  
 چلا تاہو کہ مجھے پانی دو اور ایک نگہبان اسکے ساتھ ہو وہ کتنا ہر خبردار سے پانی نہ پینا  
 یہ قتل کیا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتھے کا ابی بن خلف کا فرہو حال  
 حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ معرکہ جنگ میں جب رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو ندیکھا مجھے گمان ہوا کہ اللہ جل جلالہ نے بسبب ناخوشی کے مجھے اپنے  
 پیغمبر کو آسمان پر اٹھالیا اور میں نے کہا کہ اب زندگی میں کیا لطف ہو اور تلواریں  
 کفار کے غول میں بہ نیت حصول شہادت گھس گیا اور تلوار مارتے مارتے غول کو پریشان  
 کر دیا اور یکبارگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نظر پڑے حضور میں پہونچ کر حیات تازہ  
 حاصل کی حال جو صحابہ کہ غزوہ اح میں بھاگے اٹھا حضور اللہ جل جلالہ نے معاف  
 فرمایا ایسے کہ وہ لوگ مخلص جان نثار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے یہ تصور  
 اُنسے بمقتضائے بشریت ہو گیا تھا قرآن مجید میں آیت عنفوی موجود ہو جو حال  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جو اصحاب و مان موجود تھے پہاڑ پر چڑھ گئے  
 کافروں نے بھی چڑھنا چاہا آپ نے دعا مانگی کہ اتنی یہ چڑھ نہ سکیں خدا تین لے  
 لے انھیں روک دیا کہ وہ چڑھ نہ سکے بعد ازیں ابوسفیان نے کہ افسر لشکر کفار  
 وہی تھا پکار کے پوچھا کہ محمد بن آسنے فرمایا کہ جواب ندو بعد آسنے پوچھا کہ  
 تم میں ابو بکر ہیں آپ نے فرمایا کہ جواب ندو بعد آسنے حضرت عمر کو پوچھا آپ نے  
 تب بھی جواب دینے سے منع کیا تب ابوسفیان نے چلا کے کہا کہ معلوم ہوا جو  
 یہ تینوں شخص مارے گئے حضرت عمر کو تاب نہ رہی اور انھوں نے چلا کے کہا کہ  
 بفضلہ تعالیٰ یہ تینوں شخص زندہ ہیں تیرے اوپر رنج اور بلا ڈالنے کو پھر کہا کہ  
 سال آئندہ ہر مقام بدر ہمارے تمھارے لڑائی ہوگی آپ نے فرمایا کہ کہہ دیجئے

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما  
 روایت ہیں کہ ابی بن خلف  
 کا نام کو اس کی واسطہ  
 ورنہ ابی بن خلف میں بھی  
 ہر وقت ہوتا ہے



پھر ابوسفیان نے کہا اَحْلُ حَیْلَ بَلَدٍ ہُوَ تُو اَسے پہل آپ نے اصحاب سے کہا جو پہلا  
 دو عرض کیا کہ کیا جواب دین فرمایا کہو اللہ اَعْلٰی وَاَحْلُ صَاحِبِہ نے بھی کہا  
 پھر ابوسفیان نے کہا عِزَّتِی لَنَا وَکَا عِزَّتِی لَکُم عِزِّی ہمارے اور تمہاری عِزِّی  
 نہیں اپنے فرمایا جواب دو صما بہ نے پوچھا کہ کیا جواب دین آپ نے فرمایا کہو اللہ  
 مَوْلَانَا وَلاَ مَوْلٰی لَکُم اللہ ہمارا مولیٰ ہے اور تمہارا کوئی مولیٰ نہیں پھر ابوسفیان نے  
 کہا کہ مقتولین میں تم مثلاً پاؤ گے یعنی ناک اور کان اور عفا کئے ہوئے سو میں نے  
 یہ حکم نہیں دیا تھا اور میں اس بات سے ناخوش بھی نہیں ہوا پھر ابوسفیان  
 مع اپنے لشکر کے کئے کو پھر گیا حال بعد مراجعت کفار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 اوپر سے اُترے اور مقتولین میں حضرت حمزہؓ کو اس حالت سے دیکھ کر بہت ملول  
 ہوئے اور مقتولین کو بے غسل و کفن اُن ہی خون آلودہ کپڑوں سے دفن کر دیا اور  
 ایک ایک قبر میں دو دو شہیدوں کو دفن کیا اور جب کو قرآن شریف زیادہ پڑھا  
 اُسے آگے کیا بعد ازیں مدینے کو معاودت فرمائی مدینے میں احوال جنگ سُن کر  
 بہت غم ہورہا تھا اور نسبت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو خیر شہو ہوتی  
 اُسکا عدمہ جان اہل مدینہ پر کہ عاشق زار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے زیادہ  
 از حد تھا اور سب کو تعقیبش آپ کی ہی صحت و سلامتی کی تھی اپنے عزیز و قریب کا  
 کیسکو ایسا خیال نہ تھا حتیٰ کہ ایک بی بی انصاری کہ نام اُنکا یکشہ نبت رافع تھا سیدنا  
 کی مان اور اُنکا بیٹا عمرو بن مساؤ اس لڑائی میں شہید ہوا تھا وہ آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے ہی دریافت حال کے لیے بیتاب تھیں جب خبر آپ کے عود فرمانے کی سنی کہ  
 مجھے قرار کھوگا جب تک میں جمال مبارک اپنی آنکھ سے نہ دیکھ لوں اور بیشک راہ میں  
 ہونچیں اور جمال مبارک دیکھ لے گا کُلِّ مَہِیْبَةٍ کَبَدًا مَا رَسُوْلُ اللہ حَلَلٌ  
 ہر مصیبت بعد آپ کی سلامتی کے اور پیغمبر خدا بے حقیقت تھی اپنے اُنسے توفیق لے لیتے

فصل پنجم غزوہ اُحد  
 میں حضرت ابوسفیان  
 کی شرکت کا بیان

عمر بن ماسد کی کرمی اور فرمایا کہ مجھے بشارت ہو کہ تیرا بیٹا بہشت میں واپس آئے گا۔  
 امارت کو یہ خوشخبری سنا وہ کہ انکے امارت جو شہید ہوئے بہشت میں ہیں کیشہ نے کہا  
 کہ جب یہ حال ہو تو جیسے خوشی ہے آپ پس اندون کے لیے دعا فرمائیے آپ نے  
 فرمایا اللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حُزْنَ مَلُوكِهِمْ وَاَجْرُ مَصِيْبَتِهِمْ وَحَالِ اَمْرِ جَلِّ جَلَالِہٖ  
 شہداء امد کے لیے آیتیں بھیجیں اس مضمون کی کہ وہ زندہ ہیں خدا کے نزدیک  
 انہیں مردہ سمجھو خدا تعالیٰ کے پاس سے وہ رزق پاتے ہیں اور سبب ان متوکل  
 جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دی ہیں خوش ہیں اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
 شہداء کی ارواح کو قبر طائر کے قالب میں رکھا اجازت دی ہے کہ بہشت میں جہان چاہیں  
 سیر کریں جو چاہیں کھاویں اور رات کو سونے کی قندیلوں میں کہ سایہ عرش میں  
 ہیں جا رہی ہیں اور بھی حدیث صحیح میں وارد ہے کہ اللہ جل جلالہ نے شہداء کو قصور  
 میں بلا کے اسنے کلام کیا عبداللہ والد طبر رضی اللہ عنہ سے بالمشافہہ کلام کیا اور  
 پوچھا کہ اگر تمہیں کسی چیز کی خواہش ہو تو بیان کرو تمہیں دیجاوے انہوں نے  
 عرض کیا کہ ہمیں سب عمدہ نعمتیں بہشت کی ملتی ہیں ہمیں اب کس چیز کی خواہش ہو  
 ایک بات کی البتہ خواہش ہے کہ ہم پھر دنیا میں بھیجے جاویں اور تیرے لیے پھر  
 شہید ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دنیا میں دوسری بار جانا نہیں ہو سکتا لہذا  
 یہ آرزو تمہاری ماحصل نہوگی تب انہوں نے کہا ہمارا حال ہمارے بھائیوں کو  
 پہونچا دیا جاوے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل کیں وَكَاتِبُ كِتَابِ الدِّينِ  
 قَبَّلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ اَوْ حَيٌّ اَمَّا وَرَفِعتْ جَابِر سے روایت ہے کہ انہوں نے  
 کہا کہ والد میرے بہت مقروض تھے اور چھوٹا سے بلوغ میں جو پیدا ہوئے اسنے  
 میں نے چاہا کہ قرض ادا ہو جاوے لیکن میری دولت میں وہ واسطے اولستہ قرض  
 کافی نہ تھے لہذا میں نے حضور میں عرض کیا کہ اگر آپ شریف لیچلیں تو غالباً بلحاظ آپ کے

یہاں تواریخ حبیبیہ  
 بیان کیا ہے کہ انہوں نے  
 دعا کی کہ بہشت کا  
 حصہ اتمہ اللہ علیہ  
 بیان فضیلت  
 شہداء کے امد

قرض والے کچھ رعایت کریں آپ تشریف لائے قرض والے آپ کو دیکھ کے اور بھی تعافض  
میں گرم ہوتے آپ نے یہ حال ملاحظہ فرمایا اور گرد و برے خرمن کے تین بار پھر سے پھر  
اُس خرمن کے پاس بیٹھ گئے اور قرض والوں کو پیالے سے ناپ ناپ کے دینا شروع  
کیا ایک ہی خرمن سے سب قرض ادا ہو گیا ایک جہد باقی نہ رہا اور وہ خرمن بھی اسی ہی  
تھا جیسا پہلے سے تھا۔ کھان اللہ کیا عظمت اور برکت تھی جناب سید المرسلین صلی اللہ  
علیہ وسلم کی کہ جابر رضی اللہ عنہ سب خرمنوں سے ادا ہو جانا قرض کا دشوار سمجھتے تھے  
بسبب برکت آپ کے ایک ہی خرمن سے سب قرض ادا ہو گیا اور اُس خرمن سے  
بھی کچھ کم نوا ف یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ چار دہم شعبان کو جس کی شام کو  
شب برات ہوتی ہے غزوہ اُحد واقع ہوا اور آپ نے سبب ٹوٹنے و انت کے اُن دن  
ملو اٹھا یا تھا محض غلط ہے کسی مورخ نے یہ بات نہیں لکھی ہے بلکہ یہ تو عرس  
غزوہ کا ساتویں یا گیارہویں شوال میں جو البتہ شب برات میں اپنے دمٹے  
شہدائے اُحد کے استغفار کیا ہو جیسا کہ اہل بقیع کے لیے بھی استغفار کیا ہے  
پس شب براب میں شہدائے اُحد اور امور اُت کے لیے استغفار کرنا اور انکو نوا ف  
پہنچانا مطابق سنت کے جو حال بدرونی افروزی آپ کے مدینہ طیبہ میں خبر  
پہنچی کہ ابوسفیان بعد پھر نے کے پشیمان ہوا اور کہنے لگا کہ غلبہ ہینے پایا تھا  
محمد کا کام کیون تمام نہیں کیا اب وہ مع لشکر پھر آتا ہے آپ نے یہ خبر سنتے ہی حکم دیا  
کہ لشکر تباہ روا نہ ہوا اور خود یہ نفس نفیس مع لشکر روانہ ہوئے اور  
انھیں لوگوں کو ہمراہ لیا جو شریک غزوہ اُحد تھے یا آنکہ وہ لوگ خستہ اور زخمی تھے  
حسب الحکم ہوا انکی روانہ ہوئے آیۃ الذین استجابوا للہ والرسول نبی لبدینا  
امّا بعمہ الفرج للذین احسنوا منہم والقوا اجماعاً عظیمہ انکی شان میں جو  
ابوسفیان نے جب یہ حال سنا ڈر گیا اور ہمراہیوں نے اس کے کہا کہ نام فتح کا ہو گیا ہے

مجلس  
دوم  
فصل  
پنجمین  
غزوہ  
اہل  
بیت  
کے  
بارے  
میں  
ہے

فصل  
پنجمین  
غزوہ  
اہل  
بیت  
کے  
بارے  
میں  
ہے

پھرتے مین کین ایسا نہ کہ بات الٹ جاوے ابو سفیان نے مدینے کی طرف رخ کیا اور بھگت کے کوروانہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چند منزل تعاقب کر کے شہوت و عظمت مدینہ طیبہ کو دہس تشریف لائے منزل حجاز راہ لاسدک آپ تشریف لے گئے تھے لہذا یہ غزوہ حجاز راہ لاسد کہلاتا ہے

### فصل حبشی غزوہ بدر ثانی کے بیان میں

ابو سفیان احد سے پھرتے وقت کہ گیا تھا کہ سالِ یندہ میں بدر پر پھر لڑائی ہوگی جب وہ زمانہ قریب ہوا اور ابو سفیان لڑائی کے لیے بدر تک نہ آسکا اسنے یہ چاہا کہ اسی صورت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بدر پر حجاز میں تاکہ اسنے جہالت نہ ہو اسنے ایک شخص کو کہہ دیا کہ تمام تمہارے کی طرف بھیجا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر نہ بچائے کہ ابو سفیان نے بہت لشکر جمع کیا جو اور بدر پر آیا چاہتا ہوا اس شخص نے مدینے میں گئے اہل اسلام سے وہ بات کہی انھوں نے سنے کہ اَحْسَبُنَا اللّٰهُ وَلِغَمِّ الْوَكَيْلِ مَبِیْنِ اللّٰهِ کَافِیْ جَوَابِ حِیَابِ کام نہانے والا جو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع لشکر کو ڈیرہ ہزار آدمی تھے بدر کو تشریف لیگئے ابو سفیان اسے ڈر کے نہ آیا اور آپ نے مع لشکر چند روز وہاں مقام کیا اور وہاں اصحاب نے تجارت اموال بہت نفع حاصل کیا چنانچہ حضرت عثمان سے منقول ہوا کہ ہر دینار بر مجھے ایک دینار نفع ہوا ہر دینار سے خوش و محرم بے جنگ و رنج پھرتے یہ آتینَ الَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَلِغَمِّ الْوَكَيْلِ فَاثْقَلُوا مِنْهُمْ مِنَ اللّٰهِ وَفَضَّلْنَاكُمْ لِيَسْبَهُمْ سَوْءٌ وَّآتَمَعُوا بِرَفْعِ الْاَلِیْنِ وَاللّٰهُ دُوْ فَضَّلْنَا عَظِيْمَةً اِسْمَاعِلِ کے بیان میں ہیں

### فصل ثانی میں سرورِ حبیب کے بیان میں

جب مشرکین غزوہ احد سے پھر کے مین پہونچے سفیان بن خالد ہزلی ایمانی کچھ لوگ

عنه  
وہاں سے  
بدر پر  
لڑائی  
ہوئی  
ابو  
سفیان  
نے  
مدینے  
کی  
طرف  
رخ  
کیا  
اور  
بھگت  
کے  
کوروانہ  
ہوا  
آنحضرت  
صلی  
اللہ  
علیہ  
وسلم  
چند  
منزل  
تعاقب  
کر  
کے  
شہوت  
و  
عظمت  
مدینہ  
طیبہ  
کو  
دہس  
تشریف  
لے  
گئے  
تھے  
لہذا  
یہ  
غزوہ  
حجاز  
راہ  
لاسد  
کہلاتا  
ہے

قبیلہ قحط اور قارہ کے ساتھ لیکے واسطے تہنیت فتح کے پاس فریش کے کئے میں آیا وہاں  
اُس نے سنا کہ سلا فہ بنت سعلطہ بن ابی طلحہ کی زوجہ نے کُنکے چاہیئے اور شوہر طہین  
مارے گئے تھے یہ شہرت دی جو کہ جو کوئی عاصم بن ثابت کا سر لاوے میں اُسے  
سواونٹ بہت اچھے دون عاصم کے ہاتھ سے اُنکے دو بیٹے مارے گئے تھے پہلے  
سلا فہ نے نذر کی تھی کہ میں عاصم کے کا سنہ سر میں شراب پیوں گی سفیان بن خالد  
سواونٹوں کی طبع ہوئی اُس نے اپنے گھر بھر کے سات آدمی عضل در قارہ کے  
دریئے میں بھیجے انھوں نے بموجب کہنے سفیان کے یہ خریب کیا کہ عاصم بن سلمان  
ہو گئے اور حضور اقدس میں عرض کیا کہ ہمارے ساتھ اپنے اصحاب میں سے چند  
آدمی ساتھ کر دیجیے کہ ہماری قوم کو قرآن مجید سکھا دیں اور کوشش اس بات  
میں کی کہ عاصم کو آپ ساتھ کر دیں اور ثابت بن ابی الاقلح عاصم کے باپ کے گھر جا کر  
ٹھہرے اور عاصم سے بہت محبت کا اظہار کیا اُس نے کہنے کہ اگر خباب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
علیہ وسلم تھیں ہمارے ساتھ کر دیں تو بہت خوب ہو آخر کار آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے دس آدمی اُنکے ساتھ کر دیے اور عاصم کو اُنکا سردار کر دیا وہ سون آدمی  
ساتھ اُن ساتوں کے روانہ ہوئے جب درمیان عسکان اور کے کے آئے ایک  
اُن ساتوں میں سے فاجے سفیان بن خالد کو فہر دی وہ دو سو آدمی لے کر  
چڑھ آیا عاصم مع اپنے ساتھیوں کے فد فہر پر کہ ایک اونچا ٹیلہ تھا  
چڑھ گئے جب دشمن اُنکے قریب پہونچے عاصم نے اپنے ساتھیوں سے کہا  
کہ حصول شہادت کو غنیمت سمجھو اور سب لڑائی کے لیے مستعد ہونے کا فرما  
نے لگا کہ ہمارے لڑنے کا قصد نکرو تم ہمارے مقابلہ نہیں کر سکتے عاصم نے کہا کہ  
ہمیں مارے جانے کا ڈر نہیں دین کے لیے سر دنیا ہمارا کام جو کھارنے عاصم سے  
کہا کہ جلدی نکرو اور اپنی جان کو ہلاک نہ کرو ہم تمہیں امان دینگے عاصم نے

عاصم بن ثابت  
مقتولہ در قارہ  
وہاں سے گئے  
تواریخ حبیب آباد



اور زید کو صفوان بن امیہ نے بھوس بچا پس اونٹ کے لے لیا اسلئے کہ عبد بن ابی بک  
عوض کے زید نے اسے قتل کیا تھا مار ڈالے دونوں صاحب کے مین باہر ذلیقہ  
بہو بچے تھے ہانتظار گذر جائے اشہد حرم کے انھن قید کر رکھا صحیح بخاری میں ہے  
کہ خبیث نے ایک بار ہتھرو واسطے پاکی لینے کے حارث کے ایک بیٹے سے  
مانگ لیا تھا اسی حالت میں ایک لڑکا اسکا خبیث کے پاس جا پہنچا خبیث نے  
اسے اپنے زانو پر ٹھالیا اس عورت کو ڈر ہوا کہ یہ قیدی ہے کہین میں سے ہے گو اہ  
نہ واسلے خبیث نے کہا کہ مت ڈرو میں ایسا نہ کروں گا بچے کو قتل نہ کروں گا وہ عورت  
کہتی ہے کہ میں نے خبیث کو بہتر کوئی قیدی نہیں دیکھا میں نے خبیث کو حالت قید  
میں انگوکھاتے دیکھا اور اُن دنوں کے مین کوئی بیوہ نہ تھا اور خبیث زنجیروں میں  
قید تھے وہ انکو رزق اتنی غیبی تھا کہ خداے تعالیٰ نے خبیث کو بھیجا تھا بعد لڑکا  
ماہ اسے حرام کے موقع تنہا مین کہ خالی حرم سے جو خبیث اور زید دونوں کو سولی  
دی خبیث نے کفار سے کہا کہ مجھے اتنی مہلت دو کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں  
کفار نے مہلت دی حضرت خبیث نے دو رکعت نماز پڑھ لی مقتول بے گناہ  
کے لیے یہ نماز انھوں نے سنت قائم کر دی بعد ازاں انھوں نے یہ شعر پڑھا

وَلَسْتُ أَبَا لِي عِنِّي يَا مُسْلِمًا	عَلَى آتِي شَيْئًا كَانَ لِلَّهِ مَهْرًا عِي
وَدَخَلَ لَكَ فِي ذَاتِ الْوَلَدِ رَانَ كَفَامًا	يُبَارِكُ عَلَى أَهْوَائِ سِلْسِلَةٍ مَرْجَع

ترجمہ مجھے کچھ پروا نہیں جکی میں مارا جاتا ہوں مسلمان کسی کروٹ پر بھوندا  
کے لیے ہے میرا مارا جانا اور یہ قتل میرا خدا کے لیے ہوا اور اگر خدا تعالیٰ چاہے  
برکت کرے حضور با و بار کے مگروں میں خبیث کو سولی پر پڑھایا اور قبلے سے  
نہ پھیر دیا خبیث نے کہا کہ کچھ مضائقہ نہیں ہے فَاَبْنَاؤُكُمْ فَتَمَّ وَجْهُ اللَّهِ  
بجو خبیث کو کہا کہ اگر تم دین اسلام چھوڑ دو تو ہم تمھیں چھوڑ دین خبیث نے کہا کہ

میں نے

اگر تمام روسے زمین مجھے دین تو بھی میں اسلام سے نہ بھرون ایک جان کیا  
 سوجان اسلام کے قربان کافرون نے کہا کہ تمہارا جی چاہتا ہے کہ تمہارے بدلے  
 محمد کو سولی ہو اور تم اپنے گھر سلامت چلے جاؤ حبیب نے کہا کہ میرا دل ہرگز نہیں  
 چاہتا کہ میں نگہ میں ہوں اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پانوں میں ایک  
 کاٹنا چھینے پھر مقتولان بدر کی اولاد و اقارب چالیس آدمی نے نیزے سے ہر طرف سے  
 حضرت حبیب کے مارنے شروع کیے اُس وقت منہ حضرت حبیب کا قبلے کی طرف  
 ہو گیا انھوں نے کہا شکر خدا کا جس نے میرا منہ اُس قبلے کی طرف کر دیا جو اپنے  
 اپنے رسول کے لیے اور مسلمانوں کے لیے پسند کیا ہوا اور حضرت حبیب نے  
 کہا کہ اُمّی یہاں سب دشمن ہیں کوئی دوست نہیں کہ میرے سلام تیرے دوت کو  
 پہونچا دے تو ہی میرا سلام اپنے حبیب کو پہونچا دین بن اسلم رضی اللہ عنہ  
 روایت ہے کہ میں مجلس شرف میں ساتھ ایک جماعت اصحاب کے حاضر تھا  
 آپ پر آثار روحی ظاہر ہوئے بعد ازاں آپ نے فرمایا کہ حبیب کو کافرون نے  
 قتل کیا اور یہ جبریل امین اُسکا سلام مجھے پہونچاتے ہیں پھر آپ نے فرمایا  
 علیہ السلام و رحمۃ اللہ پھر حضرت زید کو سولی دی انھوں نے بھی پہلے دو  
 رکعت نماز پڑھی اور جیسی گفتگو کفائے حضرت حبیب سے کی تھی ویسی ہی  
 اُنسے بھی کی اور ویسا ہی جواب پایا حضرت حبیب کی نفس کو سولی پر ہی ٹکرا  
 حال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو فرمایا کہ کوئی ہے  
 حبیب کی نفس کو سولی پر سے اُتار لائے حضرت زبیر اور مقداد رضی اللہ  
 عنہما نے اس کام کا اقرار کیا اور روانہ ہوئے دن کو چھپ پستے اور رات کو  
 پلٹے یہاں تک کہ پاس نفس کے پہونچے چالیس آدمی محافظت کے لیے اطراف  
 دار میں سوتے تھے انھوں نے آہستہ حبیب کو سولی پر سے اُتار دیا اور گھوڑے پر

حبیب



رکھ کے لے چلے چالیس دن اُنکے قتل سے گزریے تھے بدن احکا و سیاہی تانہ  
تھا اور زخمون سے خون ٹپکتا تھا اور مشک کی خوشبو آتی تھی صبح کو قریش نے  
خبر پائی شتر سوار دوڑاتے جب پاس اُن دونوں صاحبون کے پہنچے حضرت  
زبیر نے نقش خبیب کی زمین میں رکھ دی فوراً زمین اُسے بھل گئی حضرت  
خبیب کو بلین الارص اس لیے کہتے ہیں حضرت زبیر نے کفار کی طرف منہ  
کر کے کہا کہ میں زبیر بن العوام ہوں اور مان میری صفیہ بنت عبدالمطلب ہے  
اور یہ میرے رفیق مقداد بن الاسود ہیں تمھارا جی چاہے تو تیرے لڑلو  
اور کمواتر کے تلوار نیزے سے لڑ لیں اور چاہو پھر جاؤ کفار پھر گئے حضرت  
زبیر اور مقداد نے حضور اقدس میں جا کے حال عرض کیا جبریلؑ نے  
جلس شریف میں آ کے بیان کیا کہ تمھارے اُن دونوں بارون کی فرشتوں  
میں تعریف ہو رہی ہے حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عاصم اور  
اُنکے ہمراہیوں کے قتل کا بڑا رنج ہوا اور عبد اللہ بن ابی سفیان کو اس  
قتل سفیان بن خالد لمعون کے امور کیا وہ سفیان کو پہچانتے تھے آپ نے  
اسکی شکل بیان فرمائی اور ارشاد کیا کہ اُسکے دیکھتے ہی تمھارے دل میں  
خوف آوے گا عبد اللہ بن ابی سفیان نے اجازت لی کہ جو جی میں آوے اُسکے سامنے  
کہیں اور تلوار لیکے روانہ ہوتے بعد قطع منازل لطن غزہ میں پہنچے وہاں  
اس کافر کو دیکھا اور موافق نشان دی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کے پہچانا اور اُسکے پاس گئے اُسنے پوچھا تم کون ہو عبد اللہ نے کہا  
کہ میں قوم خزاعہ میں سے ہوں میں نے سنا کہ آپ لشکر محمدؐ سے لڑنے کو تیار  
کرتے ہیں میں بھی حاضر ہوا ہوں کہ شریک ہوں اور بہت خوش آمد کی باتیں کہیں  
کہ سفیان بہت راضی عبد اللہ اُسکے خیمے میں داخل ہوئے اور موقع پر

سب سے پہلے  
تواریخ حبیب

لغات عربیہ  
تواریخ

لغات عربیہ  
تواریخ



دیے کہ چراگاہ کو لیجاوین اور خطہ حرام بن لمان کو دیا کہ نبی عام کو ہوجا دین حرام  
 دو آدمی اور ساتھ لیکے خطہ ہونچانے کو یا س عام بن طفیل کے لئے حرام جب متصل  
 اس قوم کے ہونچے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میں یہ پہلے جاتا ہوں اگر مجھے امان ہو  
 تم بھی آئیو اور امان جا کے حرام نے کہا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا  
 پیغام لیکے آیا ہوں مجھے اولے رسالت کے لیے امان دیتے ہو ایک کافر نے حرام کے  
 پس پشت سوا کے ایسا نیزہ مارا کہ دوسری طرف سے نکل آیا حرام نے کہا قُوتِ ذَرِیَّتِ  
 الْکَلْبِیَّةِ یعنی میں مقصود کو ہونچ گیا قسم ہوا کہ کعبہ کی اور عام بن طفیل نے نبی عام  
 واسطے لڑائی کے ساتھ اصحاب موصوفین کے کہا انھوں نے بغیال امان عام بن لک کے  
 قبول نہ کیا تب اس کافر نے قبائل سلیم اور عقیقہ اور ذکوان کے پاس آدمی بھیجے  
 بلایا اور لشکر انہو لیکر بیرونہ کو جا کے گھر لیا وہ اصحاب سے لڑے یہاں تک  
 کہ سب شہید ہو گئے حضرت عام بن فہرہ کہ غلام حضرت ابوبکر کے تھے اور حضرت  
 ابوبکر نے ابتداء اسلام میں انکو خرید کر کے آزاد کر دیا تھا اور ہجرت میں وہ بھی  
 رفیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے بھی شہید ہوئے اور انکی یہ کرامت  
 اس وقت نمایاں ہوئی کہ فرشتے انکی نعش کو آسمان پر لے گئے سب کافروں نے  
 یہ بات دیکھی حال حارث بن صہمہ اور عمرو بن امیہ جب انڈر چراگاہ سے پھیر کے  
 لائے دور سے غبار اپنے لشکر کی جگہ پر اور جانور اڑتے ہوئے اور کافروں کے  
 سنواروں کو کھڑا دیکھا آپس میں مشورہ کیا عمرو بن امیہ نے کہا کہ چلے اس حال  
 کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کریں حارث نے کہا نہیں شہادت  
 مفت ملتی ہو گا ہیکو چھوڑیں اور لوٹے یہاں تک کہ دو کافر حارث نے قتل کیے یہ بالآخر  
 کافروں نے دونوں کو اسیر کیا اور جان کی پناہ دی اس پر بھی حارث نے دو آدمی  
 اور قتل کیے اور شہید ہوئے اور عمرو بن امیہ کو عام بن طفیل نے پیشانی کے بال کاٹ کر

چھوڑ دیا اسکی مان کے ذمے ایک غلام کا آزاد کرنا تھا اسین جھوڑا عمرو بن امیہ کا محسوب  
 کیا عامر بن طفیل نے عمرو بن امیہ سے ایک ایک مقتول کو اہل اسلام کے پوجھا عمرو نے  
 ہر ایک کا حال بیان کیا کہا تمہارے یاروں میں کوئی کم تو نہیں جو عمرو نے کہا  
 کہ عامر بن غیرہ رضی اللہ عنہ نہیں ہیں کہا وہ کون تھے عمرو نے کہا کہ وہ جناب رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے سابقین اصحاب میں تھے عامر بن طفیل نے کہا کہ میں نے دیکھا  
 کہ انکو بعد قتل کے آسمان پر اٹھالے گئے حال قاتل حضرت عامر بن خیبرہ کا کیا  
 شخص تھی کلاب بن سے تھا جابر بن مسلمی نام وہ کہتا ہے کہ جب میں نے نیزہ عامر  
 کے مارا اور وہ پار ہو گیا عامر نے کہا فَرَقَهُ وَاللّٰهُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْيَمِّ اَلَا يَنْبَغِيْ  
 دیکھا کہ عامر کو آسمان پر لے گئے میں نے عامر کے کلام میں تامل کیا کہ کس چیز کو پایا  
 ضحاک بن صفیان کلابی سے جا کے پوجھا انہوں نے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ کفایت کو پایا  
 میں نے ضحاک سے کہا کہ اسلام مجھے تلقین کرو اور میں بسبب شہادتہ احوال حضرت  
 عامر کے سلمان ہو گیا اور ابوہریرہ عامر بن مالک کو اس قصے سے کہ اہلی امان میں ہے  
 پیچھے نے فوراً الاہبت رنج ہوا اور انہیں روزوں میں وہ مر گیا اور عامر بن طفیل کے  
 سر مجاہد ربعی بن ابی ہریرہ نے نیزہ مارا اس سے تو وہ نہ مرا مگر طاعون سے کہ ایک  
 پھوڑا بڑھی قسم کا اسکے نکلا تھا مر گیا اسے براہ حیات آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم کو کھلا بھیجا تھا کہ یا تو ملک مجھے بانٹ دو کہ ملک زمین نرم یعنی دیہات کا  
 اور جنگل تمہارے حصے میں رہے اور شہر میرے حصے میں یا مجھے اپنا خلیفہ بنو  
 وفات کے کرو نہیں تو میں بڑا شکر لاکے تم سے لڑوں گا جناب رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اَلْفِنِيْ عَامِرًا اَيَا اللّٰهُ تو خود کام تمام کر دے عامر  
 مجھ تک فوت نہ آوے تب وہ طاعون سے مر گیا حال عمرو بن امیہ صمہ  
 دمان سے پھرے راہ میں دو شخص مشرک نبی عامر کے انہیں لے عمر نے

ن دونوں کو قتل کیا دلی میں سمجھے کہ یہ بھی ایک طرح کا استقامت ہوا میں نے قتل سے سب اصحاب ہر مومن کو قتل کرایا تھا اور وہ دونوں اس شرک انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امان میں تھے اس بات عمرو بن امیہ کو خبر نہ تھی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس قتل کی نسبت کہ بظاہر واقع ہوا دیت بخوبی کی اور بنی عامر اور یو بنی نضیر ہم وعدہ تھے آپ کو منظور ہوا کہ بمشورت تمکے اس معاہدہ دیت کو طے کریں اور یہ امر سبب غزوہ بنی نضیر کا ہوا

۷۷

### فصل نوزین غزوہ بنی نضیر کے بیان میں

بعد تشریف آوری آپ کے مدینہ میں یہودی قریطہ بنی نضیر نے کہہ دیا کہ ایک ایک محلے میں باہر مدینہ کے رہتے تھے آپ سے عہد باندھا تھا کہ ہم آپ کے ساتھ موافق رہیں گے کچھ بدخواہی نہ کریں گے اور آپ کے دشمن کی مدد نہ کریں گے بعد قتل کرنے عمرو بن امیہ صمیری کے دو شرک بنی عامر کو جیسا کہ اوپر ذکر ہوا آپ اسطرح مشرت عامرہ دیت کو محکمہ بنی نضیر میں تشریف لے گئے اور ان سے اس معاملے میں کہا انھوں نے کہا کہ آپ ہمارے میمان تشریف لاتے ہیں ہم آپ کی ضیافت کریں گے آپ تشریف رکھیں بعد فراغت کھانے سے اس میں عرض کو نیلے اور آپ کو ایک دیوار کے تلے ٹھہرایا پھر ان ملاعین نے یہ تجویز کی کہ دیوار سے ایک چھر اڑھکا کر آپ کو قتل کریں اللہ تعالیٰ نے بوساطت جبریل علیہ السلام کے آپ کو اس بات سے مطلع کر دیا آپ وہاں سے اسطرح اٹھے جس طرح کوئی تھا جسٹ کے لیے اٹھا ہوا اور مدینہ کو روانہ ہوئے اصحاب ہمارے بھی جب آپ کی عاودت میں دیر ہوئی اور معلوم کیا کہ آپ تشریف لے گئے مدینہ کو چلے گئے آپ نے بنی نضیر کو گھلا بھیجا کہ تم نے ارادہ فرما دیا میرے لیے کیا تھا عذر اور نفیض عہد نصاریٰ طرف سے متحقق ہوا اس لیے تمہیں یہ حکم ہو کہ بیان سے نکل جاؤ ورنہ میں کی سکت ہر بعد دس دن کے جوئے گا اسکی گردن اسی جالی کی بیوہ نے نہ مانہ اور لڑائی

کے لیے تیار ہوئے تب آپ نے نبی نصیرہ لشکر کسی کی انکی گروہی کو جا کھرا اور مجھوڑ کے  
 انکی عافیت تنگ کی حال یہود کو درخت خرا کا متصل انکی گروہی کے تھے بہت  
 محبوب تھے مثل اولاد کے باین خیال کہ اگر یہ درخت کاٹ ڈالے جاوین تو انکی  
 روح برصدمہ ہوگا آپ نے حکم درقون کے کاٹنے کا دیا اصحاب نے درخت  
 کاٹنے شروع کیے بعضوں نے قسم عمدہ درخت کاٹے باین نیت کہ انکو لٹنے سے  
 کافرون کو رنج ہوگا اور بعضے اصحاب نے بُری قسم کے کاٹے باین نیت کہ انکو یقین  
 کامل اس بات کا تھا کہ اہل اسلام کی نفع ہوگی اور سب اہل نبی نصیرہ اہل اسلام  
 کے قبضے میں آوینے عمدہ قسم مسلمانوں کے لیے رنج ہے اللہ تعالیٰ کو  
 ودون فعل بمقتضای حسن نیت پسند ہوئے اور دونوں کو خداے تعالیٰ نے  
 ایسا حکم فرمایا مَا تَقَعْتُمْ مِنَ الْقَيْدِ أَوْ رَكَبْتُمْهَا فَإِنَّهُ عَنِ اللَّهِ وَأَمَّا زُكَّاءُ اللَّهِ  
 كَلَّا يُخَيِّبُهُمْ إِنَّهُمْ قَدَرُوا قُوَّةَ اللَّهِ فَأَسْلَفَتْ قُوَّتُهُمْ قُوَّةَ اللَّهِ فَكَفَّ اللَّهُ عَنْهُمْ  
 لِيُجْزِيَ الْفَاسِقِينَ جو کاشی تھے ایک قسم درخت خرا کی یا مجھوڑی قائم اپنی  
 جڑوں پر سو حکم خداے اور اسلیے کہ رسوا کرے نافرمانوں کو اور صحیح بخاری  
 میں ہے کہ آپ نے درختوں کے جلائے کا بھی حکم دیا تھا چنانچہ کچھ درخت مان جلائے  
 بھی گئے اسی بات میں حضرت حسان بن ثابت کا یہ شعر ہے وَهَانَ عَلَى سَرْدِ نَبِيِّ  
 لُؤَيٍّ حَرَمٌ نَزَّ الْبُشَيْرُ مِنْهُ سَطْرٌ تَرَجَمَ آسَانُ بُوَامِرٍ وَارَانُ نَبِيِّ لُؤَيٍّ پراگ لگا چنا  
 بویہ میں کہ شرا کے اٹکے اڑتے تھے بویہ اس جگہ کا نام جو جہاں درخت خرا بنی  
 نصیرہ کے تھے اور لُؤَيٍّ ہمزے سے ایک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 اجداد میں ہیں نبی لُؤَيٍّ انکی اولاد و مال انصار کے دو قبیلے تھے اور از خرنج نہیں  
 ہمیشہ باجم لڑائی رہتی تھی اور نبی قسم لفظ اُس سے ہم عمدہ اور نبی نصیرہ خرنج  
 سے اور ہر ایک انجو مہادی کی مدد کیا کرتے تھے عبداللہ بن ابی بن سلول بناف بن خرنج  
 سے تھا اسلیے درپردہ اسنے نبی نصیرہ سے وعدہ دیا کہ کیا تھا اور حال تنگ میں

لغیرہ روایت  
 درختوں کے جلائے  
 کا بھی حکم دیا

پہلے سو بہت قسلی کی باتیں کیا کرتا تھا اگر مدد نہ کر سکا جب نبی نصیر بہت تنگ ہو کر اٹھو جانے  
درخواست کی کہ اب ہمیں نکل جانے دو آپ نے فرمایا کہ اب یہ بات منظور نہیں مگر  
اس طرح کہ ہتھیار سب چھوڑ جاؤین اور جس قدر ہباب اُنکے چار پاؤں پر لڑ سکے  
لیکے مع عیال و اطفال جلا وطن ہو جاؤین مطابق اُنکے میوہ و ناسود و نان سے  
نکل گئے مکانوں میں سے کوئی کواریا کر ڈی یا کچھ اور چیز جو بہت اچھی جانی  
مکان توڑ کے کالے گئے اور بیب عجلت جانے کے مسلمانوں سے بھی انھوں نے  
مدد لی مسلمانوں نے بھی مکانات اُنکے توڑ کے اُنکی چیزیں نکال دیں ھو اللہ فی الخرج  
اللہ یُن کفر و امن اھل للکلب بن دیا رحمہ لا یدل الحشر ما ظننتم ان یموتوا  
وظنوا انھم ما ظننتمھم صوّ قھم من اللہ فاما ظنھم اللہ من حیث لہ یحبہوا  
وَقَدْ تَفِیْ قُلُوْبِهِمُ الرَّقِیْبُ یُخْرِیْوْنَ یُؤْتِھُمْ یَا کِیْلُ یُھِمُّمْ وَاَیْیْدِی  
اَلْمُؤْمِنِیْنَ نَاغِیْرُ وَاَیْ اَدِی اَکَا بَصْلِرْہُ اس آیت میں اسی معنی کا بیان ہے  
اور وہ لوگ جلا وطن ہو کے بعضے چیزیں جا بے بعضے شام میں اور بعضاں جبکہ

فصل دسویں غزوہ خندق و بیان میں

شروع غزوہ خندق کی یہ روک تھام کہ نبی نصیہ میں بڑا مفسد تھا جس چند ہزار  
یہود بعد جلائے وطنی کے خیبر میں جا رہا اور شب و روز اس فکر میں رہتا تھا کہ  
اہل اسلام سے اتھام لے اس لیے وہ اور چند مفسد کہ سب قریب بیٹے آدمی کے قتل کے کو  
گئے اور قریش کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائی کے لیے بوجہ دہنی مدد دا  
ندجرات کا آمادہ کیا اور اس بات پر باجم ان کے عہد شکن ہوا ابو سفیان نے جاہلہ ازادی  
سلح جمع کیے اور کئے سردانہ ہوا درجی وغیرہ یہود قبیلہ غطفان کو گئے اور انکو  
بھی بائیں وعدہ کہ ایک سال کے چوبارے خیبر کے تعین دینگے آمادہ پیکار سب اہل  
صلہ اور علیہ وسلم کا عینید رج حصن فزاری کی سردار غطفان کا تھا جس ابو قیلہ اور حذیفہ

کہ اس کے بعد اگلے روز منزل مہالطہ ان میں ابوسفیان سے جا ملے سپاہ شہزادہ کے  
 ہزار ہو گئے تھے مدینے کو روانہ ہوئے خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی صحابہ  
 اپنے مشورہ کیا حضرت سلمان نے عرض کیا کہ میں نے ملک فارس میں دیکھا ہے کہ جب  
 کسی شہر پر بھاری لشکر چڑھ آتا ہے جس کے مقابلے کی آہنیں طاقت نہیں ہوتی گرد  
 شہر کے خندق کھود لیتے ہیں اور اس کی پناہ میں آتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 یہ بات پسند ہوئی اور آپ خندق کھودنے کا پاس مدینے کو بجانب کہہ صلح کو حکم دیا اور  
 طرفین مدینے کی شہر پناہ کی دیوار اور عمارتوں سے حکم تھیں اس غزوے کو غزوہ خندق  
 اسی سبب سے کہتے ہیں اور غزوہ احزاب بھی کہتے ہیں بایں جہت کہ احزاب جمع حزب  
 کی ہے یعنی جماعت کو چونکہ کفار جماعتوں کو لیکر چڑھ آتے تھے لہذا یہ غزوہ غزوہ احزاب  
 کہلا یا حال خندق کے کھودنے میں جن صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے  
 ساتھ شریک تھے اور سب اصحاب مہاجرین و انصار خندق کھودنے میں بڑی محنت  
 کرتے تھے اور آپ کا یہ حال تھا کہ بھوک کے سبب سوتلے بیٹ پر تھہرنا بند نہ تھے  
 حضرت جابر نے یہ حال دیکھا اور اپنے گھر گئے اور اپنی زوجہ سے کہا کہ میں نے آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوکا پایا کچھ تدریر آپ کے کھانا کھلانے کی کرنی چاہیے انھوں نے  
 ایک صاع جو کا آٹا نکالا اور گوندھ کے خمیر کیا اور ایک کتری کا پیچ فرج کر لیا حضرت  
 جابر نے جا کے جبکہ یہ حضور میں عرض کیا کہ تھوڑا کھانا میرے بچہ کو دیا جا تو آپ شرفیت پلچین  
 اپنے چلا کے فرمایا کہ احوال خندق تمہارے لیے جابر نے دعوت کا کھانا پکوا یا ہو جلدی  
 چلو اور آپ نے جابر سے ارشاد فرمایا کہ جب تک میں نہ پہنچوں مانتی نہ آئیں اور  
 آنا نہ پکاوین حضرت جابر نے بڑھکر اپنی زوجہ سے کہا کہ کھانا تھوڑا اور آپ سب  
 اہل خندق کو لیے آتے ہیں انھوں نے کہا کہ آپ بہتر سمجھے ہیں اور حضرت  
 جابر نے حکم سنا دیا کہ مانتی قبل از شریف آوری آپ کے مت آثار پورا کرنا

تواریخ حبیبہ میں غزوہ  
 خندق کے بیان میں  
 دیکھا کہ کسی شہر پر  
 بھاری لشکر چڑھ آتا  
 ہے جس کے مقابلے کی  
 آہنیں طاقت نہیں ہوتی  
 گرد شہر کے خندق  
 کھود لیتے ہیں اور اس  
 کی پناہ میں آتے ہیں  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم کو یہ بات پسند  
 ہوئی اور آپ خندق  
 کھودنے کا پاس مدینے  
 کو بجانب کہہ صلح کو  
 حکم دیا اور طرفین  
 مدینے کی شہر پناہ کی  
 دیوار اور عمارتوں سے  
 حکم تھیں اس غزوے کو  
 غزوہ خندق اسی سبب  
 سے کہتے ہیں اور غزوہ  
 احزاب بھی کہتے ہیں  
 بایں جہت کہ احزاب  
 جمع حزب کی ہے یعنی  
 جماعت کو چونکہ کفار  
 جماعتوں کو لیکر چڑھ  
 آتے تھے لہذا یہ غزوہ  
 غزوہ احزاب کہلا یا  
 حال خندق کے کھودنے  
 میں جن صاحب رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 صحابہ کے ساتھ شریک  
 تھے اور سب اصحاب  
 مہاجرین و انصار  
 خندق کھودنے میں  
 بڑی محنت کرتے تھے  
 اور آپ کا یہ حال  
 تھا کہ بھوک کے سبب  
 سوتلے بیٹ پر تھہرنا  
 بند نہ تھے حضرت  
 جابر نے یہ حال  
 دیکھا اور اپنے گھر  
 گئے اور اپنی زوجہ  
 سے کہا کہ میں نے  
 آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو بھوکا  
 پایا کچھ تدریر آپ  
 کے کھانا کھلانے  
 کی کرنی چاہیے انھوں  
 نے ایک صاع جو کا  
 آٹا نکالا اور گوندھ  
 کے خمیر کیا اور ایک  
 کتری کا پیچ فرج کر  
 لیا حضرت جابر نے  
 جا کے جبکہ یہ حضور  
 میں عرض کیا کہ  
 تھوڑا کھانا میرے  
 بچہ کو دیا جا تو آپ  
 شرفیت پلچین اپنے  
 چلا کے فرمایا کہ  
 احوال خندق تمہارے  
 لیے جابر نے دعوت کا  
 کھانا پکوا یا ہو  
 جلدی چلو اور آپ  
 نے جابر سے ارشاد  
 فرمایا کہ جب تک  
 میں نہ پہنچوں مانتی  
 نہ آئیں اور آنا نہ  
 پکاوین حضرت جابر  
 نے بڑھکر اپنی زوجہ  
 سے کہا کہ کھانا  
 تھوڑا اور آپ سب  
 اہل خندق کو لیے  
 آتے ہیں انھوں نے  
 کہا کہ آپ بہتر  
 سمجھے ہیں اور  
 حضرت جابر نے حکم  
 سنا دیا کہ مانتی  
 قبل از شریف آوری  
 آپ کے مت آثار  
 پورا کرنا



ذبح کیا تو آپ تشریف لائے اور کھانے کے پاس جا کے آئے مین اور ٹانڈی مین  
 آپ دہن مبارک ڈال دیا اور دعا سے برکت کی پھر آپ نے جابر رضی اللہ عنہ سے  
 کہا کہ ایک روٹی بکھانے والی اور بلا لہو اور گوشت کی ٹانڈی جو ملے پر رہنے دو میں سے  
 گوشت نکال نکال کے پیالوں میں دو پھر آپ نے کھانا شروع کیا سب کے  
 ہزار آدمی تھے خوب سیر ہو کے کھایا اور ٹانڈی گوشت کی ویسی ہی جوش مارتی تھی  
 جیسے پہلے تھی اس میں گوشت ذرا کم نہوا اور آٹا بھی آٹا ہی رہا جتنا تھا سبحان اللہ  
 کیا برکت تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ پونے چار سیر آٹے کی روٹی ابو  
 ایک بکری کے بچے کے گوشت سے اتنے بہت آدمیوں نے سیر ہو کے کھایا اور کھانا  
 آٹا ہی رہا حال خندق کھودنے میں ایک پتھر ایسا آیا کہ صحابہ اس کو توڑنے سے  
 عاجز ہوئے حضور خود وہاں تشریف لے گئے اور بھاؤ ڈرایا کہ دل اپنے اس پتھر پر  
 مارا وہ ایک تھانی ٹوٹ گیا اور اس میں سے ایک بجلی جلی جس سے ایک عمارت  
 ملک شام کی نظر پڑیں آپ نے فرمایا اللہ اکبر خدا سے تعالیٰ نے ملک شام مجھے  
 دیا پھر آپ نے دوسری بار پتھر پر کدال مارا پھر بجلی جلی اور اس میں ایک عمارت  
 فارس کی نظر پڑیں آپ نے فرمایا اللہ اکبر خدا سے تعالیٰ نے ملک فارس مجھے  
 دیا پھر آپ نے کدال پتھر پر مارا پھر بجلی جلی اور عمارت ملک یمن نظر پڑیں  
 آپ نے فرمایا اللہ اکبر خدا تعالیٰ نے ملک یمن مجھے دیا اور وہ پتھر پاش پاش ہو گیا  
 ف یہ پیشین گوئی جو اپنے فرمانی مطابق اس کے واقع ہوا ملک یمن تو آپ کی حیات  
 میں ہی قبضے میں آپ کے آیا تھا مگر بسبب ارتداد مرتدین اور دعویٰ نبوت  
 اسود عیسیٰ کے اس میں خلل ہو گیا تھا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا عہد میں یہ خلل  
 رفع ہو گیا اور ملک شام اور فارس میں جہاد حضرت ابو بکر کے عہد میں شروع ہو گیا  
 تھا اور کچھ کچھ ملک اہل اسلام کے قبضے میں آ گیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں

پتھر

میں سے ایک بجلی جلی جس سے ایک عمارت ملک شام کی نظر پڑیں

سب سے پہلے

کل ملک میں اور کل ملک شام اور کل ملک فارس اہل اسلام کو قبضہ میں آیا حال  
 معینی بن خطیب یودی واسطے موافق کرنے بنی قریظہ کے ساتھ ابوسفیان اور ہزار  
 محلہ بنی قریظہ میں گیا راہ میں سے ہی ابوسفیان نے جی کو واسطے اس م کے رو کیا تھا  
 کعب سردار بنی قریظہ نے پہلے تو بہت اظہار ناخوشی کا اُسکے آنے سے کیا بلکہ اسکو  
 اپنے مکان کے اندر آنے کا اذن نہیں دیتا تھا اور دروازہ نہیں کھولتا تھا اور سبھی  
 اسکی آواز کے کما کہ یہ بڑا نحوس جو اپنی قوم کا توستیاس کھویا اب ہمارے تباہ  
 کرنے کو آیا جو لیکن اُسکے مکرو فریب کی باتوں میں اُسکے پہلے تو دروازہ کھولا پھر  
 نقص عہد پر ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور معرفت کفار پر حکم ہوا اور  
 کفار قریش اور احزاب کو کھلا بھیجا کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور سب بنی قریظہ ہر ایک  
 ساتھ متفق ہوئے حال بعد مرتب ہونے خندق کے آپ نے وہاں بیکسر پنا  
 قائم کیا اور لڑائی کا اہتمام کیا مشکوٰۃ شریف میں بروایت حضرت ابوسعید خدری  
 وارد ہے کہ ایک نوجوان انصاری کہ حضرت ابوسعید خدری کے مکان کو سامنے  
 اسکا مکان تھا بایں سبب کہ اسکا نیا بیاہ ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 اجازت لیکر خندق پر سے دو پہر کو آیا کرتا تھا ایک دن بوقت چلنے اسکو اپنے  
 فرمایا خالی ہاتھ مت جاؤ کچھ ہتھیار لے لو مجھے بنی قریظہ کا خوف ہو اس جوان  
 نیزہ اپنا لے لیا جب گھر پہونچا کیا دیکھا جو کہ زوجہ اسکی دروازے پر کھڑی ہو  
 جوان نے بقتضای خیرت چاہا کہ اپنی زوجہ کے نیزہ مارے اُسے کما کھڑی  
 ٹکرو اندر جا کے دیکھو کہ کس چیز نے مجھے نکالا ہے جوان اندر مکان کے گیا  
 دیکھا کہ اُسکے بچھونے پر ایک بڑا سانپ بیٹھا ہے جوان نے اس سانپ کو  
 نیزہ مار کے نیزے میں پرو لیا اور سانپ نے تڑپ کے جوان کو  
 کھاٹ کھا یا بچہ معلوم ہوا کہ وہ سانپ پہلے مرایا وہ جوان پہلے چھپنے

نقص عہد  
 نوجوان انصاری

عرض کیا کہ یا رسول اللہ دعا کیجیے کہ یہ جوان زندہ ہو جاوے اپنے فرمایا کہ جاؤ  
تجہیز و تکفین کے لئے دفن کرو پھر آپ نے فرمایا کہ مکانوں میں ایک قسم کے  
سانپ ہوتے ہیں کہ عوام کہلاتے ہیں جب سانپ مکان میں نمودار ہو تو وہی  
نہ مار دے تو تین دن اُس سے کہ دو کہ پھر نہ نکلیو پھر اگر وہ دکھلائی دے تو اُسے  
مار ڈالو آپ نے جو ان کے چلتے وقت ہتھیار لے لینے کو چہ نہ پایا کیا یہ بھی  
ایک نفع ہوا کہ جوان کو مکان پر پہنچتے ہی ہتھیار کی حاجت ہوتی حال  
جب لشکر کفار کا آپہنچا خندق دیکھ کے بہت متحیر ہوا اس لیے کہ عرب نے تو  
یہ صورت کبھی دیکھی نہ تھی اور متصل خندق کے خیمہ زن ہو کر تیر و سنگ سوار تھے  
رہے اور ہمیشہ خندق پر حملہ کرتے رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لشکر صحابہ  
انہیں بھی تیر و سنگ سوار نہ تھے اور ان کے حملوں کو دفع کرتے رہے کتب حدیث  
میں ہے کہ ایک بار سبب اُنکے یورش کے کہ آپ اُنکی مدد میں مشغول تھے  
پار وقت کی نماز میں آپ کی قضا ہو گئیں کہ آپ نے تہ قریب قضا کہیں نبی مقیم  
نماز کو پہلے اُسکے بعد اُنکے بعد الی مثلاً ظہر کی قضا کی پھر عصر کی پھر مغرب کی اور ایک  
عصر کی نماز آپ کی قضا ہو گئی آپ نے فرمایا مَلَّا اللَّهُ بِمُؤْتَهُمْ وَبِقُوتِهِمْ  
نَارًا لَمْ تَسْغُلُوا عَنْ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ یعنی قضا تعالیٰ کا فروغ ہے  
گھروں اور قبروں کو آگ سے بھرے جیسا آنھوں نے ہمیں نماز وسطیٰ سے کہ نماز  
عصر پر یا ز رکعات وسطیٰ کے سنی عربی میں بیچ والی کے بھی ہیں اور اُنکے بھی  
آیت حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ میں مفسرین نے لفظ  
وسطیٰ کو دو نونوں طرح تفسیر کیا ہے اور اس بات میں کہ نماز وسطیٰ کون ہو بڑا  
اختلاف ہے ہر نماز کی طرف لوگ گئے ہیں مگر حنفیہ کے نزدیک ترجیح ہی بات  
کو ہے کہ نماز عصر ہو چنانچہ شہابہ النظار میں لکھا ہے اور حدیث جو اوپر مذکور ہوئی

عربی میں ہے کہ ایک بار سبب اُنکے یورش کے کہ آپ اُنکی مدد میں مشغول تھے پار وقت کی نماز میں آپ کی قضا ہو گئیں کہ آپ نے تہ قریب قضا کہیں نبی مقیم نماز کو پہلے اُسکے بعد اُنکے بعد الی مثلاً ظہر کی قضا کی پھر عصر کی پھر مغرب کی اور ایک عصر کی نماز آپ کی قضا ہو گئی آپ نے فرمایا مَلَّا اللَّهُ بِمُؤْتَهُمْ وَبِقُوتِهِمْ نَارًا لَمْ تَسْغُلُوا عَنْ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ یعنی قضا تعالیٰ کا فروغ ہے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھرے جیسا آنھوں نے ہمیں نماز وسطیٰ سے کہ نماز عصر پر یا ز رکعات وسطیٰ کے سنی عربی میں بیچ والی کے بھی ہیں اور اُنکے بھی آیت حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ میں مفسرین نے لفظ وسطیٰ کو دو نونوں طرح تفسیر کیا ہے اور اس بات میں کہ نماز وسطیٰ کون ہو بڑا اختلاف ہے ہر نماز کی طرف لوگ گئے ہیں مگر حنفیہ کے نزدیک ترجیح ہی بات کو ہے کہ نماز عصر ہو چنانچہ شہابہ النظار میں لکھا ہے اور حدیث جو اوپر مذکور ہوئی

وہ کہتے تھے کہ  
عبداللہ بن  
عمر بن ابی  
سہل

صاف اس مطلب پر دال ہوا اور سچ والی ہوئے نماز عصر کی یہ وجہ کہ ایک طرف  
اسکے دو دن کی نمازین میں یعنی فجر اور ظہر اور دوسری طرف اسکے دو رات کی  
نمازین یعنی مغرب و عشا اور فضیلت نماز عصر کی یہ وجہ کہ حدیث صحیح میں ارہو  
کہ جبکی نماز عصر کی فوت ہو گویا کہ لڑکے بالے اسکے اور گھر بار کا حساب چھ گیا قاتل  
عمر بن عبدود ایک بڑا پہلوان شجاع مشہور تھا حتیٰ کہ لوگ اسے ہزاروں کے مقابل  
کہتے تھے اور ایک بار قافۃ قریش پر کہ تجارت کو گیا تھا قراق آ پڑے کہتے ہیں  
کہ بچا جس تھے اور عمر بن عبدود نے تنہا انکے مقابل ہو کے حملہ کیا سبھاگ  
گئے جنگ بدر سے زخمی ہو کر بھاگ گیا تھا اور اسے عمر کیا تھا کہ جب تک محمد  
صلی اللہ علیہ وسلم سے مقام نہ لے لوں گاتیل سر میں نہ ڈالوں گا سو عمر و مذکور  
خندق پر پورش کر کے آیا اور ایک جگہ تنگ خندق کی پانچے اور سے خندق  
کے اندر گھس آیا اور اسے مبارز یعنی مقابل واسطے لڑائی کے طلب کیا جب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حیدر کرار اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب  
رضی اللہ عنہ کو اسکی مبارزت کے لیے بھیجا اور انکے لیے دعائے محفوظی اور غائب  
آنے کی فرمائی اور ذوالفقار آنکو عنایت فرمائی جب حضرت علی رضی اللہ عنہ و  
مقابل ہوتے انھیں دیکھ کے وہ بہت ہنسنا حضرت علیؑ جو ان و کم عمر ہو گئے مگر  
تم لڑکے ہو تمہیں میں کیا مانتھو ڈالوں اور تمہارے باپ ابوطالب سو اور مجھے سوتی  
تھی تم میرے بھتیجے ہوتے ہو میں نہیں جانتا کہ تمہیں قتل کروں حضرت علیؑ نے  
فرمایا کہ میرا جی تو جانتا ہو کہ خدا یتعالیٰ کی رضا کے لیے تجھے قتل کروں مجھ تک  
حضرت علیؑ اس سے اس سے بھر گئے اور آپس میں تھمیا چلنا شروع ہوا اسکی تلوار  
حضرت علیؑ نے سپر پر لی مگر اس زور سے اسنے ہاتھ مارا تھا کہ سپر گئی او تھوڑا  
اسکا سر مبارک حضرت علیؑ میں پہونچا اور حضرت علیؑ نے ایسی تلوار ماری کہ سر اسکا دو



کہ اب اسکی کیا تدبیر ہے نعیم نے کہا کہ اب میری صلاح یہ ہو کہ تم قریش اور عطفان کو  
 کھلا بھیجو کہ تمہیں دو چار سردار یا اولاد سرداروں کی بطور اول کے دیوین کہ  
 تمہارے پاس رہیں تاکہ جب محمد تمہارا قصد کریں بغیر درت حفظ انجو سرداروں  
 یا انکی اولاد کے قریش عطفان کو تمہاری مدد کے لیے آنا فرور ہو اگر وہ ان کے  
 مان میں تو سمجھ لو کہ دل سے انکو تمہارا خیال جو نہیں تو وہ دل جو تمہارے دوست  
 نہیں یہودی قریش نے اس صلاح کو بہت پسند کیا اور کہا تم قریش سے ابھی  
 پیغام کرینگے بعد ازیں نعیم وہاں سے اٹھکے قریش کے پاس گئے ان سے پہلے اپنا  
 اخلاص اور نیخواہ ہونا ظاہر کر کے کہا کہ نبی قریش کی جتنے ایک خبر سنی ہے  
 بنظر خیر خواہی بیان کرتے ہیں وہ یہ ہو کہ نبی قریش محمد سے دربروہ مل گئے  
 ہیں اور انھوں نے اقرار کیا ہو کہ ہم قریش کی اب مدد نہ کرینگے اور محمد سے  
 انھیں کھلا بھیجا ہو کہ تمہاری طرف سے وہ دل ہمارا ہوا ہو گا جب تم قریش  
 میں سے کچھ عمرہ آدمی ہمارے ساتھ گرفتار کرادو گے سو نبی قریش فرمے  
 وعدہ کیا ہو کہ کسی بہانے سے ہم سرداران قریش میں سے چند آدمی طلب  
 کر کے تمہارے حوالے کر دینگے سو اگر وہ تم سے آدمی طلب کریں تم ہرگز نہ دینو  
 قریش نے یہ خبر سنے نعیم کی خیر خواہی کا حسان مانا اور نعیم وہاں سے اٹھ آئے  
 اور عطفان کے لولوں سے بھی یہی امر بیان کر دیا بعد ازاں قریش نے نبی قریش  
 کھلا بھیجا کہ ہمیں یہاں بڑے ہوئے بہت دن گزر گئے اب تم ہماری مدد  
 کے لیے آؤ تو کیا رگی طہ کریں اسکو جواب میں نبی قریش کی جانب سے یہی خبر  
 جو نعیم نے بتائی تھی پیغام آیا قریش نے سنتے ہی کہا کہ نعیم نے سچ کہا تھا حقیقت  
 میں نبی قریش محمد سے مل گئے ہیں اور صاف اس بات کو انکی قریش کو کھلا  
 بھیجا نبی قریش نے کہا کہ نعیم سچ کہا ہو حقیقت میں قریش نے اسکو ہر دو سو

۱۱ مندرجہ  
 قریش نے نبی قریش کو کھلا بھیجا  
 کہ ہمیں یہاں بڑے ہوئے بہت دن گزر گئے  
 اب تم ہماری مدد کے لیے آؤ تو کیا رگی طہ کریں  
 اسکو جواب میں نبی قریش کی جانب سے یہی خبر  
 جو نعیم نے بتائی تھی پیغام آیا قریش نے سنتے ہی  
 کہا کہ نعیم نے سچ کہا تھا حقیقت میں نبی قریش  
 محمد سے مل گئے ہیں اور صاف اس بات کو انکی  
 قریش کو کھلا بھیجا

اور قرار دیا کہ یہودی قریش اور قریش میں بھڑک گیا ف حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے لڑائی فریب جو مطابق اسکو حضرت نعیم سے واقع ہوا فریب اور جھوٹ گناہ نہیں بلکہ موجب ثواب جو ان قدر یعنی خلاف عہد کے کرنا دشمن اور کافر سے بھی درست اور جائز نہیں حال جب قریش اور احزاب کو زیادہ دن گذر گئے سردی شدت کی پڑنے لگی اور سبب موفقت نبی قریش کے اگلے سال سرد ہو گئے اللہ جل جلالہ نے ایک پروائی ہوا نہایت تند اور تیز بھیجی جس سے غیمہ کی رسیاں ٹوٹ گئیں بچھیں اکھڑ گئیں گھوڑوں نے لشکر میں جھوٹا کر دیا یا انڈیاں الٹ گئیں سردی اور صدمہ ہوا سے سب بہت گھبرائے ارادہ پھر جانے کا مصمم ہو گیا اس رات کو جبکہ باد تند کا لشکر کفار پر بہت صدمہ تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو فرمایا کہ کوئی جا کے احزاب کی خبر لاوے پھر اپنے بتعین خذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کو اس کام کے لیے مامور فرمایا سردی شدت کی جوڑتی تھی اس سے محفوظی کے لیے دعا فرماتی حضرت خذیفہ کہتے ہیں کہ بہرکت آپ کی دعا کے مجھے جانے آنے میں مطلق سردی نہ معلوم ہوئی بلکہ ایسا حال تھا کہ گویا میں حمام میں جلا جاتا ہوں اور آپ نے فرمایا کہ کسی پر ہاتھ نہ ڈالو خذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں متصل غیمہ ابوسفیان کے جا پہنچا باہر غیمے ابوسفیان کے آگ جلتی تھی اس سے ابوسفیان تنہا پاپ رہا تھا میرے جی میں آیا کہ ابوسفیان کے پیر ماروں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دست اندازی سے ممانعت فرمائی تھی لہذا میں نے قصد نہ کیا ابوسفیان نے لشکر کے لوگوں سے کہا کہ اس میدان میں پڑے پڑے تنگ آگئے ہیں سردی کی تکلیف ہو اسے تندرست یہ بلانا زل کی جو یہودی قریش نے بے وفائی کی اب یہاں ٹھہرنا ہرگز صلاح نہیں پھر لشکر میں اسطے کوچ کے بجار دیا حضرت خذیفہ نے پھر کے پھر حضور اقدس میں پہنچائی اور یہی

رات میں لشکر کفار چلا گیا سورہ احزاب میں اس غزوے کے حالات کا ذکر عوام اور  
 اہل بیت میں کیا گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَللّٰهُ عَلَیْكُمْ اَوْفٰی وَکَمَلُ عَمَلٍ  
 نَارِئُنَا عَلَیْکُمْ نِیْمًا وَتَوَدَّ اَللّٰهُ تَرَدُّدَکُمْ ہوا کہ اور ملا کہ کاما موبہ وادے  
 دفع لشکر کفار کے مذکور ہو حال صحیح بخاری میں جو جب لشکر کفار بھر گیا آپ نے فرمایا  
 کہ ان تَفَرَّقُوا حَتّٰی لَا تَرَؤُنَا ابِیْم اہم خبر جڑ جاوینگے اور وہم پر چڑھو نہ اونکا مطابقت  
 اس پیشین گوئی کے واقع ہوا کہ بغیر و خندق کے پھر کفار آپ پر لشکر نہ لگاؤ آپ ہی غزوہ مدینہ میں  
 لشکر لے گئے

اگرچہ اس میں کفار نے  
 آپ کو ہتھیار سے مارا  
 مگر آپ نے فرمایا  
 کہ ان سے لڑو  
 مگر نہ ہتھیار سے  
 نہ ہتھیار سے  
 نہ ہتھیار سے

فصل کیا درمیں غزوہ بنی قریظہ کے بیان میں

جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد فتح غزوہ احزاب وادے تھجائے میں تشریف لائے آپ نما  
 تھے تھو کہ حضرت برہنہ لائے اور آپ سے کہا کہ تھے ہتھیار رکھو لائے اور تھے ہی نہیں کھولے  
 خدا تعالیٰ کا حکم جو کہ نورانی قریظہ پر چڑھائی کر دے آپ نے یہ وقت روک لی لشکر کا حکم دیا اور  
 فرمایا کہ کوئی نماز عصر نہ پڑھے مگر بنی قریظہ کے محلے میں صحابہ وادیہ ہوئے راہ میں  
 آفتاب غروب نہ ہونے لگا بعضوں نے نماز پڑھ لی اور کہا مقصود حضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو جلد پہنچنا جو نماز کا قضا کرنا مقصود نہیں اور بعضوں نے نہ پڑھی بنی  
 قریظہ میں پہنچ کر قضا پڑھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حال سننے دونوں میں کسی پر  
 عتاب میں نیاف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطا ہے جہاں وہی میں مواخذہ نہیں ہوتا  
 دونوں میں سے ایک بیشک خطا پر تھے اور آپ نے عتاب نہ فرمایا اور نماز پڑھنے والے  
 خفیہ کے مشابہ ہیں اور قضا کرنے والے سافعیہ کے حال آپ نے منع لشکر بنی قریظہ کو  
 گھبراہ اور قاضیہ سمجھا تنگ کیا یہاں تک کہ انھوں نے گڑھی سے آتر ناچا نا بولیا تھا  
 سے کہ نہیں اوس سے تھی جو ساتھ بنی قریظہ کے ہمہ ہوا اس باب میں مشورت کی او  
 کہ کہ ہم اس بات پر آتر آوین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ہا کے لیے

۲۷  
 یہ فقہ صحابی تھے  
 جن میں سے ایک تھے  
 بنی قریظہ کے قاضی



حکم دین ہمیں منظور ہوا ابولبابہ نے کہا بہتر ہے کہ اس وقت ابوبکر نے برا تعذر رکھا اسلئے کہ آپ قتل کا حکم دینے پر اس وقت یہ سوچے کہ یہ مجھ سے برا تصور ہوا اور میں نے اللہ اور رسول کی خیانت کی وہاں سے روانہ ہو کے اپنی بیٹی مسیحی شریف کے ستون میں باندھ دیا اور کہا جب خدا تعالیٰ میری توبہ قبول کرے گی تب ہی کھلو گا پندرہ دن تک بندھے رہے ایک لڑکی انکی انھیں کھانا کھلا جاتی تھی اور جب ضروری کے لیے کھول دیتی تھی اپنے ابولبابہ کے بندھنے کی خبر سننے فرمایا کہ اگر وہ ویسے ہی میرے پاس چلے آتے تو میں انکے لیے آفتار کرتا لیکن جب ستون مسجد میں جا بندھے جب تک خدا تعالیٰ کا حکم نہ آدیکھا میں نہ کھولو گا بقصہ پندرہ دن دو بندھے رہے ترالہ جل جلالہ نے حکم آکھیا ہوا قی تصور کا بھیجا حضرت ام سلمہ کے حجرے میں تھے کہ سر کے وقت یہ حکم نازل ہوا اور حضرت ام سلمہ نے ابولبابہ کو بیکار کے خبر دی لوگ دوڑے کہ انھیں کھول دین ابولبابہ نے کہا کچھ کوئی نہ کھلے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے کھلو گا جب صبح کو آپ کھلے ابولبابہ کو اپنے دوست مبارک کو کھول دیا حال یام محاصرے میں ایک یہودی زوجہ نے کہ شوہر سے محبت رکھتی تھی کہا افسوس ہوا تیری جان بچتی نظر نہیں آتی تیری عداوت کا بہت فتن ہو یہودی نے کہا کچھ کیا رنج ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کو نہیں مارتے ہیں وندھی کہتے ہیں اسنے لہا بغیر تیرے مجھے صیبا پسند نہیں یہودی نے کہا کہ اگر تو جی ہو فلاں برج کے تلے کچھ مسلمان سوتے ہیں تو ادھر تیرا دھکا کے ایک مسلمان کو وارد ال کے قصاص میں البتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گئے یہ صورت البتہ میری جان کے ساتھ تیری جان کے جانے کی جو اس کا فرہ ایسا ہی کیا حضرت عائشہ کنی ہیں کہ جب نبی فریضہ قتل ہوئے ایک یہودی میرے حجرے میں بھی بھی ایک شخص نے اسے باہر بلایا وہ ہستی ہوئی اچھی اور کہا کچھ

ابولبابہ کا یہودی سے محبت رکھنے کا بیان

عائشہ کنی سے ایک یہودی کا

تو اسے خبیث آباد ۱۰۰ باب دوم فصل بارہویں قتل کعب بن شرف کی بیان

قتل کو بلائے ہیں بن نے کہا جاری شریعت میں عورت کو قتل نہیں کرتے تھے قصہ  
 اپنا بیان کیا مجھے اس بات کا برا تعجب ہوا کہ قتل کے واسطے ہستی اٹھال  
 بنی قرینہ نے گھر کے درخوست کی کہ ہم سطح اترنے میں کہ سعد بن حاذو جو ہمارے لیے  
 حکم دین ہمیں منظور ہو وہ صحابی انصاری قبیلہ اوس میں سے تھو جو بنی قرینہ کا حلیہ تھے  
 اور انکے غزوہ خندق میں تیرا تھ کی ایک رگ میں لگا تھا کہ خون بند نہیں ہو تھا ہوا  
 جناب اتھی میں دعا کی کہ اگر قریش سے آپکی لڑائی باقی ہے تو مجھے مہلت دے کہ میں  
 خوب میدان جنگ میں آئے لڑوں نہیں اس تیر سے میری شہادت ہو جاوے  
 لیکن اتنی مجھے مہلت ہو کہ میں بنی قرینہ کی بد عہدی کی سزا دیکھ لوں فوراً خون  
 بند ہو گیا جب بنی قرینہ انکے حکم پر راضی ہوتے بنی قرینہ کو یہ خیال تھا کہ جیسے  
 عبداللہ بن ابی نے اپنے ہم مددوں یعنی بنی تیفقاع کی رعایت کر کے جان  
 بچائی بھی رعایت کر لیں اور اس باب میں اور لوگوں نے بھی حضرت سعد سے کہا  
 لیکن انھوں نے التفات نہ کیا اور یہ حکم دیا کہ مرد نہیں کے قتل کیے جاویں اور عورتوں کے  
 نو نڈی غلام کر لیے جاویں اور مال جائداد انکا سب ضبط ہو آئے فرما کہ میں نے مطابق  
 حکم فرشتے کو حکم دیا اور آپنے چار سو یہودی قرینہ کو قبضہ مرد تھے قتل کروایا اور عورت  
 لڑکوں کو نو نڈی غلام کر لیا اور مال منقولہ وغیرہ سب اہل اسلام میں جہاں حکم خدا تھا تقسیم ہوا

### فصل بارہویں قتل کعب بن شرف کی بیان میں

کعب بن شرف ایک یہودی بڑا مالدار تھا اور وہ بھی نہایت ستمی شخص تھا صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے رکھتا تھا اور محمد بن مسلمہ صحابی انصاری اسکے قتل کے لیے مامور ہوئے  
 انھوں نے اجازت حاصل کی جو کچھ بنی مین آوے کہیں کچھ کعب بن شرف کو پاس گئے  
 اُس سے آئے ایک رابطہ قدیم تھا آپنے پوچھا کہ کیسے آئے انھوں نے کہا  
 کہ ضرورت کچھ قرض لینے کی ہو جیسے شخص یا ہوا اشارہ طرف جناب سوال اللہ

یہ قصہ اگر وہ کہتے ہیں  
 بنی مین سے تھا اور ان  
 کے لکھا کہ ان غزوہ  
 اعدائے انھوں نے غزوہ  
 دوم سے ان کے ایک  
 لکھا کہ ان غزوہ  
 دوم سے ان کے ایک

صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا تب ہی ہم لوگوں کو بھی زیر بار ہی ہر عیشہ سے منع فرما دیا  
 دے بڑے ہیں کعب نے کہا کہ آئندہ زیادہ اس کے رکھنے سے پیشانی چاہل کر دے  
 یعنی ایسے نکال کیوں نہیں دیتے محمد بن مسلمہ نے کہا کہ اپنے عہد اور بات کا  
 خیال ہر ایسے اسی کا چھوڑ دینا مناسب نہیں معلوم ہوتا ابھی چند روز بیتہ ہیں  
 چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے شکایت کی کعب  
 رضی ہو بعد ازین قرض کے باب میں اس نے کہا کچھ رہیں گے لیے لے آؤ آخر گفت  
 میں یہ باب قرار پائی کہ محمد بن مسلمہ نے کہا کہ کچھ ہتھیار میں رہیں گے لیے شام کو  
 لے آؤ گنا شام کو محمد بن مسلمہ مع ابو نائلہ کہ رضاعی بھائی کعب کے کعب کے  
 مکان پر گئے وہ اس وقت اندر مکان کے زنانے میں تھا انھوں نے اہلکویا  
 اس نے ارادہ باہر آنے کا کیا اسکی زوجہ نے کہا کہ تم مت جاؤ اسلے واز سے خون  
 چلتا جو صحیح بخاری میں اسی قدر ہے اور بعضے روایات میں ہو کہ اس نے بہت  
 مبالغہ منع کرنے میں کیا اور لپٹ گئی مگر کعب نے نہ مانا اور کہا کچھ اندیشہ میں  
 میرا دوست محمد بن مسلمہ اور رضاعی بھائی میرا ابو نائلہ جو اپنے کام کے لیے آئے  
 ہیں لکھا ہو کہ وہ عورت کا بہنہ تھی آواز سنتے ہی اسے معلوم ہوا کہ یہ لوگ بارہ  
 قتل آئے ہیں انقصہ کعب باہر آیا اور محمد بن مسلمہ کے ساتھ سوا ابو نائلہ کے  
 تین آدمی اور تھے صحیح بخاری میں ان تین آدمیوں کا نام ابو عبس بن حجر  
 اور عارث بن ادس اور عباد بن لیشہ لکھا ہے اور اس کے آنے سے پہلے محمد بن  
 مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے یہ صلاح کر رکھی تھی کہ میں بالوں  
 میں ماتہ لگانے کے بجائے سے کعب کے بال بکروں گاتب تم اسکا سر  
 کاٹ لیجو کعب کے بیٹھا اچھے کپڑے پہنے خوشبو لگائے تھا محمد بن  
 مسلمہ نے کہا کہ تم تو اس وقت خوب مسخرے پاکیزہ معلوم ہوتے ہو خوشبو

خوب تھا کہ بدن سے نکلتی ہوئی کھانسی لگا کہ میرے پاس عورتیں بہت پاکیزہ ہیں  
اس لیے اچھی اچھی خوشبو میرے لگتی ہو انھوں نے کہا کہ تمہارے سر کے بالوں میں  
بہت اچھی خوشبو آتی ہو اگر اجازت ہو تو میں تمہیں ایک سو گھونٹوں کی کماہت  
اچھا محمد بن سلمہ نے اس کے بال اتار دیے اور سو گھنٹے لگے اور ساتھیوں کو سو گھنٹے  
پھر دوسری بار سو گھنٹے کی اجازت لی اور پھر خوب مضبوط اس کے بالوں کو پیرھا  
اور پھر ایہیوں سے کہا کہ لو انھوں نے کعب کا سر کاٹ لیا اور حضور اقدس میں  
آکے خبر کی اور سر ناپاک کعب کا آپ کے قدموں کے تلے خاک مذلت پر ڈال دیا  
آپ بہت خوش ہوئے مراجع النبوة میں لکھا ہے کہ پہلا سر جو زمانہ اسلام میں کٹا  
حضور اقدس میں آیا یہ سر تھا اور بھی مراجع النبوة میں ہے کہ بوقت سر کاٹنے  
کعب کے حارث بن ادس کے انہو ساتھیوں کی ہی تلوار سے زخم آیا تھا اور خون  
جاری تھا جناب رسول اللہ علیہ وسلم نے اس زخم کو ہاتھ سول یا فوراً اچھا ہوا

مجلس

### فصل تیرہویں قتل ابورافع یہودی کے بیان میں

ابورافع ایک یہودی تھا سوداگر بڑا مالدار ایک گرمی میں خیر کے متعلق  
رہتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت صداوت رکھتا تھا لوگوں کو آپ  
لڑنے کی ترغیب دیتا تھا اور اس باب میں مدد کرتا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے عبداللہ بن عقیل رضی اللہ عنہ صحابی انصاری کو چند آدمی  
انصار بے سردار کر کے اسکے قتل کو بھیجا قریب شام کے عبداللہ بن عقیل رضی اللہ  
عنہ متصل اسکی گرمی کے پہنچے اور اپنے ہمراہیوں کو کہا کہ تم ٹھہرو میں اکیلا  
جاتا ہوں اگر ڈھب لگیگا تو چپکے سو گھنٹے ابورافع کا کام تمام کر دینا جب اس کے  
دروازے کے پاس پہنچے معلوم ہوا کہ کوئی گدھا لگ گیا تھا اسکی تلاش کے لیے کچھ  
لوگ شغل لیے کھلے تھے یہ ان لوگوں میں مل گئے جب وہ لوگ دروازہ میں داخل

مجلس  
ابن عقیل  
نشان  
فصل تیرہویں

ہونے لگے یہ باہر دروازے کے سامنے اس طرح بیٹھ گئے جیسے کوئی ہیشاب کو بٹھا کر  
 دربان سمجھا کہ کوئی گزرمی کا آدمی جو کہا اسی بندہ خدا جلد آئیں کو اڑندہ کرنا ہوں عبد  
 بن عتیک دروازے میں داخل ہو گئے کہتے ہیں کہ میں ایک گدھے کے تھان میں  
 چھپ رہا اور دربان نے جہان کنجیان رکھ دی تھیں انھیں میں نے دھیان لکھا  
 جب وہ سو رہے تھے وہ کنجیان اٹھا لین اور رافع کے پاس کہ بالا خانے میں  
 تھا دیر تک قعدہ گو قعدہ کتار کا جب وہ خاموش ہوا میں بالا خانے پر گیا اور وہاں  
 دروازے کو کھولتا تھا اندر سے بند کرتا جاتا تھا کہ کوئی باہر سے نہ آسکے اور رافع  
 اپنے عہد میں سوتا تھا مجھے معلوم نہ ہوا کہ کہاں جو میں نے بکارا اسی اور رافع  
 وہ بولا اگلی آواز پر میں نے تلوار نکالی تو اس نے کچھ کام نہ کیا اور رافع نے ایک بیچ  
 ماری اور میں اس مکان سے باہر ہو گیا اور ذرا ٹھہر کے پھر مکان کے اندر چلے  
 میں نے آواز بدل کے کہا کہ کیا جو اور رافع کیوں آواز کی آئے کہ نہ اپنی جھون  
 ابھی کسی نے مجھ پر کیا تب میں نے بڑھکے اسکے پیٹ پر تلوار رکھنے میں غور  
 دہانی کہ بیٹھ کی ہڈیوں تک پہنچ گئی اور میں وہاں سے دروازے کھولتا ہوں  
 چلازینے پر سے اترتے ہوئے چاندنی رات میں سمجھا کہ زمین اگنی بانوں دھو کر  
 بڑھاکے رکھا میں گریہا پڑی کی ہڈی پیری لوٹ گئی میں نے پگڑی بھاڑ کر  
 جی چوٹ پر باندھی اور دروازے سے نکل کر گزرمی کے متصل ٹھہرنا بایں بارہ  
 کہ جب خوب تحقیق معلوم ہوئے گا کہ اور رافع مر گیا تب یہاں سے چلوں گا  
 جب صبح ہوئی تب میں نے سنا کہ قلعے کے برج پر فوج کرنے والی عورت نے بکارا  
 النبی آباد رافع تاجر اہل لچکا زفر موت سناقی ہوں میں اور رافع تاجر اہل جہانکی  
 تب میں نے وہاں سے چلے اپنے ہمراہیوں کے پاس پہنچے قتل اور رافع کی  
 خبر دی اور کہا تم جا کے حضور اقدس میں یہ خبر پہنچاؤ میں بھی آتا ہوں اور نذرناک

لکھناؤں نے جلد پوچھا اور سب نے حضورؐ کی آپ بہت خوش ہوئے آج پورے کی قصبہ  
ہست مبارک پھر فوراً بند کی گئی یا تو انہیں باہل اچھا ہو گیا لیا کہ گو اب بھی جیت نہیں گئی تھی

محبوب گزہ

## فصل چودھویں قصبہ افک کے بیان میں

شہدہ

نبیؐ کو قانع زبان ہجرت کے قصبہ افک ہوا انکے تھے بہن جھوٹھ اور رحمت مکمل کے  
حضرت عائشہؓ کو رحمت منافقین نے لگائی تھی اور بعضے تخلصین بھی براہ نادانی  
اس میں شریک ہو گئے تھے شرح اس قصے کی یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
سلم غزوہ مدینہ میں اور اسی کو غزوہ بنی المصطلق بھی کہتے ہیں تشریف لے گئے  
تھے اور حضرت عائشہؓ آپ کے ساتھ تھیں ایک ہودے میں سوار ہو کر تھیں  
بعد فراغت کے اس غزوے سے پھرتے وقت ایک دن رات کو قضاے حاجت  
کے لیے اٹھیں باہر گئی تھیں ایک مہرہ انکے گلے میں تھا وہ کہیں ٹوٹ پڑا رہا  
اسکی تلاش کو پھر گئیں تلاش میں اسکی دیر لگی لشکر کو ج کر گیا جو آدمی ہو کر  
اٹھانے اور اونٹ پر رہنے کے لیے مقرر تھے انھوں نے خالی ہودے  
اونٹ پر رکھ دیا حضرت عائشہؓ ان دنوں کم عمر بہت ہلکی دہلی تیلی تھیں اس  
سبب سو خالی بھرے ہوئے کی اٹھانے والے کو تمیز نہ ہوتی حضرت عائشہؓ مہرہ  
پاکے پھر کے لشکر میں جب پہنچیں دیکھا کہ لشکر روانہ ہو گیا جو بدن پر کمر لپیٹ  
وٹان لیٹ رہیں اور سو گئیں ایک صحابی کہ صفوان مطلق انکا نام تھا انکو آج  
حکم تھا کہ جب لشکر روانہ ہو لے تب وہ چلیں اور سب لشکر کے آخر میں سمجھا دیا  
ہوتا تھا کہ جو چیز بدلتی ہو تو انکو لیتے آویں وہ وٹان پہنچے حضرت عائشہؓ کو  
اس حالت پر دیکھا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون چلا کے کہا حضرت عائشہؓ انکو  
آواز سے جگ پڑیں اور منہ چھپا لیا اور صفوان نے اپنی اوشنی بھلائی حضرت عائشہؓ  
اس پر سوار ہو تین صفوان نے ہمارا اوشنی کی کپڑی اور لشکر میں حضرت عائشہؓ



کچھ لطف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انہو آپ پر کم باقی تھی جب میں مان کے گھر  
 آئی ایک دن آپ نے وہاں کے روتے دیکھے فرمایا کہ اے عاتشہ اگر تجھے کنا نہیں ہو جو  
 تیری پاکی خدا تعالیٰ ظاہر کر دینگا اور اگر کنا ہو تو یہ کر لے اللہ غفور رحیم جو میں نے  
 انہو آپ کو کہا کہ تم آپ کی بات کا جواب دو انہوں نے کہا میں نہیں جانتا کہ کیا جواب دوں پھر  
 میں نے اپنی ماں سے کہا کہ تم اس کا جواب دو انہوں نے بھی کچھ جواب نہ دیا اور میرا تسویم کہنے  
 میں نے کہا کہ میں خوب جانتی ہوں کہ تم لوگوں نے جو بات سنی ہے کہ تمہیں یقین ہو گیا ہے اگر میں  
 کہوں گی کہ میں بیگناہ ہوں اور خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں بیگناہ ہوں تو تمہیں یقین ہو گا  
 اور اگر میں اقرار کر دوں گی حالانکہ میں بیگناہ ہوں تو تم لوگ یقین کر لو گے میرے حال کے  
 مطابق بات یہوسف کو باپ کی جو نصیحت تھی **يَا يَوْسُفُ إِنَّا أَنَا الْمَلِكُ** علیٰ ہذا تصدیق ہے  
 اب صبر ہی اچھا اور اللہ کی مدد جا ہیے تمہاری باتوں پر مارے غم کے ہوتے حضرت یہو یوسف  
 علیہ السلام کا نام انکی زبان پر نہیں آیا اس لیے انھیں یوسف کا باپ کہا حضرت عائشہ رضی  
 اللہ عنہا کہ میں اپنی ایسی حقیقت نہیں سمجھتی تھی کہ میرے لیے قرآن مجید میں وحی نازل ہو سکے  
 مجھے یہ گمان تھا کہ میرے معاملے میں خواب کو طریقہ پر آپ کو اطلاع میری خبری کی جاوے گی  
 لیکن اللہ تعالیٰ کی کرمی کہ آپ وہیں تشریف رکھتے تھے کہ وحی آپ پر نازل ہوتی تو  
 نازل ہونے وحی کے آپ پر ایک حالت ہوتی تھی کہ لوگ پہچان جاتے تھے آؤ وحی کو آؤ  
 جاؤ اس کے دنوں میں آپ کو عرق آجاتا تھا جب وہ حالت آپ کو پہنچتی ہوتی تھی آپ نے اس  
 فرمایا کہ اے عاتشہ خدا تعالیٰ نے تمہاری پاکی اور صفائی نازل فرمائی اور سورہ نور کی آیت میں  
**إِنَّ الَّذِي جَاءَ بِكَ لَا كَذِبَ فِيهِ** مسئلہ آخر کو عرض کیا کہ پھر سنا میں میں سنا آئی بھلائی  
 میری ماں نے کہا کہ آپ کے پاس جاؤ میں نے کہا کہ ہوتے تو میں انہو اللہ کا ہی شکر  
 کرتی ہوں پھر آپ نے جاکے ان لوگوں کو جنہوں نے یہ طوفان برپا کیا تھا اور میں نے یہ  
 تھے طلب کر کے اسی اسی در سے حد فزوں کو لگوائے وہ ایسے حالات کو واقع ہوئے میں

سہ ماہی و بیرون ملک  
 کو دن سے دوکان  
 بنا یا ایک عمارت  
 تو میں سے اس وقت



معاملات انبیاء و اہل بیت میں بہت حکمتیں ہوتی ہیں بعضے شروع صحیح بخاری میں قصہ افک کی حکمتیں شمار کی ہیں اور بہت کھسی ہیں بخلاف ان کے ایک یہ ہے کہ سبب ہوا نازل ہونے پر لعین عائشہ رضی اللہ عنہا کا قرآن مجید میں دوسری یہ کہ جو مصیبت یونین کو پہنچتی ہو سبب ہوتی ہو بڑے ثواب و رفع درجات کا اور ایسی حکمت غلط محض سے متہم ہونا بڑی مصیبت ہو دوسری یہ کہ حال مومنین کا ایسے معاملات میں منکشف ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کے بیان سے واضح ہو جاوے کہ مسلمان کی شان ایسے معاملات میں مقتضی اس بات کو ہے کہ کہیں شیطان نہ آئے خدا تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ اور مکان نیک رکھیں اور کہیں یہ بات ہماری زبان پر لانیکی قابل نہیں اور یہ بات کھلی کھلی جھوٹ ہو جو بھی یہ کہ ہمیشہ یگینا ہمسلمانوں کو جب آپ کو کوئی جھوٹی تہمت لگے ذریعہ تسلی ہوا جو دل کو سمجھا لیں کہ جب جناب مطہرہ سی پاکدامن پر لوگوں نے تہمت لگائی تو ہماری کیا حقیقت ہو یا جوین یہ کہ ایسا مصیبت زدہ باقتدار حضرت عائشہ کے صبر جمیل کرے کہ سوا روز نیکے اور مجر و نیاز کے بجناب اینروی اور مدد مانگنے کے اس سے اور کوئی بات حضرت عائشہ سے ظہور میں نہ آئی حال حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سطح بن امانہ قرابت تھی وہ انکی خالہ کے بیٹے تھے اور فلس تھے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کچھ خرچ انکے لیے مقرر کر دیا تھا جب افک میں وہ شریک ہوئے حضرت ابو بکر صدیق نے وہ خرچ دینا موقوف کر دیا اور قسم کھائی کہ انھیں خرچ ندین یہ آیت اس باب میں نازل ہوئی وَكَأَيُّ آلِ آدَمَ الْأَفْضَلُ مِنْكَ وَالشَّعْبَةُ أَنَّ يَوْمَئِذٍ أُولَى الْقُرْبَى وَالْمَسْكِينُ وَالْمُهَاجِرُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْلَمُوا وَلْيَعْلَمُوا أَصْحَابُ الْأَتْحَابِ أَنَّ يُفْرَقَ اللَّهُ لَكُمْ مَا وَاللَّهُ عَزَّ وَجَدَّ فَحَفِظَهُ حضرت صدیق نے یہ آیت لکھا کہ اللہ تعالیٰ کی قربت کی تمہیں اور جو سبیل کا کارکن ہو

فصل نپدرھوین آیت تیمم کے بیان میں



باب دوسراں سو میں مصحفیہ کے بیان میں ۱۰۹

توالیخ عجیب آید

دُعا کے بعد پوچھنے حدیبیہ کے پانی کی بہت قلت ہو گئی مجھ پر نئے  
 عرض کیا کہ سولے اتنے پانی کے کہ ایک نظر میں نہ آوے آپ کے سامنے تھا لشکر  
 سطلق پانی نہیں آپ نے دست مبارک اُس برتن میں رکھا پانی دوستان سے  
 گلیوں کے مانند چٹوڑ کر جوش مارنے لگا سبھوں نے پانی پی لیا اور وضو کر لیا حضرت  
 جابرؓ سے کہ ماویٰ اس حدیث کے ہیں لوگوں نے پوچھا کہ تم سب کتنے آدمی تھے  
 جابرؓ نے کہا اگر لاکھ آدمی ہوتے پانی کفایت کرتا ہم پندرہ سو آدمی تھے حال  
 یک پانی سے متعلق معجزہ مقام حدیبیہ میں یہ بھی ہوا کہ پانی جاو حدیبیہ میں نہ تھا آنجو  
 نونین کے کنارے پر بیٹھ کر ایک برتن میں پانی منگو اور وضو کیا اور کلی اُس پانی میں  
 لے کے دعا کی اور وہ پانی کنوئین میں ڈال دیا اور فرمایا کہ تھوڑی دیر میں جاؤ سو  
 بس کنوئین میں آنا پانی ہو گیا کہ سب آدمی اور جاو سیراب ہو گئے اُسے پتے ہے  
 ورجتک لشکر وہاں رہا پانی کم نہوا اور اسی سے پتے رہے حال بعد اقامت  
 آپ کے حدیبیہ میں کفار کو امر اسی بات پر رہا کہ آپ کو کئے میں داخل ہونے دینا  
 اور عمرہ کرنے دین بدیل بن ورقاء خزاعی آپ کے لشکر میں آیا اور قریش کا لشکر  
 مع کر کے آمادہ جنگ ہونا بیان کیا آپ نے فرمایا کہ ہمیں لڑنا ہرگز منظور نہیں ہر  
 ہم مرت عمرہ کرنے کو آئے ہیں اور قریش سے یہ کہہ دینا چاہیے کہ ایک مدت  
 گزار دیکے ہم سے صلح کر لیں کہ اس مدت تک میں اور کافروں سے لڑتا رہوں  
 اُرمین غالب آؤں تو وہ بھی اگر چاہیں اور وں کی طرح میری اطاعت کر لیں  
 ورجو میں مغلوب ہوں تو مطلب ہنگام حاصل ہوگا اسنے جا کے قریش سے کہا  
 کہ میں نے محمد اور اُنکے اصحاب کو دیکھا وہ عمرہ کے لیے آئے ہیں انکار کرنا  
 ہرگز مناسب نہیں اور پیغام آپ کا ادا کیا مگر قریش مجھ کو نہ دے وہ بدو  
 نقضی آپ کے حضور میں آیا اور اس باب میں گفتگو کرنے لگا اُنٹاے گفتگو میں

لیکن آئے گئے کہا کہ ابو محمد یہ لوگ جو تمھارے پاس جمع ہیں انکا بھروسہ کیا ہے  
 تمھیں چھوڑ کے بھاگ جائیں گے حضرت ابو بکر صدیق کو یہ مقولہ اسکا بہت ناگوار ہوا  
 انھوں نے کہا اَمَّا مَعْصُومٌ بِظَرِّ اللّٰہِ اَلْفَرَعَنْدُ جِس بظلال کا کیا ہم ایک چھوڑ  
 بھاگ جائیں گے حضرت ابو بکر صدیق نہایت غصے سے بیتاب ہو گئے لہذا محسن بان  
 لائے نظر کہتے ہیں بارہ گوشت کو جو عورت کی فرج کے اوپر ہوتا ہوا نہی میں  
 اسکا نام مشہور ہو کر وہ نے کہا کہ یہ کس نے بات کہی پھر جب اسے معلوم ہوا  
 کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تب اسے کہا کہ اگر تمھارا احسان مجھ پر نہ ہوتا  
 جسکا میں نے بد لانا نہیں کیا ہو تو میں تمھیں جواب دیتا حالت گفتگو میں عروہ  
 ریش مبارک پر بار بار ہاتھ اپنا پہنچاتا تھا منیر بن شعبہ اس کے ہاتھ میں کتھی  
 تلوار کی مار تے تھا اور کہتے تھے کہ اپنا ہاتھ دوڑ رکھ عروہ نے حضرت منیر سے کہا کہ  
 ابھی تک تیری مفسدی کی اصلاح سے میں فارغ نہیں ہوا ہوں اور تو مجھے اپنا  
 دیتا ہوا اور ایک قصہ یام جاہلیت میں حضرت منیر کا ایک قوم سے لیا ہوا تھا  
 کہ عروہ نے بشکل اسکی اصلاح کی اور عروہ نے احوال اصحاب کا بخوبی ملاحظہ کیا  
 اور جا کے قریش سے کہا کہ میں نے بادشاہوں کے دربار اور ان کے تابعین کو دیکھا ہے  
 جیسا محمد کے اصحاب کو جان نثار اور تابعدار پایا کسی بادشاہ کے تابعین کو نہیں  
 دیکھا اگر محمد کا آب و دہن یا آب بینی کسی پر ٹپ جائے یا جو ان پر بدن پر مل لیتے ہیں او  
 آب و دھو کو اس طرح تیر کا لیتے ہیں کہ قریب ہوتا ہو کہ آئینہ آئینہ میں کٹھن اور جس  
 کام کو آپ فرماتے ہیں ہر ایک جھپٹتا ہوا اور چاہتا ہو کہ میں یہ حکم بجالاؤں اور آپ کو  
 طرف ننگ گاہ سے نہیں دیکھتے پست آواز سے آپ کے سامنے باتیں کرتے ہیں اور  
 مشورت عروہ نے قریش کو صلح کی دی حال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 تجویز کی کہ اپنی طرف سے کوئی شخص قریش کے پاس بطور سفارت کے بھیجیں

عروہ  
 بن مسعود  
 رضی اللہ عنہ

باب دسرا حاصل ہو طہورین صلیح حدیث کے بیان میں ۱۱۱

تواریخ حبیب آباد

حضرت عمرؓ سے جانے کو بطور سفارت کہا انھوں نے عرض کیا کہ قریش کی عداوت مجھے معلوم ہو چکے ہیں معاملہ اٹکانا ہے گا پھر حضرت عثمانؓ کا بھیجنا قرار پایا انکا وزارت اور حمایت کرنیوالے قریش میں بہت تھو حضرت عثمانؓ قریش میں پہنچے اور پیغام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ادا کیا وہ اتنے ہی محبت پیش آئے لیکن اس بات پر کہ عمرؓ کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مین آئے دین ہرگز راضی نہیں تھے حضرت عثمانؓ نے کہا کہ اگر تم جاہو طواف کرو پھر میں تم منع نہیں کرتے حضرت عثمانؓ نے کہا کہ مجھے ہرگز ایسا نہ ہوگا کہ بے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرہ کروں ہنصو بخ ہنصوین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض کیا کہ عثمانؓ کو خوب موقع ملا خوشی خاطر عمرہ کرنے آئے فرمایا کہ عثمانؓ بے ہارے ہرگز عمرہ نہ لکے پھر لشکر میں خبر مشہور ہوئی کہ حضرت عثمانؓ کو کفار نے مار ڈالا شیطان نے یہ خبر لشکر میں بکھار کے کہ مدی آپؐ غیر شکست جلال و غضب میں آئے اور ایک درخت سمرہ کے تلے بیٹھ گئے اپنے سب اصحاب سے بیعت اس بات پر لی کہ جب تک جان باقی ہو کفار سے لڑینگے اور مٹھ نہ موڑینگے سب اصحاب نے کمال خوشی سے بارادہ جان شاری بیعت کی اپنے بائیں دست کی بیعت خدا تعالیٰ کی جناب میں بہت معقول ہونے والی تھی اور اہل بیت کو دعا جاتا کرتے والے تھے حضرت عثمانؓ کو بھی اس بیعت میں شریک کر لیا اور فرمایا کہ عثمانؓ خدا و رسول کے کام میں گئے ہیں اور اپنا ایمان ہاتھ سے نہ ہٹا کر رکھا اور کہا کہ یہ ہاتھ میرا عثمانؓ کے لیے ہوا اور حضرت عثمانؓ کی جانب سے بیعت کر لی خدا تعالیٰ اس بیعت سے بہت راضی ہوا اور قرآن مجید میں اس باب میں آیت بھی ہے لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُكَ مَعَهُ لِنَافِكَ أَنْتَ حَتَّىٰ تُصَرِّقَ عَلَيْهِمْ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْكِتَابَ عَلَيْهِمْ وَأَتَانَهُمْ فَرِحُوا بِرَبِّهِمْ وَأَتَانَهُمْ كَثِيرًا مِّنْ دُونِهَا وَكَانَ اللَّهُ غَرَضًا حَكِيمًا ۝۱۰ جَعَلَ اللَّهُ تَعَالَىٰ رَضَىٰ هُوَ الْمُسْلِمُونَ نون سے جب بیعت کرتے تھے سے درخت کے

د. محمد بن عبد الوہاب

لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم  
خالد بن عبد الله بن محمد بن خالد

اللہ تعالیٰ نے جو آگے دلوں میں تھا یعنی اخلاص قلبی کو پھر آپارا اطمینان اور حسن  
 انہر اور انعام میں دمی آنکو ایک فتح نزدیک اور بہت سی شہمتیں کہ لینے تھیں قریش  
 اللہ زبردست حکمت والا ف فتح نزدیک سومر ادفع خیر جو کہ بعد صلح حدیبیہ کے  
 بلا فصل ہوئی اور اس بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہیں اسلئے کہ رضوان نبی خود کوئی  
 انہی اس بیعت کو سبب و حاصل ہوئی اور عافریں بیعت رضوان صحابہ میں بہت  
 ممتاز ہیں جیسے اہل بدر اور سب کے لیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 بشارت جنت کی دمی جو حال قریش کو جب بیعت مذکورہ کی خبر ہوئی تھے  
 اور سبیل بن عمرو کو حضور اقدس میں بھیجا اور آخر کار بواسطت سہیل کے صلح  
 ٹھہری بایں شروط کہ اہل سال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمیر عمرہ کے  
 پھر جاویں سال آئندہ میں اگر عمرہ کریں مگر ہتھیار ساتھ نہ لائیں سوا کھوار و کڑ  
 کہ وہ بھی قراب میں ہوں قراب کہتے ہیں اس علاقہ کو جو میان سے اوپر ہوتا ہوا اور  
 تین دن سے زیادہ نہ ٹھہریں اور دس برس مدت صلح کی ٹھہری اس حد میں فیما بین  
 حوائی نہو اور جو کوئی حلیف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو اس قریش  
 نہ کریں نہ اسکے مخالف کی مدد کریں اور خلفائے قریش سے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم ایسا ہی معاملہ کریں حلیف کہتے ہیں عہد موافقت یا مذہنے والے کو خلفاء کی حج جو  
 اور دکان نبی بکرا اور نبی خزانہ و قبیلے قحوظ اعدہ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 محمد ہوئے اور نبی بکرا ساتھ قریش کے اور جو کوئی قریش کی طرف کا مسلمان  
 ہو کے مدینہ کو جاوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب قریش طلب کریں نبی  
 اور جو کوئی مسلمانوں سے مرتد ہو کے قریش کے پاس چلا آوے اسکو قریش  
 پھر نہ دین یہ سب شروط جو کہ جب مراد کفار قریش اور مسلمانوں کے دینے کی  
 تھیں اکثر صحابہ کو کہ ملو شجاعت اور غیرت سے تھو اور نظر انکی ان حکمتوں کو جو

ایسی صلح میں تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوج لی تھیں نہیں پہنچی تھی تب  
 ناگوار ہوئیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اس بات میں بہت طیش کھایا  
 اور حضور اقدس میں جا کے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ پیغمبر خدا نہیں ہیں آپ نے  
 فرمایا بیشک ہوں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا ہم حق پر اور دشمن ہمارے قبل پر  
 نہیں ہیں آپ نے فرمایا کیوں نہیں کہا پھر ہم ایسے دہ کے کیوں صلح کریں یعنی  
 آپ بیشک پیغمبر خدا ہیں پھر ہم لوگ با آنکہ ہم ابھی پیغمبر خدا کے اور سوج نصرت الہی  
 کے ہیں کفار سے دہ کے صلح کیوں کریں آپ نے فرمایا کہ میں بیشک رسول خدا کا ہوں  
 اور اس کے خلاف حکم نہیں کرتا ہوں پھر انھوں نے کہا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ ہم  
 خانہ کعبہ کو پہنچنے کے طواف کرینگے آپ نے فرمایا کہ میں نے تم سے کیا یہ کہا تھا کہ  
 اس سال میں حضرت عمر نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کہ سال آئندہ میں آکا طور ہوگا  
 اور عمر رضی اللہ عنہ نے یہ شرط کہ ہماری طرف سے جو انہیں جانے اسکو وہ پھر  
 ندیں اور آئے آدمی کو ہم پھیر دیں سنتے ہی تعجب کر کے حضور میں عرض کیا تھا کہ  
 آپ اس شرط پر بھی راضی ہوتے ہیں آپ نے مسکرا کر فرمایا کہ ہماری طرف کا  
 جو مرد ہو کے امن جانے گا ہمارے کس کام کا ہو اسکے پھر لینے میں ہیں کیا نفع ہو  
 انہیں کا جو ہم میں آویگا اور ہم اسے پھیر دیں گے اللہ تعالیٰ اسکی کچھ سبیل کر دیگا  
 حضرت عمر نے پھر جا کے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے گفتگو کی اور اسے  
 بھیج دیا وہی جواب سنا ہر بات کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا  
 حال صلح نامہ لکھنے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے ارشاد  
 فرمایا کہا کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم سبیل نے کہا کہ ہم جن کو نہیں  
 جانتے یا سیمات اللہم لکھو مسلمانوں نے کہا سیم اللہ الرحمن الرحیم ہی  
 لکھینگے یا سیمات اللہم نہ لکھینگے آپ نے فرمایا کہ یا سیمات اللہم ہی لکھ دو اور

کہا لکھو لھذا ما قامنی علیہ محمد رسول اللہ و القریش پہ صلح نامہ جو قیامین  
 محمد رسول اللہ اور قریش کے سبیل نے جو با فی صلح تھا کہا کہ ہم محمد کو اگر رسول اللہ  
 جانتے تو انکو فائدہ کبہ سے نہ روکتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے  
 آپنے فرمایا کہ میں رسول اللہ بھی ہوں اور ابن عبد اللہ بھی ہوں حضرت علی سے  
 کہا کہ لفظ رسول اللہ محو کر کے بن عبد اللہ لکھ دو حضرت علی نے کہا کہ میں لفظ رسول  
 محو نہ کر دوں گا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہو دست مبارک سے لفظ رسول اللہ  
 کو محو کر کے بن عبد اللہ لکھ دیا آپ می تھے ہوت کلمہ دینا آپ کا ان الفاظ کو بطور  
 معجزے کے ہوا پھر صلح نامے کو دست کر کے سپر گواہان طرفین کے انتخاب کی  
 گرائیں حال سبیل بن عمر با فی صلح کا بیٹا کہ ابو جندل اسکا نام تھا مسلمان ہو گیا تھا  
 اور اسکے باپ نے اسے مکہ میں پابز نجیر کر رکھا تھا وہ بھاگ کے لشکر اسلام میں  
 آیا سبیل نے کہا کہ اسے ہین دے دو تب صلح قائم رہی نہیں تو صلح نہیں رہیگی  
 آپنے ابو جندل کو دے دیا ابو جندل نے مسلمانوں سے کہا کہ اوجہ امت مسلمین  
 مسلمان کو مشرکین کے حوالے کیے دیتے ہوا اہل اسلام خلاف شرع صلح کے کچھ  
 کرنے سکے اور حوالہ بخدا کیا کہ انکے لیے کوئی سبیل کر دے حال بعد ہفتام صلح کے  
 آپنے حکم دیا کہ اونٹ ہدی کے ہمیں قربانی کر ڈالو اور بال موٹا ڈالو صحابہ نے  
 کہ اس صلح سے بہت دل تنگ اور کمال ملول تھے قربانی کے لیے اٹھنے اور سر  
 موٹا لانے میں تاخیر کی آپ اس تاخیر سے ملول ہو کے زمانے میں تشریف لے گئے  
 حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ ساتھ تھیں سبب ملا کا پوچھا اپنے بیان فرمایا  
 انھوں نے عرض کیا کہ آپ اپنی ہدی قربانی فرما دیں اور حجامت ہو آئیں بعد اسکے  
 پھر کسی کو مجال متعلق نہوگی اپنے ٹکٹے اپنی ہدی کو قربانی فرمایا اور حجام کو بلایا  
 تب سب صحابہ و انبی اپنی ہدی کو قربانی کیا اور سر موٹا حال بعد قرع کے قربانی



ہدی اور طلق سے آپ نے بجانب مدینہ کوچ فرمایا راہ میں سورہ انا فتحنا نازل ہوئی اور اس سورت میں خدا تعالیٰ نے بشارت فتح کے کی اور فتح خیبر کی اور فرمادی بیعت ہوا اور بہت تعریف اصحاب کی نازل فرمائی اور وعدہ جنت کا ان کو لایا نازل فرمایا اور آپ بہت خوش ہوئے راہ میں اونٹ پر سوار اس سورت کو بخوشی اچھائی کمال خوشی سے پڑھتے تھے انا فتحنا لک فتحنا امیننا بیشک جنت فتح دی تھیں فتح ظاہر اکثر مفسرین کے نزدیک اس سے فتح مکہ مراد ہو کر بعد ہونے نقص ہو کر اسی صلح حدیبیہ کو امور میں اپنے لشکر کشی کی اور مکہ فتح ہوا اور بعض مفسرین نے لکھا ہو کر اس فتح سے صلح حدیبیہ ہی مراد ہو کر وہ سبب بہت فتوحات اور برکات کا ہوئی حال وہ شرط صلح جو اصحاب کو بہت ناگوار تھی یہی یہ کہ جو مکہ سے مسلمان ہو آوے اسکو بوقت طلب کفار کے حوالے کریں ایک عجیب ننگ لائی ایک شخص ابو بصیر نام تھا مسلمان ہو کے مدینے میں پہونچا کفار قریش نے دو آدمی لے کر اپنے بیٹھے اپنے ساتھ کر دیا راہ میں سببی مقام ذی الحلیفہ میں کھانا کھانے ٹھہرے ابو بصیر ان دونوں میں سے ایک کی تلوار دیکھ کر کہا کہ تمھاری تلوار تو بہت اچھی معلوم ہوتی ہو دیکھو تو سہی اسنے تلوار دیکھنے کو دی ابو بصیر نے اسی تلوار سے اسکو مالک قتل کیا اور دوسرے کا ارادہ کیا وہ بھاگا بھاگتے بھاگتے مسجد شریف میں پہونچا آپ نے دیکھ کر فرمایا کہ ڈرا ہوا معلوم ہوتا ہو اسنے کہا میرا ساتھی مارا گیا امیرا بھی یہی حال ہوگا اتنے میں ابو بصیر بھی دہان پہونچے آپ نے فرمایا کہ عجیب لڑائی کا بھڑکانے والا ہو خوب ہوتا جو کوئی اسکا ہوتا یعنی مددگار اس ارشاد میں یہ آیا تھا کہ بھاگ جاوے اور کے میں جو مسلمان کافروں کے پاس ہیں وہ اس سے جا ملین وہ بھاگا کہ اگر میں ٹھہروں گا آپ مجھے بیشک پھر پھر دینگے وہ دہان سے چل دیا اور ایک جگہ پر کہ آدھر سے قافلہ قریش کے گذرا کرتے تھو جھٹھا

مقتضیٰ ابوبصیر  
جو بھاگا راہ میں

پھر جو مکہ میں مسلمان ہوا وہیں پہونچا ابو جندل بھی وہیں جا ملے یہاں تک کہ ستر  
 آدمی اور بیٹھے کہتے ہیں تین سو آدمی ابو بصیر کے ساتھ ہو گئے آدھ سے جو قافلہ  
 کفار قریش کا کھلتا لوٹ لیتے کفار کو مار ڈالتے قریش بہت تنگ ہوئے اور جناب  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور میں کہلا بھیجا کہ ہم شرط ابی سے درگزر ہے  
 آپ ہاری قرابت کا لحاظ کر کے بطور صلہ رحمہ ہر باقی کریں کہ ان لوگوں کو  
 وہاں سے بلو الین اپنے بلا بھیجا جو وقت نامہ مبارک حکم طلب پہونچا ابو بصیر  
 جو سب سے پہلے پہونچے تھا اور سردار اس جماعت کہتے ہو وقت حالت خزع میں تھے  
 انھوں نے ہاتھ میں لے لیا اور جان بحق تسلیم کی اور سب مسلمان مدینہ میں چلے آئے

### فصل سترھویں غزوہ خیبر کے بیان میں

بعد رونق افروزی حضور اقدس کے مدینہ میں حکم تیار کیا کہ اسلئے غزوہ خیبر کے  
 نافرما ہوا اور صحابہ میں چرچا ہوا کہ خدا تعالیٰ نے فتح خیبر کا اور غنائم کثیرہ کا وعدہ کیا ہے  
 یہودیوں مدینہ میں باقی تھے بہت جلد جکا کسی مسلمان پر قرض آتا تھا اسے  
 تقاضا سے شدید کیا عبداللہ بن ابی حدرد صحابی انصاری پر ابو سحیم یہودی کے  
 پانچ درم آتے تھے اسنے تقاضا کیا صحابی موصوف نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے فتح خیبر کا  
 وعدہ کیا ہے جب ان کے غنائم میں مجھے مال ملیگا تب تیرا قرض بھی ادا کروں گا اس  
 یہودی نے کہا کہ خیبر کا حال درجہ کا سا نہ سمجھو خیبر میں دس ہزار درجنی ہیں صحابی نے  
 خوب اس یہودی کو زجر کیا اور کہا کہ مرد دو تو بہن جاوے دشمنوں سے ڈراتا تو حضور  
 اقدس میں ناشی ہوا عبداللہ نے مقولہ اس یہودی کا حضور اقدس میں عرض کیا  
 اپنے زیر لب کچھ فرمایا پھر عبداللہ سے ارشاد کیا کہ قرض اسکا ادا کرو اسی وقت  
 عبداللہ نے ایک کپڑ اپنے کپڑوں میں سے بیجا قیمت تین درم اور دو درم ایک  
 صحابی سے قرض لیکر قرض اسکا ادا کیا سلمہ بن اسلم نے کپڑا انھیں دیا وہ کپڑا لے

سلسلہ حبیب آباد  
 شہرہ افروز

غزوہ خیبر کو گئے وہاں بہت ضیعت اٹکنا تھی اور ایک عورت فریبہ اسی ابو نعیم  
یہودی کی انھیں ملی انھوں نے اسے بہت قیمت کو بیجا حال آپ مع لشکر خیبر  
جا پہنچے خیبر یوں کو پہلے سے خبر پہنچ گئی تھی اور پہرہ رکھتے تھے اور سوا مسلح  
بہر شب قلعے سے نکل کر گشت کرتے تھے اس دن سب سو گئے صبح کو قلعے دروازہ  
کھول کر آلات زرعت لیکر نکلے تھے کہ لشکر ہمایوں کو دیکھا دیکھنے والے نے کہا کہ  
لما محمد والنجاشی یعنی محمد مع پورے لشکر آپہنچے فنجیس پورے لشکر کو  
اسیے کہتے ہیں کہ پورا لشکر وہ ہوتا ہے جس میں باپچون ٹکڑے لشکر کے ہوں مقدمہ  
ساقہ یمتہ بسترہ قلب مقدمہ کہتے ہیں آگے کے لشکر کو اور ساقہ پشت (لشکر کو  
اور یمتہ دہنی طرف والا اور بسترہ بایں طرف والا اور قلب بیچ کا لشکر جس میں غار  
ہوتا ہے یہ لکے وہ لوگ جھٹ پٹ قلعے میں گھس گئے اور دروازہ قلعے کا بند کر لیا  
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاصرہ کیا سات قلعے خیبر میں تھے سب  
قلعے بدریچ مفتوح ہو گئے مگر بقیہ قلعے والے خوب لڑے حال ایک قلعہ اڑ تھا  
آپ نے ایک دن شام کو فرمایا کہ کل ایسے شخص کو میں نشان دوں گا کہ خدا اسے  
دوست رکھتا ہے اور وہ خدا کو دوست رکھتا ہے اور خدا اس کے ہاتھ پر فتح و کامیابی  
لوگ منظر تھے کہ یہ دولت کسے نصیب ہو آپ نے حضرت علی کو جو جہاد پسند عارف  
در چشم کے حاضر نہیں ہوئے تھے لوگوں نے یہ عذر انکار کیا کہ انہیں بلوایا  
جب وہ آئے آپ دہن مبارک اُٹکی آنکھوں میں لگا دیا فوراً انھیں اُٹکی جمی ہوئی  
اور نشان اُٹک دیا اور قلعے پر یورش کے لیے فرمایا حضرت علی مع لشکر متبعین  
قلعہ پر گئے اور خوب لڑائی سخت کی اور مر جب نام ایک یہودی بڑا شجاع مشہور  
تھا اُٹکواتے ہی حضرت علی نے مقابلے میں قتل کیا اور اس ن سات آدمی زمین اور  
دلا اور یہود کے حضرت علی کے ہاتھ سو قتل ہوئے حال کتب تواریخ میں ہر حالت لڑائی میں

بدرمحل

تواریخ حبیب الہ



وہیں تشریف لائے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے آنے سو بہت خوش ہوئے اور استقبال کر کے حضرت جعفر سے معافۃ کیا اور انکی پیشانی چومی اور فرمایا کہ میں کہ نہیں سکتا کہ میں فتح خیبر سے زیادہ خوش ہوا یا جعفر کے آنے سوا اور حضرت ابو موسیٰ شعریٰ مع اشعریین کے بھی خیبر میں آئے اسی کشتی پر جس پر حضرت جعفر آئے تھے اور حضرت اسماء بنت عمیس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اور دن کی ایک ہجرت ہو اور تمہاری امو کشتی والو دو ہجرتیں ہیں فوج دو ہجرتوں کی ظاہر کہ وہ کشتی مہاجرین حبشہ کی تھی پہلے مکے سے غنہ کے کوچہ ہجرت کر گئے تھے پھر وہاں سے مدینہ کو ہجرت کر آئے اور ابو موسیٰ اور انکے ہمراہیوں کو بسبب ہمراہی مہاجرین حبشہ کے یہ شرف حاصل ہوا حال ایک یہودیہ نے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نام اسکا زینب بنت حارث تھا خیبر میں گوشت بکری کا کھا بھیجائے سن لیا تھا کہ آپ کو بکری کی دست کا گوشت بہت پسند ہو سوائے دست ہی کے گوشت میں زہر داخل کیا اور حضور اقدس میں بھیجا آنچو ایک لقمہ منہ میں ڈالا اور فرمایا کہ اس دست نے مجھے کہ دیا کہ مجھ میں زہر ملا ہو ایک صحابی نے اس گوشت میں سے کچھ کھا لیا تھا انکا انتقال ہو گیا آپ نے اس یہودیہ کو بلا کے پوچھا اُس نے کہا کہ میں نے زہر اسیلے دیا تھا کہ اگر آپ پیغمبر بنوئے ہم آپ کی آفت سونجات پاؤنگے اور جو پیغمبر ہونگے آپ کو معلوم ہو جائے گا اور کچھ فر فر ہو گا اور آپ نے اسے چھوڑ دیا اور لبصون نے لکھا ہو کہ اسے قتل کیا خوش اسی صحابی کے جو مر گئے حال عرب کے جنہاں گدھے کا گوشت کھایا کرتے تھے کچھ ہانڈیاں چوٹوں پر چڑھی تھیں آپ نے پوچھا کیا پکنا ہو عرض کیا گدھے کا گوشت آپ نے فرمایا یہ حرام ہو اور ہانڈیاں انکے اوردین اور سے کر لیے بھی غزوہ خیبر میں منع فرمایا چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت علی رضی اللہ

وہیں تشریف لائے

وہیں تشریف لائے

عندہ سے روایت ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمودیت حدیث تحریر  
متعد کی حضرت علی سے نقل کی ہو لیکن متعدد غزوہ اوطاس میں پھر مصلح ہوا تھا پھر حرام ہو  
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ متعدد حرام ہو قیامت تک یہ حدیث صحیح مسلم میں موجود ہے

### فصل شجاعین عمر القضاہ کے بیان میں

بعد ایک مدت سال کے مصلح حدیبیہ کو حسب شرط مصلح مذکور آپ واسطے عمر القضاہ کے  
کے کو مع اصحاب کو تشریف لیگئے اور آپ نے حکم فرمایا کہ سفر حدیبیہ میں جو ساتھ خود غزوہ  
چلین کے میں پہنچے عمر کیا وہاں حضرت ہیمو نہ بنت حارث سے نکاح کیا بعد اس  
دن کے قریش نے اتفاق کیا کہ حسب شرط آپ کو چ کر جاوین آؤ فرمایا کہ میں اگر شہر  
ماؤن تو تم کو لو لنگی دعوت بطور ولیمے کے کروں آنحضور نے کہا کہ میں تمہاری دعوت  
منظور نہیں آپ کو چ کر جاوین آپ وہاں سے اسی دن مدینے کو روانہ ہوئے

### فصل انیسویں اسلام خاں بن ابولید اور عمرو بن العاص اور عثمان بن طلحہ کو بیان میں

و قانع زبان ہجرت سے بعد مصلح حدیبیہ کے ایک یہ جو کہ خالد بن ابولید اور عمرو بن العاص  
اور عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ تھے کہ صاحب مفتاح کعبہ تھا کہ سے مدینے میں آگئے  
شرف باسلام ہوئے آپ نے انکے آنے کے باب میں ارشاد کیا تھا کہ کے نے اپنے جگہ  
گوشتے میرے کو پھینک دیے مشکوہ شریف میں حضرت عمرو بن العاص سے روایت ہے  
کہ جب میں اسلام لایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کے واسطے ہاتھ دراز  
فرمایا میں نے ہاتھ کھینچ لیا اپنے پوچھا کیوں میں نے کہا کچھ شرط کیا چاہتا ہوں  
آپ نے پوچھا کیا شرط ہو میں نے کہا کہ میرے گناہ پچھلے سب بخشے جاوین آپ نے فرمایا  
تمہیں نہیں معلوم ہو کہ اسلام سب پچھلے گناہ مٹا دیتا ہوا اور ہجرت سب پچھلے گناہ مٹا  
دیتی ہو آپ اکثر حضرت عمرو بن العاص کو لشکر کا امیر کر کے بھیجا کرتے تھے صحیح بخاری میں ہے  
کہ ایک مرتبہ یہ سردار لشکر تھے سفر میں انھیں نہانے کی حاجت ہوئی سردی بشت

پڑتی تھی انھوں نے تیم کیا اور کہا خدا تعالیٰ نے فرمایا جو کائناتوں کے خدا یعنی  
مت قتل کرو تم اپنی جانوں کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات  
سنی اور اس بات پر کچھ اعتراض نہیں کیا اور معتبر کتابوں میں یہ جو کہ حضرت  
معاویہ بھی بعد صلح حدیبیہ کے قبل فتح مکہ کے مسلمان ہوئے تقریباً بتہذیب  
کتاب اسرار الرجال میں کہ بہت معتبر جو بھی مسلمان ہو نا معاویہ کا قبل فتح مکہ لکھا

### فصل بیسویں تحریر مکاتیب کے بیان میں

عشر

بعد صلح حدیبیہ کے وقائع سنین ہجرت میں سے یہ جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اکثر بادشاہوں اور والیان ملک کو نامے لکھے اور طرف اسلام کے دعوت کی پہل  
بادشاہ روم کو کہ شاہنشاہ نصاریٰ کا تھا اور نجاشی بادشاہ حبشہ کو وہ بھی نصاریٰ  
تھا اور مقوقس حاکم اسکندریہ و مصر کو اور پرویز شاہ فارس کو کہ پونا نوشیروان کا  
تھا اور اور والیان ملک کو اور لوگوں نے عرض کیا کہ عجم بے مہر کے خط قبول  
نہیں کرتے تب آپ نے مہر کھدوانی مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللہ اور چاندی کی انگشتی  
میں مہر تھی آپ سیدھے ہاتھ کی چنگلی میں اکثر پہنے رہتے تھے اور بعد آپ کے وہ  
انگشتی حضرت ابوبکر کے پاس رہی پھر حضرت عمرؓ کے پھر حضرت عثمانؓ کے اور  
اسکے ہاتھ سے بیراریش میں کہ اسکے کنارے بیٹھے تھے گر پڑی اور ہتیرا تلاش  
کروائی نہ ملی اور اسی دن سے امورات خلافت راشدہ میں بے انتظام شروع  
ہوئی اور انتظام ریاست دینیہ جیسا کہ چاہیے قائم نہ ہو محققین نے لکھا کہ انگشتی  
سبارک خاصیت انگشتی سلیمانؑ رکھتی تھی کہ اسکے گم ہونے سے انتظام بگڑ گیا  
اور پہلے آپ نے سونے کی انگوٹھی نبوئی تھی اور اصحاب نے بھی آپ کو دیکھ کر سونے  
کی انگوٹھیاں نبوایتیں پھر اپنے سونے کی انگوٹھی امار ڈالی اور فرمایا کہ سونا  
مردوں پر حرام ہے اور چاندی کی انگوٹھی نبوائی اصحاب نے بھی سونے کی

عشر  
وہ بھی نصاریٰ  
تھا اور مقوقس  
حاکم اسکندریہ  
و مصر کو اور  
پرویز شاہ فارس  
کو کہ پونا  
نوشیروان کا  
تھا اور اور  
والیان ملک کو  
اور لوگوں نے  
عرض کیا کہ  
عجم بے مہر  
کے خط قبول  
نہیں کرتے  
تب آپ نے  
مہر کھدوانی  
مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ  
اللہ اور چاندی  
کی انگشتی  
میں مہر تھی  
آپ سیدھے  
ہاتھ کی  
چنگلی میں  
اکثر پہنے  
رہتے تھے  
اور بعد  
آپ کے وہ  
انگشتی  
حضرت  
ابوبکر کے  
پاس رہی  
پھر حضرت  
عمرؓ کے  
پھر حضرت  
عثمانؓ کے  
اور اسکے  
ہاتھ سے  
بیراریش  
میں کہ  
اسکے  
کنارے  
بیٹھے  
تھے  
گر پڑی  
اور ہتیرا  
تلاش  
کروائی  
نہ ملی  
اور اسی  
دن سے  
امورات  
خلافت  
راشدہ  
میں  
بے  
انتظام  
شروع  
ہوئی  
اور  
انتظام  
ریاست  
دینیہ  
جیسا  
کہ  
چاہیے  
قائم  
نہ  
ہو  
محققین  
نے  
لکھا  
کہ  
انگشتی  
سبارک  
خاصیت  
انگشتی  
سلیمانؑ  
رکھتی  
تھی  
کہ  
اسکے  
گم  
ہونے  
سے  
انتظام  
بگڑ  
گیا  
اور  
پہلے  
آپ  
نے  
سونے  
کی  
انگوٹھی  
نبوئی  
تھی  
اور  
اصحاب  
نے  
بھی  
آپ  
کو  
دیکھ  
کر  
سونے  
کی  
انگوٹھیاں  
نبوایتیں  
پھر  
اپنے  
سونے  
کی  
انگوٹھی  
امار  
ڈالی  
اور  
فرمایا  
کہ  
سونا  
مردوں  
پر  
حرام  
ہے  
اور  
چاندی  
کی  
انگوٹھی  
نبوائی  
اصحاب  
نے  
بھی  
سونے  
کی

انگوٹھیاں دو رکین حال ہر قل کے پاس جب نامہ مبارک پہنچا اُس نے بیظیر رکھا  
اس نامے میں یہ تھا یہ خط جو محمد رسول اللہ کی جانب سے ہر قل سردار روم کو بھیجا  
اسلام کی طرف بلاتے ہیں اسلام لاؤ سلامت رہو اگر نہ مانو گے تو تم پر تمھاری ریت  
کا بھی گناہ ہو گا پھر یہ آیت لکھی تھی یا کُلُّ الشَّيْبِ لَعَالُوا إِلَىٰ كَلْعَتِهِمْ سَوَاءٌ مِّنْهُنَّ  
وَمِنْكُمْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ وَلَا تَشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَلَا يَخَافُ عَصَابَةَ الْبَاطِلِ  
وَوَدَّ اللَّهُ أَنْ تَقُولُوا لَا شَرِكَ لَنَا بِمَا تَأْمُرُ الْمَوْنَهُ اَوْ تَقُولُوا  
آدَوْتَ اِیْسٰی بات کے جو برابر ہے ہمارے اور تمھارے درمیان کہ نہ پوچھیں  
سوائے اللہ کے کسی کو اور نہ تمھارا دین بعضے ہمارے بعضوں کو رب سوائے  
اللہ کے پھر اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم کدو کہ تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں صبح بخاری  
میں ابوسفیان سے روایت ہے کہ میں مع ایک قافلے قریش کے اُن دنوں شام  
میں تھا جب خط آپ کا پاس ہر قل کے پہنچا اُس نے کہا کہ تلاش کرو اس شخص کے  
وطن کا کوئی آدمی یہاں ہو تو میرے پاس لے آؤ اور لوگ مجھے مع ہمارے سوک  
لے گئے اُس نے کہا جو اُس نے یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
قریب تر ہو وہ آگے ہو بیٹھے ابوسفیان ہی اقرب تھے آگے ہو بیٹھے پھر اُس نے  
ترجمان سے یعنی اسی آدمی سے جو عربی اور رومی دونوں زبانیں جانتا تھا او  
بادشاہ کی باتوں کا ترجمہ ابوسفیان سے اور ابوسفیان کی باتوں کا ترجمہ  
بادشاہ سے کرتا تھا کہا کہ اُس کے ساتھیوں سے کدو کہ یہ کچھ جھوٹ کے تو تم بتا دیجو  
پھر ہر قل نے پوچھا کہ یہ شخص جو تم میں دعویٰ پیغمبری کا کرتا ہے نسب میں کیسا ہو  
ابوسفیان نے کہا کہ بہت اعلیٰ ہے پھر پوچھا کہ دعویٰ نبوت سے پہلے تھے کبھی کسی بات  
میں اسے جھوٹا پایا یا نہیں کہا نہیں پھر پوچھا کہ اُس کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ  
تھا ابوسفیان نے کہا نہیں پھر پوچھا کہ اس سے پہلے تم میں کسی نے دعویٰ پیغمبری

بیان حال ہر قل  
تواریخ حبیبہؑ  
۱۲۲



کیا تھا کہ انہیں پوچھا بڑے آدمیوں نے پیشتر اتباع کا کیا ہو یا غریبوں نے  
 کہا غریبوں نے پوچھا جماعت انکی روز بروز بڑھتی جاتی ہے یا کم ہوتی جاتی ہے  
 کہا بڑھتی جاتی ہے پوچھا جو کوئی مسلمان ہوتا ہو بسبب نا پسند کرنے اسلام کے  
 مرتد بھی ہوتا ہو کہ انہیں پوچھا لڑائی میں ہمیشہ تم غالب رہتے ہو یا وہ کہہ گئی  
 ہم غالب ہتے ہیں کبھی وہ پوچھا خلافت عہد بھی کرتے ہیں یا انہیں کہ انہیں اور اب  
 ہمارے اسکے درمیان میں عہد ہوا ہو کیسین خلافت اسکے کرتے ہیں یا انہیں ابو نعین  
 نے بوقت روایت کہا کہ سارے سوال جواب میں سولے لاد نعم کے میں اور کوئی  
 بات بڑھانہ سکا سوائی بات کہ جو اخیر جواب میں بڑھائی اور چونکہ ابوسفیان ان  
 دنوں کا فر تھا یہ بھی ہوقت و حال میں بیان کیا کہ مجھے در اس بات کا تھا کہ اگر کچھ جھوٹ  
 کہ نہ گنا مشہور ہو جائیگا کہ انہیں تو میں جھوٹ بھی کہہ دیتا بعد ستفسا حالات کو تہلنے  
 کہا کہ پہلے سوال کے جواب میں تھے کہا کہ پیغمبر نسب میں اعلیٰ میں سوا اللہ جل جلالہ پیغمبر  
 عالی نسب کو ہی کرتا ہو اور جب آدمیوں کے معاملے میں اسنے کبھی جھوٹ نہیں بولا  
 تو تبوب کہ خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھے اور اگر باپ دادے میں اسکے کوئی باؤٹا  
 ہوتا تو یہ خیال ہوتا کہ اس بہانے سے اپنے باپ دادے کا ملک لینا چاہیے اور اگر پہلے  
 کسی نے دعویٰ پیغمبری کیا ہوتا تو یہ گمان ہوتا کہ یہ تقلید سابق دعویٰ کرتا ہو اور تابع  
 پیغمبروں کے ہمیشہ پہلے غریب لوگ ہی ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ روز بروز جماعت انکی  
 بڑھاتا ہو اور جب حلاوت دین حق کی دل میں آجاتی ہو پھر آدمی اس میں کو نہیں  
 چھوڑتا ہو اور لڑائی میں بھی یہی حال ہوتا ہو کہ کبھی دشمن پیغمبر کے غالب ہو جاتے  
 ہیں اور آخر کو غلبہ پیغمبر کو ہی ہوتا ہو اور خلافت عہد بھی انہیں نہیں کرتے پھر ہر قہلنے  
 کہ ان باؤن کا حکم دیتے ہیں ابوسفیان نے کہا کہ نماز کا زکوٰۃ کا اتنا رب سے ملو کہ کیا  
 حرام سے بچے کا ہر قہلنے کہا کہ اگر جو باؤن تھے بیان کیں سچی ہیں تو وہ پیغمبر ہیں اور

جو میں پونچ سکتا تو انکے حضور میں حاضر ہوتا اور جو میں دمان ہوتا انکی جانوں دھوتا اور غریب جہان میرے قادم ہیں یہاں انکا ملک ہو جائیگا ابوسفیان نے کہا کہ پھر ہمیں رخصت کیا میں نے کہا کہ بڑا ہو گیا کام ابن ابی کبشہ کا کہ بادشاہ روم اسکو ڈرتا ہو کفار پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن ابی کبشہ کہتے تھے براہ شہادت اہل قریہ کہ ابی کبشہ طبعاً اچھی دودھ پلانے والی کے شوہر کا نام تھا حال ہر قتل کے دل میں تصدیق نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بخوبی آگئی تھی اور اسنے ارادہ بھی کیا کہ مسلمان ہو جاوے مگر طبع بادشاہی نے اسے محروم رکھا صحیح بخاری میں ہے کہ ایک دن اسنے سب نصاریٰ کو شہر حص کی کوٹھی میں جمع کیا اور کوڑا بند کر دیا دے پھر اسنے کہا ایک بات تمہارے بھلے کی کہتا ہوں یہ پیغمبر جو عرب میں پیدا ہوئے ہیں انکا دین خبیثا کرو یہ سچے پیغمبر ہیں اگر ایسا کرو گے ملک تمسے چھین جائیگا یہ سنتے ہی سب بہت ناخوش ہوئے اور دمان سے نکل جانے کا قصد کیا کوڑا بند پائے اور آمادہ فساد ہوئے تب ہر قتل نے کہا کہ میں نے یہ بات تمہارے آزمانے کیوں اسطے کی تھی میں خوش ہوا کہ تم اپنے دین پر مضبوط ہو تب سچے اسے سجدہ کیا حال ایک شخص ضغاط نام علمائے نصاریٰ میں بہت معظّم اور کرم انکے نزدیک تھا اور پڑھا تھا ہر قتل نے سفیر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وجہ کبھی تھے کہا کہ اس شخص سے تم جا کے انکو پیغمبر کا حال کراؤ وہ ایمان لاویگا تو سب نصاریٰ ایمان لاوینگے انھوں نے جا کر اس سے احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہانتے ہی اسنے اپنا عصا اتھم میں لیا اور سپید کپڑے پہنے باہر نکلا اور کلیسیا میں جہان بہت بڑے بڑے نصاریٰ جمع تھے گیا اور کہا کہ میں پیغمبر عربی پر ایمان لایا اور بیشک وہی پیغمبر ہیں جبکی عیسیٰ نے خبر دی ہے اور پھیلی کتابوں میں خبر ہے تم بھی ایمان لاؤ یہ سنتے ہی نصاریٰ امپیر دوڑ پڑے اور مارتے مارتے اسے مار ڈالا ہر قتل نے یہ حال شکے کہا میرا بھی ایسا ہی حال

یہی حال تھا کہ وہی پیغمبر ہیں جسکی عیسیٰ نے خبر دی ہے اور پھیلی کتابوں میں خبر ہے تم بھی ایمان لاؤ یہ سنتے ہی نصاریٰ امپیر دوڑ پڑے اور مارتے مارتے اسے مار ڈالا ہر قتل نے یہ حال شکے کہا میرا بھی ایسا ہی حال

کرنے لگے اگر میں ایمان لاؤں تو بڑے بڑے علماء نصاریٰ اور اکثر بادشاہ کفر  
ہمیشہ اقرار بنوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتے رہے اور جبکی توفیق از روی نیت  
ہوئی ایمان لاتے اور جو بے نصیب تھو باوصف اسکے کہ تقدیق آپ کی آنکے  
دل میں آگئی محروم رہے اور پھر اوزن سطور اور نجاشی ایک بادشاہ حبشے کا تھا  
کہ ذکر آنکا اوپر ہو چکا اور ہر قل اور غناط کا بیان ذکر ہوا اور شمار ایسے تھے او  
علمائے یود کا بھی ایسا ہی حال تھا حضرت عبداللہ بن سلام اور ثمال لنگے ایمان لاتے  
اور ہتھیرے باوصف یقین کرتے آپ کی نبوت کے سبب حسد اور حب جاو کے  
محروم رہے حال نجاشی ایک بادشاہ نصاریٰ کا کہ والی ملک حبشے کا تھا مجروح  
پہونچنے نامہ مبارک کے ایمان لایا اور کمال تعظیم پیش آیا اور آپ کو جواب  
بہ تعظیم و توقیر تمام مشعرا ایمان اپنے اور خوبی دین اسلام کے لکھا اور مہر وغیرہ  
تحف دے دیا آپ کو بھیجے اور اس نجاشی کا نام اصمہ تھا ہر بادشاہ حبشے کو نجاشی  
کہتے تھے اسی نجاشی کے عہد میں مہاجرین حبشہ حضرت عثمان اور حضرت جعفر وغیرہ  
کے سے ہجرت کر گئے تھے اور اسی نجاشی کی بروز وفات سعد بن اپنے مدینہ  
طیبہ میں خبر موت بیان فرما کے نماز خوارہ غائبانہ پڑھی تھی اور کھلا ام حبیبہ  
بیٹی ابوسفیان کا کہ ساتھ اپنے شوہر سابق کے حبشہ کو ہجرت کر گئی تھیں بعد  
انتقال اس شوہر کے اسی نجاشی نے بوجہ حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
آپ کے منع کر کیا تھا اور اس نجاشی کے بعد جو نجاشی ہوا تھا اسکو بھی اپنے نامہ  
لکھا تھا مگر اسکا حال معلوم نہیں ہوا کذا فی الملوہ اب حال مقوقس بادشاہ مصر و  
اسکندریہ نے بوقت پہونچنے آپ کے نامے کی بہت تعظیم کی اور تحف اور دے دیا آپ کو  
بھیجے دو لونڈی ماریہ قبطیہ اور شیرین کہ ماریہ آپ کے تصرف میں رہیں اور ابراہیم بن  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے بطن سے پیدا ہوئے اور ایک خیر سفید کہ نام ہکا

مکہ مکرمہ  
محلہ نجاشی  
محلہ حبشہ

دل دل تھا بنملا آن جایا کے تھے حال پرویز کے پاس جب نامہ مبارک پہنچا اسنے  
 جب دیکھا کہ عنوان نامے میں لکھا جو میں محمد بن رسول اللہ الی کینسری مغلطہ فاریس  
 یہ خط محمد رسول خدا کا ہو کسری سردار فارس کو بجنملا کے نامہ مبارک کو بھار دالا اور  
 کہا کہ اپنا نام میرے نام سے پہلے کیوں لکھا اور باذان اسکی جانب ہو ملک میں کا صوبہ دار  
 تھا اسکو لکھ بھیجا کہ وہ شخص جو دعویٰ پیغمبری کا کرتے ہیں انکو میان بھیج دے دو آدمی  
 تیز و چالاک انکو پاس بھیج دیے کہ انکو لے آویں باذان نے دو آدمی مدینے کو بھیجے اور انکو  
 خط لکھا کہ تم ان دونوں آدمیوں کے ساتھ کسری کے پاس چلے جاؤ وہ دونوں حضور  
 اقدس میں حاضر ہوئے دارحیان موندھی موچھیں بڑی آپنے انسے پوچھا کہ اخیلن الہی  
 صورت نبائے کا کسے حکم دیا جو انھوں نے کہا ہمارے رب کسری نے آپنے فرمایا کہ میرے  
 رب نے تو مجھے یہ حکم دیا جو کہ دُارِ حسی رکھو جو چھین کر آؤ ان دونوں شخصوں کو دل میں  
 اگرچہ رعباً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت آیا کہ بدن آکھا تھا مگر اتھا لیکن گفتگو  
 انھوں نے بیباکانہ کی اور کہا کہ تم پاس کسری کے چلے چلو نہیں تو کسری کا مزاج بہت  
 بُرا ہو وہ تمھارے ملک عرب کو تباہ کر ڈالے گا اپنے دونوں سے کہا کہ تم دو کل آہو صبحکو  
 ان دونوں سے کہا کہ رات شیروہ نے پر مہر کو مار ڈالا تم چلے جاؤ اور وہ رات نکل کی  
 اور دوسرے دن جاوے الا دلی شہد ہجری کی تھی وہ روانہ ہوئے باذان کے پاس پہنچے  
 اور حال بیان کیا باذان نے کہا کہ اگر یہ خبر سچی ہو تو وہ بیشک پیغمبر ہیں اوسب ماہ کے  
 پہلے میں مسلمان ہو جاؤ لنگا اخیلن دونوں نامہ شیروہ کا بنام باذان اس مضمون کا  
 پہنچا کہ پردہ نیر ظالم تھا لہذا میں نے اسے قتل کیا اور تمکو تمھارے عہدے پر  
 قائم رکھا اور جو شخص کہ دعویٰ پیغمبری عرب میں کرتے ہیں انسے کچھ تعرض نہ کرو  
 جب تک میرا حکم اس بات میں نہ ہو پچے باذان اسوقت مع اپنے دونوں بیٹوں کے  
 مسلمان ہو گیا اور سب اہل میں اور فارس جو وہاں تھے مسلمان ہو گئے اور آنحضرت

محمد

حجۃ

صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اسلام سے خردی و کسری نے جو نامہ مبارک بھارت والا  
 اپنے آگے لیے یہ دعا کی اللہ صحت قہم کل ممتزق یا اللہ پاش پاش کر دے شکو  
 یعنی خاندان کسری کو خوب بار بار و بار و بار مطابق اسکو ہوا کہ خاندان کسری کی سلطنت  
 جو ہزار سال سے چلی آتی تھی اور اسی بڑی سلطنت پر وہ زمین پر کوئی بھی ہیکل  
 پاش پاش اور نیست و نابود ہو گئی اور بہت تھوڑے زمانے میں نام و نشان اسکی  
 سلطنت کا نہ ہوا اور برقی نے جو نامہ مبارک کو بتعظیم رکھا ملک اسکو خاندان کا ماتم ہوا  
 اگرچہ اکثر ملک انکا اہل اسلام کے تصرف میں آگیا لیکن اسکل سلطنت انکی بیٹی  
 فیصل کیسویں سر یہ حضرت ابو عبیدہؓ کے بیانیہ سند عنبر ہائی لشکر کو تو شکر دینے تھی  
 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جہاد میں بڑی کوشش کرتے تھے اور بہت تکلیفیں اٹھاتے تھے  
 بعض مرتبہ جہاد میں بسبب قلت تو شے کے یہاں تک فوبت پہونچی کہ درختوں کو پتے  
 جھاڑ جھاڑ کے کھاتے وہ غزوہ ذات الحفظ کھاتا ہر جھپٹ کھتے ہیں جی جھاڑنے کو اس لشکر  
 کے حضرت ابو عبیدہؓ سرور تھے تو شہ آئین زنا سمندر کے کنارے پر لشکر حلا جا تھا  
 سمندر نے ایک بہت بڑی مچھلی کہ عنبر اسکا نام جو کنارے پر لشکر کی طرف بھینک دی  
 اتنی بڑی مچھلی تھی کہ آدھے مہینے تک سارے لشکر کا فوت اس سے رہا لشکر میں  
 تین سو آدمی تھے اس مچھلی کی پسلی کی ایک ہڈی حضرت ابو عبیدہؓ نے طہری گردالی  
 تو بہت اونچا شتر اسکے تلے سے نکل گیا اسکی آنکھ کے حد سے من منوں آنانہ کیا کرتے تھے  
 صحابہ نے بعد معاودت کو دینے میں آپ سے اس مچھلی کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ  
 خد ہیالی نے جو حسین رزق دیا ہو کھاؤ اور اگر کچھ سین سے باقی ہو تو مجھے بھی دو میں بھی  
 کھاؤں چنانچہ کچھ گوشت اس مچھلی کا حضور اقدس میں بھیجا اور آپ نے تناول فرمایا

منہ

خاری میں سے  
 سیدنا انور علیہ السلام

لے کر چلے گئے  
 یہاں تک کہ  
 وہاں پہونچے  
 وہاں پہونچے  
 وہاں پہونچے

منہ

افصل پانیسویں غزوہ موتہ کے بیان میں

ایک قاصد کو آپ کو راہ میں شہر موتہ کے حاکم شرجیل نے قتل کیا وہ قاصد

حارث بن عمر از وی تھا نامہ آپکا حاکم بصری کو لیے جاتا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قاتل پر لشکر بھیجا تین ہزار آدمی اور زید بن حارثہ کو امیر کیا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو جاوین تو جعفر بن ابی طالب کو اور جو شہید ہو جاوین جعفر بن زواہ کو امیر بھیجاو اور جو وہ بھی شہید ہو جاوین تو سلمان ایک کو مسلمانوں میں سے امیر کر لیکن ایک یہودی نے یشکے کہا کہ اگر انبیاء بنی اسرائیل میں سے کوئی اسطرح نام لیتا تو وہ سب شہید ہوتے سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں ہی ویسا ہی ہوا جب لشکر روانہ ہو چکا دشمن نے بہت بڑا لشکر جمع کر لیا لاکھ آدمی سے زیادہ آسکے پاس ہو گئے مسلمانوں کو تر دو ہوا اور پہلے مشورہ یہ ہوا کہ لڑائی میں توقف کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے بھیجنے مدد کے لکھیں پھر یہ بات قرار پائی کہ ہمارا لڑائی میں کچھ نقصان نہیں اگر مارے گئے تو شہید ہو گئے اور اگر فتح ہوگی تو عین مراد ہوا اور کفار کے مقابل ہوئے اور لڑائی سخت کی اور دادرمانگی اور شہادت کی دی پہلے حضرت زید بن حارثہ نشان لیکے بڑھے اور شہید ہوئے پھر حضرت جعفر نے علم لیا اور اپنے ماتھے میں انکے علم تھا وہ کٹ گیا تب انھوں نے علم اسلام بائیں ماتھے میں تھا ماوہ بھی کٹ گیا تب انھوں نے علم لکھو ان اور بازوؤں کے زور سے تھا ماوہ آخر کار شہید ہوئے اور علم حضرت عبداللہ بن رواحہ نے لے لیا وہ بھی شہید ہوئے تب مسلمانوں نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ امیر کیا اور انکی حسن تدبیر اور شجاعت سے لڑائی فتح ہوئی صحیح بخاری جو کہ خیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت وقوع لڑائی کے حال بیان کر دیا کہ زید نے نشان لیا اور شہید ہوئے پھر جعفر نے نشان لیا اور شہید ہوئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے نشان لیا اور شہید ہوئے پھر ایک خدا کی تلوار پر نشان لیا اور فتح ہوئی آپ یہ فرماتے جاتے تھے اور آنسو آنکھوں سے جاری تھے

فقط اللہ جل جلالہ نے حجاب دور کر دیا تھا کہ مدینے میں بیٹھے ہوئے اپنے سو کو س  
زیادہ دور کا حال دیکھ کے بیان فرمایا کہ پہلی امارت خالد بن ابولید رضی اللہ عنہ کو  
اس لڑائی میں ملی اور تب سہی خطاب سیف اللہ کا ملا اور حضرت جعفر کے حق میں  
آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ انھیں دو پرلے ہیں فرشتوں کے ساتھ بہشت میں آتے پرتے  
ہیں انقب انکا جعفر طیار اسی سبب سے ہوا ہے خدا تعالیٰ کی راہ میں دونوں ہاتھ  
کٹے تھے اسکے بارے میں انھیں پرلے آپ عبد اللہ بن جعفر کو پکارتے تو یا ابن  
ذی الجناحین امویہ دو پرولے کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حضرت  
جعفر کے گھر کھانا بھیجا اور فرمایا کہ جعفر کے گھر کے آدمیوں کو بسبب غم کے کھانا پکانے کا  
انصاف نہوا ہوگا انکے گھر کھانا بھیج دو اور تین دن تک انکی تعزیت کر لے یہ سجد میں بیٹھے

### افصل تیسویں غزوہ فتح مکہ کے بیان میں

جب اللہ جل جلالہ کو منظور ہوا کہ کس فتح ہو کر شوکت عظیمہ اسلام کی ظاہر ہو اور کفر  
ذلیل ہو کر جزیرہ عرب سوخت و نابود ہو جاوے سا ان اسکا یہ ہوا کہ خزاہ کہ عہد میں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صلح حدیبیہ میں ہو گئے تھے اور نبی بکر کہ عہد میں قریش کے  
ہو گئے تھے آپس میں لڑے اور زیادتی نبی بکر کی تھی کہ شیخون خزاہ پر مارا اور بیس آدمی  
انہیں سے مارے گئے اور قریش نے انکی خفیہ مدد کی بلکہ عکرمہ بن لبہ جس نے غزوہ بیضے  
سردار خود بھی تھے جہاں کہ مدد کو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت باعلام الہی  
خبر ہوئی بلکہ خزاہ کا رجز کہنے والے نے اسی وقت رات میں آپ کو پکارا اور آپ سے  
استغاثہ کیا اور مدد چاہی آپ کو خدا سے تعالیٰ نے ہلکی آواز پہنچائی آپ نے اسکا جواب  
دیا لبیک لبیک لبیک اور اس وقت آپ زمانے میں دفن ہو کر تھے حضرت یحییٰ  
جس کے جبرے میں آپ تھے لبیک آپ کا منکے پوچھا کہ کس کے جواب میں آپ فرماتے  
ہیں آپ نے فرمایا کہ راجز خزاہ کا مجھے پکارا ہے اور مجھے فریاد کرتا ہے کہ قریش نے

مکہ

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں پہنچے تو ان کے ہاتھوں میں چھ ہتھیار تھے جو ان کے چچا ابو طالب نے ان کے لیے جمع کیے تھے

جو بکر کی مدد کی کہ وہ ہم پر بخون لائے اور اپنے صبح کو حضرت عائشہ سے کہا کہ رات  
خدا میں ایک بات ہوئی حضرت عائشہ نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا آپ کا گمان ہے  
کہ قریش عہد شکنی پر جرات کریں گے حال آنکہ تم لوہار نے انہیں فنا کر دیا ہو آپ نے فرمایا  
کہ انہوں نے عہد توڑا اسلئے کہ خدا سے تمہاری کا انہیں ایک حکم ظاہر ہو پھر تین دن بعد  
عمر بن سالم فراغی نے حضور اقدس میں پہونچ کر دو برو اصحاب کے سب حال ظہر میں  
عرض کیا حال بعد وقوع اس قصے کے قریش کو ڈر ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
جو ضر ہوگی تو بیشک فوج کشی کریں گے اور ابوسفیان کو حضور اقدس میں بھیجا کہ حال  
دریافت کر آوے اور مدت صلح کی اور کچھ زیادہ کر لاوے ابوسفیان مدینے کو گیا  
ام حبیبہ بی بی ابوسفیان کی ازواج مطہرات میں تھیں پہلے انکے پاس گیا جناب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے بچھونے پر بیٹھنا چاہا ام حبیبہ نے بچھو نہ لیت دیا ابوسفیان نے  
کہا کہ مجھے بچھو نے پر بیٹھنے نہیں دیتی ہو ام حبیبہ نے کہا کہ تم مشرک ہو نجاست شرک  
سے بھڑے ہو یہ پوریا جناب سیدنا طاہرین کے بیٹھنے کا برا پہلے لیت یا ابوسفیان  
نے کہا کہ مجھ سے الگ ہونے کے بعد تیرا خود بدل گئی ہے ام حبیبہ نے کہا کہ مذمت کیا  
نے مجھے سلام کی بدایت کی ہے اور اسے باب تو سردار قوم کا ہے اور عقل کا  
دعویٰ کرتا ہے اور مسلمان نہیں ہو جاتا ہو اور تجھ کو کو پوجنا ہو ابوسفیان نے  
کہا کہ تم مجھ سے کہ تو نے میری ہے حرمت کی اور مجھے کتنی ہے کہ باب و اسے کا دین  
چھوڑ دوں اور ناخوش ہو کے دھان سے اٹھ آیا اور حضور اقدس میں جا کر تجدید  
عہد کے لیے گفتگو کی آپ نے کچھ جواب نہ دیا بعد ازیں حضرت ابو بکر سے جا کر اپنا  
مطلب کہا حضرت ابو بکر نے غور کیا اور کہا میں اس باب میں گفتگو نہیں کر سکتا  
اور حضرت عمرؓ نے اور حضرت فاطمہؓ نے بھی ایسا ہی جواب دیا کہ حضرت علی رضی اللہ  
عنه کے مزاج میں ظرافت تھی جب ابوسفیان نے بہت سبائلہ کیا کہ کچھ تدبیر نہ ہو حضرت



میں نے کہا کہ تم مسجد شریف میں آپ کے سامنے کھڑے ہو کے پکار کے کہدو کہ میں قریش کا  
 امان دی تم میری امان نہ توڑینگے تم بدھے آدمی سردار قریش کے ہو اس طرح کہدو  
 ابوسفیان نے کہا کہ اگر میں ایسا کروں تو مقتد ہوگا حضرت علیؑ نے کہا کہ یہ میں نہیں  
 جانتا جو بات میرے خیال میں آئی سو میں نے کہدی ابوسفیان نے دیا ہی کیا  
 اور مسجد شریف میں جا کر اسی طرح کہدیا بعد ازاں کے کوروانہ ہوا وہاں کے ہو پھنے  
 کے بعد قریش سے سب حال بیان کیا سمجھوں نے بہت تعجب کی اور کہا کہ نہ تو خبر  
 صلح کی لایا کہ اطمینان ہوتا اور نہ خبر لڑائی کی لایا کہ طیار سی کرتے اور علیؑ نے تجھ سے  
 چھٹھا کیا تھا اور تو نہ سمجھا اور ویسا ہی کر گزارا ہندو جو ابوسفیان نے کہبت زبان  
 اور ازتھی بھی بہت حسرت اور ملامت ابوسفیان کو کی حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 نیاری لشکر کشی کی کے پر فرمائی اور خبریں بند کر دیں کہ قریش کو آپ کے عزم کی خبر نہ ہو بلکہ  
 انکے سر پر چار پوچھن عاقل بن ابی بلتہ نے ایک قریش کو خط لکھا اور آپ کے عزم کا  
 حال اس میں تحریر کیا اور ایک عورت کو دیا کہ چپکے سے لیکے کے کوروانہ ہوئی اللہ  
 تعالیٰ نے اس حال سے آپ کو مطلع فرمایا آپ نے حضرت علیؑ اور زبیر اور مقداد بھی اللہ علیہم  
 بلا کے فرمایا کہ چھپکے کی راہ پر روضہ خاخ تک جاؤ وہاں ایک عورت مع خط کے  
 جاتی ہو اسے آویٹیں وہ صاحب گھوڑا دوڑاتے روضہ خاخ تک کہ ایک جگہ کے کی  
 راہ میں ہو پوچھے وہاں ایک عورت علیؑ کی تلاشی میں اس کے پاس کوئی خط نہ کلا حضرت  
 علیؑ نے تلوار کا لکڑا اس عورت کو دھکایا اور کہا کہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 مجھے جھوٹ خبر تو نہیں دی ہو خط تیرے پاس بیشک ہو اگر تو مجھے نزدیک تو نہیں  
 نکلا کرو دھکا تب اسے سر کے بالوں کے جوڑہ میں سے خط نکال لے دیا حضورؐ اس  
 میں لے آئے اس خط میں لکھا تھا بنام سرداران قریش کہ جناب رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم مع لشکر جو اتیم پرتے ہیں اور اگر وہ تمنا بھی تم پر قصد کریں تو خدا کی

میں نے خط خطا کیا

میں نے خط خطا کیا

میں نے خط خطا کیا

انکو تیر غالب کرے تم اپنی فکر کرو اپنے حاطب کو بلائے حال پوچھا انھوں نے  
 اقرار کیا اور کہا کہ میں نے یہ کام براہ ارتداد نہیں کیا بلکہ وہ اسکی یہ حکم اور  
 مساجرین کی لئے میں اسی قرابت پر جسکی جہت سے قریش لنگے وہاں کے آثار اور  
 عیال و اطفال کی محافظت کرنے کے اور میں ذات قریش میں سے نہیں ہوں  
 جس سے وہ میرے عیال و اموال کی محافظت کریں اور یہ میں جانتا ہوں کہ  
 اللہ تعالیٰ آپکو فتح دیگا میرے اس لکھنے کو کچھ فریاد کا آپ نے فرمایا صح کہا ہے  
 حضرت عمرؓ نے کہا اجازت ہو تو اس منافق کی گردن ماروں اپنے فرمایا کہ لے عمر  
 یہ اہل بدر سے ہو اور تم نہیں جانتے ہو اے عمر کہ اللہ تعالیٰ نے ایک توجہ خاص کی  
 اس بدر پر اور انھیں کہا اَسْمَلُوا مَا سَمِعْتُمْ فَعَلْ غَفَرْتُ لَكُمْ مِثْلَ تَوْبَتِهِمْ  
 جمعی میں آوے کرو میں نے تھیں بخش دیا یہ شکر حضرت عمرؓ پر رقت طاری ہوئی  
 رونے لگے اور کہا کہ خدا اور خدا کا رسول خوب جانتا ہوا اور اپنے حاطب بن ابی لبابہ  
 رخصت کر دیا کچھ سزا نہ دی حال اپنے مع لشکر مساجرین و انصار و دیگر قبائل عرب  
 کے کوچ فرمایا بارہ ہزار آدمی لشکر ظفر پیکر میں تھے اور کوچ کوچ روانہ ہوئے  
 راہ میں حضرت عباسؓ ملے کہ ہجرت کیے ہوئے آتے تھے جناب رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عباسؓ کی ہجرت آخری ہو جیسے میری نبوت آخری ہو  
 اور حضرت عباسؓ سے اپنے فرمایا کہ اسباب مدینے کو بھیج دو اور تم ساتھ جلو  
 جب قریب مکے کے پہنچے منزل مرانظر ان میں آپ نے ارشاد کیا رات میں کہ  
 ہر آدمی اپنے خیمے کے لگے آگ روشن کرے عرب کا دستور تھا لشکر دن میں آگ  
 روشن کیا کرتے تھے موافق اسکے اپنے یہ حکم دیا حضرت عباسؓ نے یہ خیال کیا  
 کہ اگر کیا رہی یہ لشکر کے پر پہنچ جائے گا قریش سب تباہ ہو جائیں گے لشکر سے  
 نکل کر جانب مکہ روانہ ہوئے کہ کوئی اگر لمبا وے تو زبانی اسکی قریش کو

ہذا فی التاریخ  
 فصل من صفہ ہمدانیہ  
 ہمدانیہ

لے از نظر ان فتح  
 و اسے ہلاک و تاراج  
 فاسے جو سکن باد  
 اسے ہلاک و تاراج  
 ایک ایک نام و تاراج  
 کے کہ اسے ہلاک و تاراج



لاؤ نہیں تو عمرؓ کے اہل تھا اور مرکاٹ لیکر ابوسفیان نے کہا اَشْفَقْنَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ أَرْسَلَهُ اللَّهُ لِنُؤْمِنَ بِهِ وَأَنَّا عَلَى الْكَافِرِينَ أَقْرَبُ مِنْكُمْ حَبِشٌ  
 عرض کیا کہ مجھے خوف ہو کہیں ابوسفیان کے میں ہلکے مرتد ہو جاوے آپ اُسے  
 جانے نہ دیجیے اور سب لشکر اسکو دکھایا جاوے کہ ہیت اسلام کی اُسکے دل میں  
 سما جاوے آپ نے فرمایا کہ بہتر ہے ابوسفیان کو شہر الوداد سے لے کر اسے دکھاؤ  
 حضرت عباسؓ نے ابوسفیان کو بھیجے اسکے جا کے بلالینا اور اُسے لیکے لڑی جگہ جانچے  
 جہاں سے سب لشکر کامر در ہوا ابوسفیان کے سامنے رسلے سواروں کے اور  
 فول پیدوں کے الگ الگ ساتھ اپنے امیروں کے بچنے لگے ابوسفیان کی کھین  
 اٹھل گئیں حضرت عباسؓ سے کہنے لگا کہ تمہارے پیچھے بڑے بادشاہ ہو گئے حضرت  
 عباسؓ نے کہا پیغمبری سبے یا بادشاہی غرض کہ ابوسفیان نے سب لشکر دیکھا حضرت  
 عباسؓ نے بوقت اسلام ابوسفیان کے حضور اقدس میں عرض کیا تھا کہ ابوسفیان  
 اپنی نمودار و ظہور سرداری کو ہیت دوست رکھتا ہے کچھ اسکے لیے ایسی بات ارشاد  
 ہو جاوے جس میں اسکا فخر ہو اپنے فرمایا سَنُكَحِّلُكَ دَارًا لِّبَنِي مُعْتَصِمَانَ قَهْوَانِیْ مَعِیْ  
 جو داخل ہوا ابوسفیان کے گھر اُسے امان ہو اور آپ نے فرمایا جو مسجد حرام میں  
 داخل ہوا اُسے امان ہو جو ہتھیار ڈال دے اُسے امان ہو اور جو دروازہ اپنا  
 بند کرے اُسے امان ہو بعد ازیں موکب ہمایوں داخل مکہ ہوا اور آپ نے فرمایا  
 کہ جب تک کوئی لڑائی نہ کرے قتال نہ کرے ایک جانب سے ہکر مدینہ الیہ صبل و  
 صفوان بن امیہ کچھ جماعت لیکر مقابل ہوئے اُس جانب لشکر حضرت خالد بن ولیدؓ کا  
 شاخون نے اُنسے قتال کیا لڑائی سخت ہوئی مسلمانوں نے اترتے مارتے  
 قریب دروازہ مسجد حرام تک کافروں کو پہنچایا چوتھیں آدمی کافروں میں سے  
 بیٹن بنی بکر کے اور چار بدیل کے مارے گئے اور مسلمان شہید ہوئے حال ایک

میں دو ایسی جگہوں  
 کہ خدا کے رسول  
 سے جوڑی جاتیں اور  
 بنی لڑائی دیتا ہوں  
 کہ خدا کے رسول  
 میں لڑتا رہے

مسلمان عکرمہ کے ہاتھ سے شہید ہوا اپنے یہ خبر شکر تبسم فرمایا اصحاب کو تعجب ہوا اپنے  
 وہ تبسم پر ارشاد فرمائی کہ قاتل و مقتول کو دیکھا ساتھ بہشت میں چلے جاتے ہیں  
 اس سے سامعین کا تعجب و رزادہ ہوا اس واسطے کہ عکرمہ کا فرقا اور کا و بہشت  
 میں جانا محال و عکرمہ کا مسلمان ہو جانا بہت دشوار جانتے تھے مگر آپ کی  
 پیشین گوئی کے مطابق واقع ہوا کہ عکرمہ بعد ازین مسلمان ہو گیا چنانچہ آگے اسکا  
 ذکر مشرح آدیکجا حال ابن عباس سے روایت ہو کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم مکہ میں داخل ہوئے حضور اقدس میں ہتھانہ ہوا کہ خالد اہل مکہ کو قتل کیے  
 ڈالنے میں اپنے ایک آدمی بھیجا کہ خالد سے کہدے کہ میں نے ان سے فتنہ السیف کو مار  
 قریش سے اٹھا لو اٹھنے چاہئے کہ میں نے فتنہ السیف یعنی تلوار قریش میں رکھو خالد  
 رضی اللہ عنہ نے اور بھی قتل میں گرمی کی یہاں تک کہ ستر آدمی کا قتل ہوئے اپنے  
 خالد پر عتاب کیا اور سب نہ مانے حکم کا پوچھا خالد نے عرض کیا کہ مجھے حکم نہیں ملتا  
 نہیں ہو چکا بلکہ حکم قتل کا پہنچا تھا اپنے اس شخص حکم لیجانے والے سے پوچھتا ہے  
 کہ کیا وہ میں ایک شخص سب سر آسان پر پاؤں زمین میں مجھے ملا اور اس کے  
 ہاتھ میں ایک حربہ تھا اٹھنے مجھے کہ تو یوں کہدے فتنہ السیف یعنی  
 قریش پر شمشیر زنی کرو نہیں تو میں تجھے اس حربے سے قتل کرو چکا مجھ پر ایسا  
 رعب غالب ہوا کہ سو اس بات کے کچھ کہ نہ سکا معلوم ہوا کہ وہ شخص سب  
 فرشتہ تھا اور منظور جناب نبرد میں یہ تھا کہ ستر آدمی مقتولان احد کے براہرقتل  
 ہو جاوین اسلئے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بروز احد جبکہ حضرت حمزہ  
 چچا اپنے شہید ہوئے تھے کہ تھا کہ میں اگر قریش پر قابو پاؤں گا ستر آدمی نہیں سے  
 قتل کروں گا سو خدا تعالیٰ نے آپ کی بات کو سچا کر دیا یہ قصہ روضۃ الاحباب و در  
 معارج النبوة میں جو حال بوقت داخل ہونے کے آپ نے نظر تو افعیہ خیال فرمایا

میں

میں

مہر مبارک بہت جھکا دیا یہاں تک کہ کجاوے سے پیش مبارک لگ گئی یہ خیال کر کے  
 کر کے سے کس طرح سے نکلنے کا اتفاق ہوا تھا اور کس عظمت اور سوکت سے عرب الہی  
 داخل کیا اور ایک روایت میں جو کہ اپنے پالان برہی سجدہ کیا حال کے میں ہونے  
 امانی نیت ابی طالب کے گھر میں جا کے غسل اپنے فرمایا اور آٹھ روکتیں شپا کی  
 نماز کی پڑھیں امانی نے عرض کیا کہ میرا بھائی علی غلامے کو قتل کیا چاہتا جو  
 اور میں نے اسے امان دی جو وہ حضرت امانی کے شوہر کے اتار میں سے تھا  
 اپنے فرمایا جسے تھے امان دی تھے میں نے بھی امان دی حال بڑے بڑے مڑا  
 قریش شہر کے شہر مجھوڑ کے بھاگ گئے اور جو حاضر ہوئے انکا قصور ساق ہوا اور  
 اپنے جان بخشی کی اسے اپنے پوچھا کہ تمہارا مجھے کیا گمان جو میں تمہارے ساتھ  
 کیا کروں گا انھوں نے کہا کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ برادر کریم ہیں ہمارے ملک ہے  
 میں ہم پر رحم فرماؤ نیلے آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے حق میں وہ کتابوں جو یوسف  
 علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا لا تفرحوا بکفریکم یوم یقیر اللہ  
 لکم و ھو اذ حکم الزاحمیین یعنی تمہارے کچھ ملامت نہیں بخٹے تمہیں  
 اللہ تعالیٰ اور وہ دیا وہ رحم کرنے والا ہر سب رحم کرنے والا ہوں سے حال  
 گرد خانہ کہیے کے مشرکین نے تین سو ساٹھ بت رکھے تھے اور پانچون انکو سے  
 سے جادے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت وہاں تشریف لے گئے  
 ایک لکڑی آپ کے ہاتھ میں تھی آپ یہ آیت پڑھتے تھے جاء الحق و زہق  
 الباطل و ان الباطل کان زھوتا یعنی آیا حق اور ناباطل بیک باطل ہو  
 ٹٹنے والا اور لکڑی سے آپ توں کی طرف اشارہ کرتے تھے سو جیسے منہ کی طرف  
 اشارہ فرماتے تھے وہ بت چت گر پڑتا تھا اور جسکی پشت کی طرف آپ  
 اشارہ فرماتے تھے وہ اندھا گر پڑتا تھا اس طرح سب بت اکھڑا گھر کے

اب دوسرا قیدی فروغ کے باہر ۱۲

توانیچ بیار

کر پڑے اور قصور میں جو دیوار کعبہ پہنچی تھیں انکو آپ نے چاہ زمزم سے اپنی نکل گئے  
 دلو ادا آئیں حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل کی صورتیں جو تھیں انکو انھوں  
 میں تبرقار کے بنا دیے تھے آپ نے فرمایا کہ مشرکین خوب جانتے ہیں کہ ان  
 دونوں پیغمبروں نے یہ کبھی کام نہیں کیا براہ شرارت انکے ہاتھوں میں تیر  
 قمار کی صورت بنا دی تھی یہ جو مشہور ہے کہ اونچے بتوں کے انارنے کے لیے  
 حضرت علی کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دوش مبارک پر  
 چڑھا یا حضرت علی نے عرض کیا تھا کہ آپ میرے کندھوں پر سوار ہوں کم باجوت  
 نہ اٹھا سکو گے اور میں بار ولایت اٹھا لوں گا سواہ عبدالعزیز صاحب نے  
 سمعہ انا عشر یہ میں لکھا ہے کہ جب بت اشارے سے گر پڑے تو اس بات کی  
 کیا حاجت تھی اور شاید یہ امر اندر کہیے کے بتوں میں واقع ہوا ہو حال  
 گیارہ مرد اور چھ عورتوں کا خون آپ نے بدر فرمایا تھا یعنی جہان پاؤ مار ڈالو  
 مرد تو یہ ہیں عمر بن ابی جہل صفوان بن امیہ اور بخشی قاتل عمرو بن عبد اللہ  
 بن سعد بن ابی مسرج کعب بن زہیر اور شہار بن شہود اور عبد اللہ بن زبیر غمی و  
 عبد العزیز بن خطلہ اور قیس بن عقیل اور عاتر بن ظلالہ اور حیر بن نفید  
 یہ چار پچھلے قتل ہوئے باقی سب اسلام لائے اور محفوظ رہے اور عورتیں ایک ہند  
 زوجہ ابوسفیان اور فرحنا اور فریحہ امہ زبیرہ اور ام سعدیہ چاروں  
 پچھلے قتل ہوئیں حال عبدالعزیز بن خطلہ اگر کہیے کہ پردوں سے پٹ لوگوں نے  
 حضور اقدس میں یہ حال عرض کیا آپ نے فرمایا وہ ہیں مار ڈالو ہانچ قتل کر ڈالو  
 انکو جل جلا لہے اس دن حرم میں اجازت قتل کی آپ کو دی تھی لہذا اپنے  
 وہیں قتل کرنے کا حکم دیا اور وہ پہلے مدینے میں آگے مسلمان ہو گیا تھا آپ نے  
 اسکا نام عبدالنذر رکھا تھا پہلے عبدالعزیز تھا آپ نے ایک قبیلے کی رکوہ لینے کو انکو

۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴۷۲  
 ۴۷۳  
 ۴۷۴  
 ۴۷۵  
 ۴۷۶  
 ۴۷۷  
 ۴۷۸  
 ۴۷۹  
 ۴۸۰  
 ۴۸۱  
 ۴۸۲  
 ۴۸۳  
 ۴۸۴  
 ۴۸۵  
 ۴۸۶  
 ۴۸۷  
 ۴۸۸  
 ۴۸۹  
 ۴۹۰  
 ۴۹۱  
 ۴۹۲  
 ۴۹۳  
 ۴۹۴  
 ۴۹۵

عنه فخرج من مكة في سنة ثمان وخمسين وستمائة وبعث في طلبه  
عنه فخرج من مكة في سنة ثمان وخمسين وستمائة وبعث في طلبه

[illegible]

بھیجا تھا اس سفر میں اُس نے اپنے خدمتگار کو کہنا بچائے میں اُس نے در کی تھی مار ڈالا  
اس دُور سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قصاص میں اُسے قتل کرینگے مہینے کو نہ گیا  
اور زکوٰۃ کا مال لے کے مرتد ہو کے کے چلا گیا سو اپنے اسکا خون بدر کیا تھا کہ مارا گیا  
حال مقیس بن صبابہ کا یہ جرم تھا کہ اسکے بھائی ہشام کو ایک انصاری نے شہید  
جان کے قتل کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت دلوا دی مقیس بن صبابہ  
لینے دیت کے انصاری کو قتل کیا اور مرتد ہو کے بھاگ گیا روز فتح ایک گیشہ  
میں اور مشرکوں کے ساتھ یکے میں شراب پی رہا تھا نیلہ بن عبد اللہ بنی ک  
خبر ہوئی انھوں نے اُسے قتل کیا حال عارث بن طلاطلہ بھی آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا میں دیتا تھا حضرت علی نے اسے قتل کیا حال  
حورث بن نفید کو بھی حضرت علی نے قتل کیا گھر میں بیٹھ رہا تھا حضرت  
علیؑ اسکے دروازے پر اسکی تلباس کے لیے گئے گھر میں سے کہا کہ جنگل کو گیا  
حضرت علیؑ دُمان سے ملے آئے تب وہ گھر سے نکلا حضرت علیؑ کو مل گیا انھوں نے  
قتل کیا اور وہ شاعر تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا کرتا تھا ایسا  
خون اسکا ہر ہوا تھا حال عکرمہ بن ابی جہل کا یہ حال ہوا کہ وہ کے سے  
بھاگ گیا ام حبیل اسکی جو دو مسلمان ہو گئی اور اُس نے حضور اقدسؐ میں عرض  
کیا کہ عکرمہ کو امان ملے آپ نے عکرمہ کو امان دی اور ام حبیل نے جا کر عکرمہ سے  
کہ وہ جہاز پر چڑھ کے ارادہ بھاگ جائے کار کھتا تھا حال بیان کیا اُس نے کہا  
تعب کیا با وصف اپنی ایسی عداوت کے امان کو محال سمجھتا تھا اُس نے کہ  
کہ میں ایسی ایذا میں آچکا ہوں کہ دیتا رہا اسپر بھی مجھے امان دی ام حبیل نے کہا کہ آپ  
ایسے کریم اور رحیم ہیں کہ تعریف آپ کی نہیں ہو سکتی عکرمہ ام حبیل کے ساتھ چلے  
راہ میں عکرمہ نے ام حبیل سے ارادہ مباشرت کا کیا ام حبیل نے نہ مانا اور کہا

عالمیہ نظم و نون  
نظم و نون  
نظم و نون  
نظم و نون

نظم و نون  
نظم و نون  
نظم و نون  
نظم و نون

نظم و نون  
نظم و نون  
نظم و نون  
نظم و نون



سنگ جو جنگ مسلمان نہ ہو جسے محبت مال نہیں حکمرانے حضور میں لکھ کر رکھ دیا  
عرض کیا کہ یہ عورت کہتی ہو کہ اپنے مجھے امان دی ہو کہا اپنے کہ سچ کہتی ہو میں نے  
نہیے امان دی ہو حکمرانے کہا کہ انا علم سوائے پیغمبر کے دوسرے سے نہیں ہو سکتا  
اور یہ وقت مسلمان ہو گیا پھر حضرت علیؓ کمال قبول ہوئے لکھا ہو کہ قرآن مجید  
دیکھو انہیں حالت وجد ہوئی تھی کہ لکھتے تھے هَذَا الْكِتَابُ رِبِّي هَذَا الْكِتَابُ رِبِّي  
اور حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بارہ لشکر اپنی ابتداء خلافت میں اسے  
دفع فتنہ مرتدین اور قتال کفار کے جو امور کیے تھے انہیں ایک لشکر کے سردار  
حکمران بھی تھے اور اسی عہد میں جنگ اجادین میں شہید ہوئے حال صفوان بن امیہ  
آپنے ہمت دی یہاں تک کہ غزوہ حنین واقع ہوا اسکے لیے آپنے کچھ زرہیں صفوان  
سے بطور رعایت لین اور بعد فتح حنین کے کہ غنیمت بہت اہل اسلام کے  
ہاتھ آتی تھی اور ایک ہمارا غنیمت کی بھیڑوں اور بکریوں اور اونٹوں سے  
بھرا ہوا تھا صفوان بن امیہ نے دیکھ کر تعجب کیا اور کہا کیا بہت مویشی ہیں اپنے  
فرمایا کہ یہ سب کی سب میں نے تمہیں پہنچا دیں اسی وقت صفوان مسلمان ہو گئے اور  
کہا کہ اتنی سخاوت سوائے نبی کے دوسرے سے نہیں ہو سکتی حال دشمنی کیاری  
آ کے مسلمان ہو گیا اور قصور اسکا معاف ہو گیا اور بعض مورخین نے لکھا ہو کہ اسے  
مسلمت ملی تھی جب یہ آیت نازل ہوئی قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَرِفُوا عَنِ  
الْأَفْسَاهِمُ وَلَا تَغْطُوا عَنِ الرَّحْمَةِ اللَّهُ طَائِفٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ فِي تِلْكَ الْأَمْثَلِ  
إِنَّمَا هِيَ أَلْفُ مِائَةٍ أَلْفٍ مِّنْ رَّحْمَتِهِ تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَبِعِزَّتِهِ وَبِعِزَّتِهِ وَبِعِزَّتِهِ  
مَتَنًا اسید پور رحمت خدا سے بیشک اللہ بخشا ہو سب گناہوں کو وہی ہے بڑا  
بخشنے والا نہایت مہربان تب دشمنی مسلمان ہوا اور حالات اسلام میں اسکے ہاتھ سے  
یہ بہت اچھا کام ہوا کہ سیکڑہ کذاب جسے جو ماد عوی پیغمبری کا کیا تھا عہد ابوبکر صدیق

صفوان بن امیہ  
سنگ لکھ کر رکھ دیا

ابن ہشام

تواریخ حبیب اللہ

ہم اب دوسرے بیویوں کو فروغ کے بیان میں  
 میں اسکے ہاتھ سے مارا گیا حال عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کا حضور یہ تھا کہ مکہ میں  
 وحی تھا کہ نبی آخر آیات میں اس جنس کے کلے میں جیسے واللہ سنیع ملیلہ یا  
 اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ لَکَ تَغْوِیْرًا تَبْدِیْلًا کی اور کہی قبل اسکے کہ آپ ارشاد  
 کریں اس جنس کا کلمہ اسکی زبان پر گذر گیا آپنے فرمایا کہ یہی کلمہ لو اسنے لوگوں میں  
 کتنا شروع کیا کہ محمد کو خیر نہیں ہوتی میں جو چاہتا ہوں کہہ دیتا ہوں اور مجھے بھی وحی  
 آتی ہے اور مرد ہو کے بھاگ گیا ف علی اس میں تجربے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے  
 کہ شاگرد اور سامعین کے دل پر ہتا دیا عالم کے غلطے کا اکثر عکس پڑتا ہو کہ قبل سنا  
 کے ایک بات جو استاد یا عالم کو بتانی منظور ہوتی ہے شاگرد یا سامع کے دل میں  
 آجاتی ہے سو یہ معاملہ ابن سعد کا کہ بعضے کلمات اسکی زبان پر جاری ہو گئے تھے  
 تھا مگر شیطان نے اسے مگرہ کیا کہ وہ مرد ہو گیا اور وہ رضاعی بھائی حضرت عثمان کا  
 تھا حضرت عثمان اسے اپنے ساتھ حضور اقدس میں لے آئے اور بیانہ تمام  
 اسکی سفارش کی کہ قصور اسکا معاف ہو اور اسلام اسکا قبول ہو ابجد انہیں  
 جب وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مارے شرم زمانہ ارتداد  
 بھاگ جاتا حضرت عثمان نے یہ حال حضور اقدس میں عرض کیا آپ نے فرمایا  
 شرم اوے نہیں رو رو آیا کرے حضرت عثمان کے عہد میں افریقیہ انھیں عبداللہ بن  
 سعد بن ابی سرح کے ہاتھ پر فتح ہوا وہ حاکم مصر تھے اور بعد شہادت حضرت عثمان کے  
 واسطے پیچھے کے مسلمان کے خون سے کسی طرف شریک نہوئے حال کعب بن ربیع  
 کا یہ قصور تھا کہ اسنے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت ابوبکر صدیق  
 رضی اللہ عنہ کی تھی پکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سے اپنی بھائی کو واسطے دریافت  
 حال کے بھیجا تھا وہ اگے بسبب سابقہ معرفت کے حضرت ابوبکر صدیق سے ملا اور  
 انگلی پر ہدایت ہو حضور اقدس میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گیا کعب کو یہ بات آگوار ہوئی

بیان اسلام و اہل بیت  
 حدیث ابی ابی سرح کا  
 غلطہ فاضلہ

بیان کعب بن ربیع  
 حدیث ابی ابی سرح کا  
 غلطہ فاضلہ

تواریخ حبیب آباد

باب دوم: تفسیر و غزوہ فتح مکہ کے بیان میں ۱۳۱

کہ بغیر میرے مشورے کے کیوں مسلمان ہو گیا اور کچھ اشعار لکھ بھیجے انہیں سے ایک بیت یہ ہے شعر: سَقَاكَ الْوَبْكَرُ بِكَاسٍ رَدِيْقَةٍ فَاَنْخَلَكَ الْمَأْمُوْرُ مِنْهَا وَعَدَّكَ كَمَا بَلَّيَا نَحْنُ الْوَبْكَرُ بِنُزَائِلِهِ بِحَبْرٍ سِرَابٍ كَيْفَ نَحْنُ اس سے اور کر دیا مامور حادے میں اس شخص کو کہتے جسے جن سے رابطہ مواد جن کا امر اسے پہنچے یہ کنایہ کیا تھا اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور جو چین بھی اسے کئی تھیں ایسے جن اسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدف فرمایا تھا بعد فتح مکہ کے ماتحت نہ آیا جب آپ مدینے میں رونق افروز ہوئے بقصد مدینہ روانہ ہو ادن کو چھپ رہتارات کو چھپا آپ مسجد شریف میں تشریف رکھتے تھے کیا رنگی مسجد کے دروازے پر ازمنی جھاگڑنے کما میں کعب بن زبیر مَوْنِ اَسْهَلُ اَنْ كَالِ اللّٰهِ اَكْبَرُ اللّٰهُ مَا شَهِدَ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اور حضور میں حاضر ہو کر قصیدہ بابت سعاد و جلالت میں لکھا تھا سنا یا آپ خوش ہوئے اور ردائے مبارک صلے میں عنایت فرمائی قصیدے کو اس شعر میں شعر: اِنَّا لَنَسِيْفٌ لِّسَيْفٍ يَنْتَضَا بِهٖ بِمُهَنْدٍ مَّحِيُوْتٍ اَلْهَيْدَا مَسْلُوْلٍ اَبٍ لِّصَلٰحٍ فرمائی سیف کی جاگہ نود کروا دو سیوف اللہ کی جگہ سیوف اللہ کر دیا اور انکو یکے جو چھکا کہ یہ شعر تیرا ہی ہے شعر: سَقَاكَ الْوَبْكَرُ بِكَاسٍ رَدِيْقَةٍ فَاَنْخَلَكَ الْمَأْمُوْرُ مِنْهَا وَعَدَّكَ كَمَا بَلَّيَا نَحْنُ اس سے براہ ذہانت و درحمت اس شعر میں ایسے بدل دیے جس سے وہ شعر جو کافر ناما بلکہ مروج کا ہو گیا کما میں نے رویہ دال سے نہیں کہا کہ بلکہ داد سے کہا ہو معنی خوش گوارا و مامور نہیں کہا بلکہ مامون کہا ہے نبی وہ شخص کہ امانت دار ہیں خدا کے وحی میں آپ کعب کی حاضر جوابی اور جود ذہن سے بہت راضی ہوئے منقول ہے کہ حضرت معاذؓ نے اپنے ایام خلافت میں دس ہزار دینار کعبؓ کو ردائے مبارک کی قیمت کے دیتے تھے انھوں نے نہ بچی اور کہا تیرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا میں ہرگز نہ بیچوں گا بعد وفات انکے انکی اولاد کو امیر حاجتے

بیس ہزار گورائے مبارک خرید لی حال ہمار بن ہود کا یہ جرم تھا کہ جب بی بی زینب  
 عاصہ زادی کو ان کے شوہر ابو العاص نے بموجب وعدے کے مکہ سے مدینے کو  
 ہوجا رہی تھیں کہ ساتھ ابو رافع اور مسلم بن اسلم کے کہ حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ و  
 سلم ان کے لینے کو گئے تھے روانہ کیا ہمار نے ساتھ چند ادبائش قریش کے راہ میں  
 پہونچ کے ایک بنی زینب کے مارا وہ ایک چھوڑا گر بچہ اور حمل انکا سا قحط ہوا  
 اور وہ ہمار ہو کے اسی حد سے تھے مرگین اسلئے اپنے اسکا خون ہر کیا تھا ایام فتح  
 کے میں غلام بعد مر جعت حضور اقدس کے مدینے کو آپ ایک دن اصحاب میں بیٹھے تھے  
 کہ کیا رگی ہمارے آکے چلا کے کہا کہ میں مقر باسلام آیا ہوں اور مسلمان ہو گیا اور اپنے  
 انکا قصور معاف فرمایا حال ہندو عورتوں میں شامل ہو کے آکے مسلمان ہو گئی اور اپنے  
 عرض کیا کہ میرا یہ حال تھا کہ سب سے زیادہ آپ کو دشمن رکھتی تھی اب میں سب سے  
 زیادہ آپ کو دوست رکھتی ہوں اپنے فرمایا اور بھی محبت زیادہ ہو جائیگی اور ہند نے گھر میں  
 جا کے جتنی بت تھی توڑ ڈالے اور کہا کہ میں تمھارے قریب میں تھی اور حضور اقدس میں  
 دو بکری کے بچے بطور ہدیہ بھیجے اور صذر کھلا بھیجا کہ میرے پاس بکریاں کم ہیں اپنے اسکی  
 بکریوں کے لیے دعا ہے برکت کی بکریاں اسکی بہت زیادہ ہو گئیں ہند کتنی تھی کہ یہ برکت  
 بخار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے حال قرتنا اور قریہ دونوں لونڈیاں بن گئیں  
 اور انب مولات یعنی لونڈی ازا دی ہوئی اسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو گیا کرتی تھیں  
 اسلئے خون انکا ہر ہوا قرتنا بھاگ گئی تھی لوگوں نے اسکے لیے امان آپ سو مانگ لی  
 وہ حاضر ہو کے مسلمان ہو گئی اور قریہ اور آرتب ماری گئیں اور ساری نبی مطلب کی دولت  
 تھی وہ حضرت علی کے ہاتھ سے غسل ہوئی اور ام سعد کا حال اتنا ہی لکھا کہ وہ بھی  
 ماری گئی کچھ حال اسکا کہ کون تھی اور کیا اسکا جرم تھا اور کئے اسے غسل کیا نہیں لکھا  
 حال ایام رفتی انفریزی کے میں اپنے ایک دن کعبہ معظمہ کے اندر داخل ہوئے کا قصد کیا

بیان ہجرت ہمار  
 بن ہود کا

سابقہ تاریخ ہجرت  
 ہمار بن ہود کا

بیان اسلام ہمار  
 عورت ہمار کا

بیان ہجرت ہمار  
 بن ہود کا

بیان ہجرت ہمار  
 بن ہود کا

عثمان بن طلحہ سے کبھی طلب کی وہ لے آئے آپ کہے میں داخل ہونے حضرت عباس نے درخواست کی کہ سہا بہ حاجیوں کا مجھے متعلق جو کبھی بھی مجھے عنایت ہو حضرت علی نے بھی درخواست کبھی کی کی خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ الْكَافِرَ لَا تَدْخُلُوا الْكَافِرَاتِ اِلَىٰ اَهْلِهِنَّ حَتّٰى يَخْرُجُوْا اِلَيْكُمْ اَوْ يَخْرُجُوْا مِنْ اِلَيْكُمْ فَتَكُوْنُ سَبِيْلًا لِّاَلْفَاظٍ مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ ذٰلِجٌ

کبھی عثمان کو دے دی اور فرمایا لو ہمیشہ کے لیے نہ لیگا کوئی تھے مگر ظالم مطابق اس پیشین گوئی کے کبھی خانہ کعبہ کی خاندان عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ میں اب تک چلی آئی عمر عثمان کی اولاد نہ تھی انھوں نے کبھی اپنے بھائی شیبہ کو بوقت وفات دی شیبہ کی اولاد میں وہ کبھی رہی لہذا صاحب مفتح شیبی کہلاتا ہو اور آپ نے عثمان کو اس وقت وقفہ یا ودلایا کہ قبل ہجرت آپ نے ایک مرتبہ عثمان سے کہنے کے کھولنے کو کہا تھا اُسے نانا تھا آپ نے فرمایا کہ ایک دن یہ کبھی میرے ہاتھ میں ہوگی جسے چاہو مگر دنگ عثمان نے کہا کہ اس دن قریش بہت دلیل ہو جائیں گے جو ایسی بات ہوگی آپ نے فرمایا میں بلکہ قریش کو ایک دن بڑی عزت حاصل ہوگی سو مطابق میں پیش گوئی کے واقع ہوا

فصل چوبیسویں غزوہ حنین کے بیان میں

بعد فتح مکہ کے غزوہ حنین ہوا حنین ایک جگہ کا نام ہے، لڑائی حائل میں آپ و ان کے  
کفار پر کہ بقصد جنگ جمع ہوئے نکلے تھے لشکر لیکئے بارہ ہزار آدمی لشکر مایوں میں  
جب کفار جمع ہوئے سب ہواشی و سامان لیکئے نکلے تھے کسی نے یہ بات حضرت اعلیٰ  
میں عرض کی تھی آپ نے فرمایا سب غنیمت ہوگی مسلمانوں کی انشاء اللہ تعالیٰ سو سیاری  
ہو اسرار کفار کا عوف بن مالک تھا اول جنگ میں مقابلہ ہوتے ہی مسلمان تنگ جگہ  
میں تھے اور فضیلہ ہوازن نے کہ کفار مقابلین تھے بے طرح تیر برائے اکثر لوگوں کے  
پانٹوں اٹھ گئے آپ فوج شہبائی یعنی دبدل پر سوار تھے آپ نے آگے بڑھایا اور آپ  
بغور رجز کے یہ فرماتے تھے اَنَا النَّبِيُّ لَا كُنْتُ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ میں نبی ہوں

بیشک میں میثا عبدالمطلب کا ہون اور ابوہریرہ بن عمارت ابن عم آپ کے ساتھ تھے  
 وہ بظلم کی باگ تھامے تھے کہ یکبارگی بڑھ نکلا دے حضرت عباس علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 علیہ وسلم بھی دبان تھے اُنہی آپ نے ارشاد کیا کہ صحابہ کو بچا دو انھوں نے صحابہ میں  
 انصار اصحاب سمرہ کے بچا راجو تکمیت رضوان درخت سمرہ کے تلے ہوئی تھی لہذا  
 اصحاب بیت رضوان والے اصحاب سمرہ کھلاتے ہیں سب لوگ اچھی آواز پر میرے  
 اور حملہ سخت کیا کہ کافروں نے شکست پائی اور فتح عظیم مسلمانوں کی ہوئی تھی کچھ  
 فرشتے بھی مسلمانوں کی مدد کو بھیجے تھے اور آپ نے اس غزوے میں بھی ایک شمشیر نکلا  
 اور لشکروں کی لیکے کافروں کے لشکر کی طرف پھینک ماری تھی اور فرمایا تھا  
 شاکھت الودود یعنی بڑے ہوتے یہ تھے اس خاکے پہنچتے ہی کافروں پر صور شکست  
 نمودار ہوئی ت بعض مسلمانوں کے دل میں یہ خیال آیا تھا کہ ہمیشہ ہماری جماعت  
 قلیل ہوتی تھی اور کفار کی جماعت کثیرہ پر غالب آتی تھی اب ہماری جماعت کثیرہ اور  
 کفار قلیل ہیں اور نبی اچھت کفار کم تھے صرف چار ہزار تھے یہ بات خدا تعالیٰ نے کو  
 تائید ہوئی اور ابتدائ میں جو یاتوں اُٹھ گئے تھے اُسکی یہ وجہ تھی پھر اللہ تعالیٰ نے مدد  
 کی قرآن مجید میں آیہ قُرْآنٌ مَّحْدِنٌ اِذَا نَجَّيْتُمْ كَثْرَتُكُمْ مِّنْ ذِكْرِ اَسْمٰی قٰیْمِے کا ہے  
 غنیمت بیماریار از قبیل مواسی وغیرہ اہل ہلام کے اٹھ آئی پھر بکری دے سے  
 ایک بہار سارا بھر گیا تھا وہ سب آہو صفوان بن امیہ کو عنایت فرمایا کہ سب اسکے  
 اسلام کا ہوا چنانچہ اوپر ذکر ہوا حال غزوہ او طاس بھی وہیں واقع ہوا کفار  
 بنین سے بھاگ کے جمع ہوئے تھے جلد لشکر ظفر پیکر سے انھوں نے شکست پائی چھ  
 آپ نے تلخ طائف کا محاصرہ کیا امین عون بن مالک ساتھ شراکان ہوازن اور قریظ  
 تھا اور پہلے سوا یک برس کا سا ان اس قلعے میں رکھ لیا تھا پندرہ روز محاصرے کے  
 رہے تھے پھر آپ نے خواب میں دیکھا کہ ایک بڑا ہمارا دودھ کا آپ کے سامنے ہوا ایک

اس کا قصہ اور اس کا  
 کی غصہ اور اس کا  
 نے اور اس کا  
 غنیمت میں دلائی  
 تھا کہ اس کا  
 ذکر غزوہ او طاس

خون لے آئے چرخ آہن ماری اور وہ دھڑک رہا تھا آپ نے حضرت ابو بکر صدیق سے بیان کیا انھوں نے اسکی تعبیر یہ یہ عرض کیا کہ یہ قلعہ اسی فتح ہو گا آپ نے فرمایا درست ہو اور آپ اس قلعے پر سے اٹھ آئے بعد ازیں وہ قلعہ خود بخود فتح ہو گیا اور عوف بنی لک کے مسلمان ہو گیا اور سارے ہوازن مسلمان ہو گئے اور عوف کو اپنے امیر کیا آئے مقابلہ کر کے ثقیف کو بھی مسلمان کیا حال غنائم حین وغیرہ سے اپنے تو مسلمانان قریش کو بہت کچھ دیا بعضے نے جو انان انصار کے حقیقت امر کو نہیں سمجھتے تھے اسباب میں گفتگو کرنے لگے کہ اموال غنائم قریش کو ملے ہیں اور اب تک ہماری تلواریں قریش کے خون سے لپکتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر پہنچی آپ نے انصار کو ایک نیمے میں جمع کیا اور ان سے کہا تمھاری یہ باتیں مجھے پہنچی ہیں انھوں نے عرض کیا کہ ہم میں سمجھ والوں نے تو ایسی بات نہیں کہی جو ان فود عمر دن لے لہتہ کچھ کہا ہو اپنے اپنے حسانات اپنی شمار کیے کہ میں نے تمھیں ہدایت کی اور شرک سے نکالا کہ طریق حق پر لایا اور لائق دخول جنت کے کیا اور تمھیں عزت دی اس جس کے اموال آپ نے شمار کیے انصار نے عرض کیا کہ بجا ہو اپنے فرمایا کہ تم بھی اپنے حسانات بیان کرو انھوں نے کہا کہ ہم کیا عرض کریں اپنے فرمایا کہ تم یہ کہو کہ ہم نے تمھیں اپنے گھر میں جگہ دی اور تمھاری مدد کی اور اس جس کی باتیں ارشاد کیں پھر آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ نہ مسلمان ہوتے ہیں مناسب معلوم ہوا کہ انکی تالیف کیجاوے اور وہ انھیں بہت پہنچے تھے ایسے میں نے انکو اموال دیے اور تم راضی نہیں ہو اس بات کہ لوگ اپنے گھر اموال لیے جا دیں اور تم رسول اللہ کو لیکر اپنے گھر جاؤ سب انھوں نے عرض کیا کہ ہم راضی ہیں بجا ازین اپنے عہدیت دینے کی فرمائی

### فصل چھیسویں و فود کے بیان میں

عظمت خاندان کعبہ کی عرب کے دل میں بہت تھی اور صحوڑے دن قلعہ صحابہ فیل کو





مراقت کر کے ایک دن اسکے مکان کی پشت سے نقب لگا کے آئے قتل کیا قتل کے وقت آیتے بہت زور سے آواز کی باہر سے دروازے کے پہرے والوں نے پوچھا کہ کیسی آواز ہو اسکی رو روئے لگا کہ تمہارے پیغمبر پر وحی آئی ہو اسکی آواز ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی روز دیرینے میں ہونے کے قتل کی خبر دی اور علیہ السلام نے بہت فوت بائی لاکھ آدمی بلایا اور اسکے ساتھ ہو گئے حضرت ابو بکر صدیق کے عہد میں لشکر خالد بن ولید سے بہت دشمنی تھی ہوا

فصل چہیدین غزوہ تبوک کو بیان میں

نبی خداوند متعال غزوہ تبوک پر تبوک ایک جگہ کا نام ہوا طران شام میں لشکر سالوں وہاں جا کے ٹھہرا تھا لہذا یہ غزوہ تبوک کہلاتا ہوا درغزوہ ہمسرہ بھی کہتے ہیں اسلئے کہ تکلیف کے دونوں میں تیار سی اس جہاد کی ہوتی تھی سبب اسکا یہ ہوا کہ آپ کو فہم پہنچی کہ ہر قتل بادشاہ روم آپ پر لشکر لایا جاتا ہوا آپ کو مناسب معلوم ہوا کہ خود اپنے لشکر لیماؤن قبائل عرب کو لکھا بھیجا بہت آدمی جمع ہوئے تیس ہزار آدمی اس غزوے میں ہمراہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور آپ کی عادت تھی کہ عزم جہاد کو چھپایا کرتے تھے مگر اس غزوے میں بانی محبت کہ سفر دور و دراز اور موسم گرمی کا تھا لوگ مطلع ہوئے اچھی طرح سا ان کر لین صاف حال عزم فرما دیا تھا اور لوگوں کو تکر غیبی کی کسانان اس غزوے کا ہر شخص بقدر استطاعت حضور میں جمع کرے اور فرمایا جو اس لشکر کا سا ان کر دے انکے لیے جنت ہو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس معاملے میں بھی جنت حاصل کی اور اتنا بہت مال دیا کہ جناب قدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت رہی ہوئے کہتے ہیں کہ تیس ہزار آدمی لشکر میں تھے انہیں سے بیس ہزار کا سا ان حضرت عثمان نے کر دیا تھا اور آپ نے فرمایا کہ میں عثمان سے راضی ہوں یا اللہ تو بھی راضی ہوا اور بھی فرمایا کہ عثمان کو کوئی عمل بعد آج کے فرزند نہ لکھا حال حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ ہمیشہ ابو بکر محمد پر مورثین غالب رہا کرتے تھے زمانہ تجنیز غزوہ تبوک میں مجھے بہتر

میں

وکر غزوہ تبوک

اسی طرح

اسی طرح

حوب تھی میں یہ سمجھا کہ اس مرتبہ میں غالب رہو گا انجو سب مال میں سے آدھا حضور  
 اقدس میں لے گیا اپنے پوجھا کہ عیال و اطفال کے لیے کیا چھوڑ میں نے کہا آنا ہی البکر  
 صدیق سب مال چلے آئے اپنے پوجھا کہ لڑکے بالوں کے لیے کیا رکھا ہو انھوں نے کہا کہ  
 خدا اور خدا کا رسول اپنے فرمایا تھا یٰ اَہْلَیْنِیْ کُلُوْا مِنْ حَیْثُ شِئْتُمْ فَاَنْتُمْ رَاضِیْنَ  
 میں ایسا ہو جیسا تم دونوں کے کھوں میں یعنی ابو بکر صدیق نے عیال کے لیے خدا اور رسول کو  
 بنایا اور حضرت عمر نے مال کو اور ظاہر ہے کہ دونوں باتوں میں بڑا فرق ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
 کہ میں نے ابو بکر کے کہا کہ میں بھی تم پر غالب نہ ہو گا حال حضرت علی کو انجو مدینے میں  
 ٹھہرے کو فرمایا انھوں نے عرض کیا کہ آپ مجھے عورقون میں اور لڑکوں میں چھوڑے جاتے ہیں  
 آپ نے فرمایا کہ تم راضی نہیں ہوتے کہ تم میرے لیے ہوا میں ماروں کے موسیٰ سے اگر پیغمبر ہی ہوا  
 میرے نہیں ہو پھر جیسے کہ وہ طور پر جاتے وقت حضرت موسیٰ نے حضرت ماروں کو نبی اکرم  
 ناب کیا تھا ایسے ہی اس غریب میں تھیں ناب کیے جاتا ہوں حال آپ مع لشکر تین ہزار  
 آدمی تھے موقع تبوک میں ہو چکے متوقف ہوئے اور ہر آٹھ دنے مارے ڈر کے کہ ابو بکر  
 برحق سمجھا تھا اور عرض کرتا تھا کہ آپ اطاعت و جواب میں لشکر پیغمبر حضرت خالد بن ولید کے  
 مع چار سو تیس سپاہیوں اور ایک ہزار مالک و دو سو مائتہ جنگی کے بھیجا اور فرمایا کہ تم ایسے نیکو  
 لشکار میں بکڑ لو گے سو ایسا ہی ہوا کہ جب وقت حضرت خالد بن ولید کے قلعے کو لے ہو چکے  
 وہ قلعے سے اتر اسبب یہ ہوا کہ وہ قلعے کو اتر تھا چاندنی رات تھی کیا بارگی ایک نیکو گاہے  
 دیوار قلعہ سے بدن اپنا رگڑنا شروع کیا اکیڈر کو نیک گاہے کو شکار کا بہت شوق تھا افسوس  
 نیک گاہے کو اتر اجماعی اسکا بھی ساتھ تھا وہ مار گیا اور اکیڈر گرفتار ہو گیا خالد رضی اللہ عنہ سے  
 حضور اقدس میں لے آئے آپ نے چھوڑ دیا اور کچھ نذرانہ اسے مقرر کر دیا اور ہوشو لکھا ہو کہ بکر  
 مسلمان ہو گیا حال ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ چھوٹا لشکر سے گئے تھا وٹ آکھنا تک کیا یادہ پاسبان  
 ضروری کہہ چکر لڑکے روانہ ہوئے وہ تبوک میں ایک شخص یادہ پاسبان نظر پر احب پاس یا معلوم ہوا کہ ابو ذر

کند مال پر اس وقت  
 جیو تھیں وہاں سے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 مال سے اپنے لیے  
 بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 وہاں سے اپنے لیے

ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ  
 وہاں سے اپنے لیے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 وہاں سے اپنے لیے  
 بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 وہاں سے اپنے لیے



جلادیا اور اللہ جل جلالہ نے سجدہ قبا کی اور اس کے نماز کو کی تعریف نازل فرمائی اور اوشاد  
 کیا کہ اسپس ایسے لوگ ہیں کہ پاکیزہ رہنے کو دوست رکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ پاکیزہ رہنے  
 والوں کو دوست رکھتا ہے حال میں شخص اصحاب مخلصین میں سے بھی رہتے تو حضرت کو  
 مالک کہ یہ بدری نہ تھے مگر بیعت عقبہ میں جو ہمارے پہلے جرت ہو گئے میں ابامحکم میں  
 کی تھی اور سبب ہجرت مدینہ کو وہی بیعت ہوئی تھی حاضر تھے اور اس بیعت کی بھی بڑی  
 نفسیات میں جتنی کہ صحیح بخاری میں حضرت کعب بن جریج سے روایت ہو کہ اگر چہ نفسیات بدری  
 بہت مشہور ہو لیکن بیعت عقبہ میں حاضری میری اسی ہو کہ باوصف آؤ اگر حضور  
 مجھے حاصل نہیں ہوا تو مجھے کچھ رنج نہیں اور دو صحابی بدری تھے ایک کا نام طلال  
 بن امیہ تھا اور ایک کا مرارہ بن الریح ان تینوں شخصوں نے بوقت معاودت آپ کے  
 صاف صاف کہہ دیا کہ ہمیں کچھ حذر نہ تھا ویسے ہی بسبب شامت نفس کے رہ گئے حدیث کعب  
 بن مالک میں کہ صحیح بخاری میں جو یہ قصہ مفصل مذکور ہو بقول حاجی رفیع الدین خان حبیب  
 مراد آبادی مولف سلوک کیب بذکر حبیب کے وہ قصہ مذاق ایمان میں ہزہ دار ہو بلکہ مطابق  
 حدیث مذکور کے جیسا کہ یاد ہو لکھا جاتا ہے حضرت کعب بن مالک کہتے ہیں کہ جن دنوں آپ  
 غزوہ تبوک کو تشریف لے جاتے تھے میں صحیح و سالم تھا اور فراغت باہمی بھی خوب کھلتا تھا  
 اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم بھی صاف سنا دیا کہ تبوک کی طرف قصد ہو مگر میں  
 یہی خیال کر رہا تھا کہ اب سامان کر کے چل دو چکا اور سامان چلنے کا نہوا یا تاک کہ آپ  
 روانہ ہو گئے ہر روز مجھے خیال ہی ہوتا تھا کہ اب چلے مل جاؤ گچھا یا تاک کہ لشکر وکیل گیا تو  
 سوائے صفحہ کے ایسے آنخاص کے جو متم بفاق تھے اور کوئی نظر نہ آیا طبیعت سخت گھبرائی  
 آتے لشکر میں ایک دن میرا حال پوچھا ایک شخص نے کہا کہ انہی کوئی وضعداری کیلئے میں  
 رہ گیا اور معاویہ بن جبل نے کہا کہ وہ ایسا نہیں جو اور میری شائے حبیب کی ایک دن گھر میں آیا  
 میری پیسوں نے انکو رکھی بیٹوں میں چھڑکاؤ کر کے میرے لیے دوپہر کے سوئی کی جگہ تیا کی تھی

نفسیات میں حجاب  
 حبیبیوں کا بیان ہے

علاء الدین بن السیاحی نے  
 کہہ دیا کہ ان کی شائے  
 صحیح بخاری میں مذکور

علاء الدین بن السیاحی نے  
 کہہ دیا کہ ان کی شائے  
 صحیح بخاری میں مذکور

میں نے کہا کہ خاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو گرمی اور لوہین ہیں اور میں ایسی جگہ مقون  
 ہوں وہاں نہ سویا اور بڑی شکل سے دن کئے تھے جب خبر آپ کی مادیات کی سنی میں زیادہ  
 کھرا یا حیران تھا کہ کیسے سمجھ دکھاؤ گا ہاتھ تک کہ آپ رونق افروز دینے کی ہونے دل میں  
 طرح طرح کے منصوبے آئے آخر یہی تھا کہ سو اسے سج کے نہ کہو گا حضور اقدس میں حاضر ہوا  
 آپ نے پوچھا میں نے صاف صاف عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم مجھے کچھ عذر نہ تھا میں بیمار  
 تھا نہ بمقدور گر رہا تھا حضور کے نہ گیا آپ نے کہا تم تھرو جیسا کہ خدا نیتا تھا رہا میں  
 حکم فرما دے کیا جا گیا میں وہاں سے رخصت ہوا آیا اور منافقین نے جوڑے عذر دے چلے  
 کیے ان سے آپ نے کچھ نہ کہا لوگوں نے کہا مجھے ملامت کی اور کہا کہ اگر تم بھی کوئی عذر بنا کر مارتے  
 آپ آنحضرت صلعم تھا را عذر بن لیتے دیکھو جنہوں نے عذر کیا سب کا عذر سن لیا ہا تک  
 مجھے ہکا یا کہ باعث ہوئے اس بات کو میں حضور اقدس میں حاضر ہر کے پہلی بات کو بدلوں  
 اور کوئی جو عذر دیاں کر دین پھر میں نے پوچھا کہ اور کسی کا بھی میرا ساحل ہوا جو ان دو دن  
 صحابیوں بدریوں کا نام لوگوں نے لیا میں نے کہا وہ دو دن آدمی اچھے میں میں انہیں کا  
 ساتھی ہوں جو ہونا ہو سو ہو میں اب بات نہ بدلوں گے اپنے فرمایا کہ ان تینوں آدمیوں کے  
 کوئی کلام نہ کرے سب نے بولنا جیسے جوڑو یا دونوں ساتھی میرے تو گھر میں بیٹھ رہے کھاتے  
 بیٹھتے نہ تھے میں جو آدمی تھا مکان سے نکلتا اور مسجد شریف میں جا کے آپ کے ساتھ  
 نماز پڑھتا اور سلام کرتا آپ جواب جلا کے تو نہیں دیتے تھے معلوم نہیں آہستہ بھی جواب  
 دیتے تھے یا نہیں میں لہماے مبارک کو بوقت سلام خیال کرتا اپنے ہاتھ یا نہیں  
 اور میں نماز آپ کے تسهل پڑھتا اور بھی گاہ سے آپ کی طرف دیکھتا سو جب میں نماز  
 کی طرف متوجہ ہوتا آپ میری طرف دیکھتے اور جب میں آپ کی طرف دیکھتا آپ  
 منہ پھیرتے ایک دن میں بازار میں چلا جاتا تھا بادشاہ خستہ کا بھیجا آدمی مجھے  
 تلاش کرتا تھا لوگوں نے مجھے نشان دیا آسنے لاکے اس بادشاہ کا خط مجھے دیا

لفظ قرآن فصیح  
 محسن سید محمد شاد  
 العبد ذلیل ابن عبد اللہ  
 بن عبد اللہ بن عبد اللہ  
 خان آغا سید محمد  
 سید محمد شاد

اسی میں لکھا تھا کہ میں نے سنا ہوا کہ تمہارے صاحب تمہیں غلغلہ کر دیا ہو اور تم سے ناخوش ہیں سو تم تو ایسے آدمی نہیں ہو کہ کوئی تم سے ناخوش ہو اگر تم ہمارے پاس چلے آؤ تو تمہاری بہت خاطر کریں اور تمہیں بہت خوش رکھیں خط پڑھ کے مجھے بہت سوچ ہوا اور میں نے کہا اکی میری یہاں تک ذہن پر ہو چکی کہ کافر مجھے بلاتا ہو اور میرے ایمان میں طبع جھکاؤ اور میں نے تصور میں اس خط کو ڈال دیا اور کچھ جواب خط کا نہ لکھا سبحان اللہ کیا ایمان کامل صحابہ رضی اللہ عنہم کا تھا کہ حالت رنج و کلیف میں بھی خوب ثابت قدم رہتے تھے حضرت کعب کہتے ہیں کہ پھر آپ کا حکم ہو چکا کہ ہم تینوں آدمیوں میں سے زود کسی کے پاس نہ رہے میں نے یہ سنا کہ حکم ہو تو طلاق دے دوں بیان ہوا کہ صرف علیؓ نہ رہنا منظور ہو طلاق کا حکم نہیں میں نے اپنی زوجہ کو اس کے گھر رخصت کر دیا میرے ایک ساتھی یعنی ہلال بن امیہ کے لیے انکی زوجہ نے پیرانہ سالی اور بوئے حلیف کا سبب بنوئے کسی ایسے شخص کے جو کام کر سکتے عذر پیش کر کے اجازت اس بات کی لے لی کہ انکی زوجہ ان کے ساتھ رہے مگر بشارت مکر میں مجھے لوگوں نے کہا کہ تم بھی کچھ عذر پیش کر کے اپنی زوجہ کے لیے اجازت لے لو میں نے کہا میں جوان ہوں میں عذر پیش نہ کروں گا پچاس دن ویسی ہی حالت میں گذرے اور حقیقت میں جیسا خدا تعالیٰ نے فرمایا ہوتا اُت علیہما کا رخصت ہوا کہ وہ تنگ ہو گئی زمین انہر باہمہ فراہما ویسا ہی ہمارا حال تھا کہ یکبار کی صبح کو تو ایک پہاڑی سے پکار کے ایک شخص نے کہا بشارت ہو تمہیں کعب بن مالک تمہاری تو یہ قبول ہوئی میں نے اُتیوقت سجدہ شکر کیا اور حضور اقدس میں جا کے حاضر ہو مجلس میں صحابہ میں سے طلحہ رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر میری تہنیت کی اور مجھ سے مصافحہ کیا یہ حسان طلحہ کا میں کبھی نہیں بھولتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے دیکھا چہرہ مبارک خوشی سے درخشاں تھا جیسے چاند کا منور اور اپنے فرمایا کہ بشارت ہو تجھے ایسے دن کی جو بہت بہتر جو ان سب دنوں میں جب کوئی نہ ہو ان تجھے جی میں نے کہا کہ اس خوشی کے شکر لانے میں

جی میں آتا ہو کہ سال مال اپنا خیرات کر دین اپنے سارے مال کے دے ڈالنے سے منع فرمایا کہ کچھ اپنا مال اپنے پاس بھی رہتے دواد ونا فقیس جلد بنانے والوں کو خدا کی تعذیب سے نصیحت کیا سورہ برات میں انکی مذمت اور جہنمی ہونے کی آیتیں بھیجیں اور ہمارے لیے بعد ذکر قبول تو بہ کر فرمایا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اَللّٰهُ وَکُوْنُوْا مَعَ الْعٰسٰکُمْ ۝۵ اے ایمان والو! اور اللہ سے اور ہمت ساتھ ہو چونکہ وہاں تین فرمایا حضرت کب کتنی ہیں کہ کتب خوبی سچ کی اور بھی میرے دل میں راسخ ہو گئی اور ہمیشہ سچ کا مجھے خیال رہتا ہو کہ سچ نے مجھے بچایا اور جو نر نصیحت ہو کے جہنمی ٹھہرے

فصل ستائیسویں در فضیلت حج اور امیر الحاج ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیان میں

نورین سان حجت سورج فرض ہوا اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سبب شعل تعلیم ہدایت نور کے اور امر غزوات کو تشریف نہ لیا جس کے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آیا ہو امیر الحاج مقرر کر کے لے کر روانہ کیا کہ لوگوں کو حج موافق شرائع اسلام کو کرادین اور سورہ برات واسطے منائے حکام نقص عہد کے انکو ساتھ کر دی جب وہ روانہ ہوئے تب اپنے فرمایا کہ مالا نقص عہد کا ظہار زبانی کسی شخص کے اہل بیت سے چاہیے کہ عرب کو لوگ ایسے امور میں آقارب کی ہی بات قبول کرتے ہیں تب اپنے حضرت علی کو انفرات عہد باریسوا کر کے پیچھے ابو بکر صدیق کے روانہ کیا کہ سورہ برات سورج میں تم جا کے مناد ابو بکر صدیق نے آواز مانے کی کسے گمان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ٹھہر کے دیکھا تو حضرت علی میں پوچھا اے نبی کریم! یعنی امیر ہو کے آئے ہو یا تابع ہو کے حضرت علی نے کہا مامور یعنی تابع ہو کے اور بیان کیا کہ سورہ برات سنانے کو آیا ہوں بعد ازین حضرت ابو بکر صدیق نے حج کو لوگوں سے کرایا اور خطبہ سے سورج چڑھے اور حضرت علی نے سورہ برات کو سنا یا اور مضمون کا بیان کیا اور بعد پکارا اور ندا کروا یا حضرت ابو بکر نے انکی مدد کے لیے کچھ لوگ مقرر کر دیے باری ہی سے پکارتے سنا دی میں یہ بات تھی کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور

ملاحظہ فرمائیے کہ اس میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے

طواف قافہ کعبہ کوئی نہ نکلا کرے اور حجت میں سو مسلمان کوئی نہ نجاے گا اور کافر نہیں  
جسے عہد میعاد ہی باندھا ہو وہ میعاد پوری کر کے اور جس کا عہد ہی میعاد ہو یا مطلق عہد  
نہیں آئے ہے چار مہینے کی امان ہے بعد ازین اگر مسلمان ہو گا تو حق ہو گا

### فصل اٹھائیسویں مباہلہ کے بیان میں

عربین نصاریٰ کا ایک قبیلہ تھا نبی بھڑان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین ہلکہ  
لکھا تھا اور اسلام کی طرف دعوت کی تھی انھوں نے جو وہ آدمی اپنی قوم میں جو منتخب کر کے  
خضور اقدس میں بھیجے پہلے دن لباس ریشمیں اور انگوٹھیاں سونے کی پہنکے حضور اقدس میں  
حاضر ہوئے اپنے انکے سلام کا اور کسی کے کلام کا کچھ جواب نہ دیا وہ حیران ہوئے دوسرے دن  
بشورہ حضرت عثمان اور عبدالرحمن بن عوف کو کہ اتنے پہلے ملاقات رکھتے حسب رسم  
حضرت علیؑ کے کہ اہد وقت ان دونوں صاحبوں کو پاس تھے کپڑے ریشمیں اور انگوٹھی سونے کی  
اتار کے رسیان کے سے کپڑے سادے بے تکلف پہنکے گئے اپنے انکو سلام کا جواب دیا اور اتنے  
کلام فرمایا اور اسلام کی طرف دعوت کی انھوں نے قبول کیا اور بہت باعزت بجا کیا اور حضرت  
عسیٰ کا حال پوچھا اپنے فرمایا کہ تمہارا اس شہر میں تعین جواب ملے گا اللہ تعالیٰ نے یہ تعین  
مازل فرمایا میں ان مثل علیؑ علیہ السلام علیہ السلام خلیفہ میں تو اب تمہارے قال لہ کن  
فیکون الحق من ربک فلا تکن من المصترین فمن حاجک فیہ من بعد  
ما جاءک من البیئۃ فقل لہا اذع انباءک وانا انباءک وانا انباءک وانا انباءک  
الفساک والفسک ثم فبتھن ففعلت اللہ علی الکافرین مال عسیٰ کا  
نزدیک اللہ تعالیٰ کے شرف دم کے جو پیدا کیا اسے اللہ نے سہی سے اور کہا ہو وہ ہو گئے حتیٰ کہ  
رب کی طرف سے جو ہمیں کچھ شکرت کر بھیجے کوئی جھگڑے مجھے اس بات میں تو کہ کہہ آؤ  
بلاوین ہم اپنی بیٹے اور تم اپنی بیٹے اور ہم اپنی عورتیں اور تم اپنی عورتیں اور خود ہم اپنی دین  
اور تم بھی خود آؤ پس کرین لعنت اللہ کی جو توں پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

صلی اللہ علیہ وسلم  
وہم ساکن در اس محل  
واللہ دونہما فیہما  
انھما ہی کا اٹھائیسویں



ایک تین سنا دین انھوں نے مضمون آیت کا اقرار نہ کیا اور سابلے کی بات میں کہا کہ کل ہم آگے اس باب میں کیسے اپنے مکان پر جا کے انھوں نے عاقب سو کہ انکا سردار تھا پوچھا اسنے کیا کہ اگر وہ نصاریٰ تم خوب جانتے ہو کہ محمد صغیر برحق ہیں اور جو پیغمبر سے سابلے کرتا ہو بیشک تباہ ہو جاتا ہو سابلے مت کرو سابلے اسے کہتے ہیں کہ وہ شخص جو آپس میں نزاع رکھتے ہوں یکجا ہو کے سابلے تمام اللہ کی جناب میں دعا کریں کہ جو باطل پر ہو اس پر خدا تعالیٰ کی لعنت نازل ہو اور خدا تعالیٰ اسے تباہ کر دے اور زیادہ سابلے کی صورت سابلے میں یہ کہ کہ طرفین اپنی اولاد کو اور عورتوں کو محل سابلے میں حاضر کریں خدا تعالیٰ نے ایسے ہی سابلے کا حکم دیا تھا دوسرے دن نصاریٰ حضور میں آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع حضرت علی و جناب حسین و حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم کو تشریف لائے اور اسے فرمایا کہ تم میری دعا کے ساتھ آئیں کہو نصاریٰ بیخ تن پاک کی صورت دیکھ لے اور ابو الحارث بن علقمہ نے کہا کہ یہ ایسے لوگ نظر کرتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ سے پہاڑ کو ٹل جانے کی دعا مانگیں تو پہاڑ ٹل جائے ہرگز اسے سابلے اور سابلے کیا اور اطاعت اختیار کی اور ہزار طے ہر سال بطور شکرش کے نذر قبول کر کے خدمت ہوئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ سابلے کرتے تو سب بند را دوسرہ جاتے اور یہ کجکل ان سب براگ برساتا اور ایک سال میں ہر دوہ زمین پر نام و نشان نصار کا نہ رہتا تباہ ہو جاتا

### فصل تیسویں حجۃ الوداع کے بیان میں

دسویں سال ہجرت ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود حج کو تشریف لے گئے اس حج میں اپنے ایسی باتیں فرمادیں جیسے کوئی وداع کرتا ہو یعنی لوگوں کو رخصت کرتا ہو لہذا حجۃ الوداع کہلا یا کھما کل عرب کو خبر ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حج کو تشریف لے جاتے ہیں ہر طرف سے لوگوں نے حج کے لیے رخ کیا لاکھ آدمی سے زیادہ جمع ہو گئے تھوچنے حج ادا فرمایا اور خطبوں میں احکام حج کے اور بھی مواعظ و نصائح مفید ارشاد فرمائے اور یہ بھی بعضے خطبوں میں ارشاد فرمایا کہ شاید سال آئندہ میں تم میں زمرہ ان سلمانوں کی

مکہ مکرمہ

لفظ جان و مال اور مانعت وغیرہ کی بہت تاکید کی اور فرمایا کہ مرد اپنی جبروت کا حق پہنچا اور عورتوں کے ساتھ سلوک اور حسان کردار خدا تعالیٰ سے اُنکے معاملے میں ڈرو یعنی تجا  
تکلیف و رنج محنت دواور مردوں کے لیے عورتوں پر تاکید کی کہ اطاعت کریں اور مرد  
جگہ نہ کو گھر آئے نہ زمین اور کتاب اللہ کے موافق عمل کرنے کی تاکید کی اور فرمایا کہ جو کتاب  
اللہ کے احکام کو خوب مضبوط پکڑے گمراہ نہ ہو گے بعد تمام کرے خطبے کے اپنے فرمایا کہ قیامت  
کے دن خدا تعالیٰ تم سے میرا حال پوچھے گا کہ کیا کیا معاملہ کیا اور کیسے رہے سو تم کیا کہو گے صحابہ  
عرض کیا کہ ہم کہیں گے کہ آپ نے احکام الہی بخوبی پہنچائے اور نصیحت بہت کی ہو یہی کی آپ نے  
آسمان کی طرف کلمے کی انگلی اٹھا کے تین بار فرمایا اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ  
یا اللہ گواہ رہ اور فرمایا کہ تین چیزیں سمجھو نیکو پاک صاف کھتی ہیں ایک اخلاص عمل میں یعنی عبادت  
الہی محض خالص خدا کے لیے کرنا اور ہر کام کو دل سے بلے ریا کے کرنا دوسرے مسلمانوں کی جماعت  
میں شریک رہنا تیسرے بھائی مسلمانوں کی خیر خواہی پھر آپ نے فرمایا کہ جو لوگ حاضر ہیں غائبوں کو  
یہ سب باتیں پہنچا دیں حال حضرت علی رضی اللہ عنہ من میں تھے وہ واپسے بقصر حج روانہ  
ہوئے اور انھوں نے احرام اٹھ کر باندھا کہ جیسا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام  
باندھا ہو ویسا میں بھی احرام باندھا ہوں اس میں اختلاف ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے احرام افراد کا کیا تھا یا قرآن کا یا تمتع کا افراد اسے کہتے ہیں کہ فقط حج یا عمرے  
کے لیے احرام کرے اور قرآن اسے کہتے ہیں کہ حج اور عمرے دونوں کے لیے احرام ساتھ  
باندھے اور تمتع اسے کہتے ہیں کہ حج کے مہینوں میں پہلے عمرہ بجالا دے بعد حج کرے اسے احرام  
حج یا عمرے کی نیت باندھنے کو کہتے ہیں کہ کپڑے بدل کے بے سیہ کپڑے پہنے اور زبان سے بھی  
کہے لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ مُحَجَّجًا تَرْتَبِعُ حَجَّيْنِ اور لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ بَعْمَرًا تَرْتَبِعُ عَمْرَيْنِ میں اور  
لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ مُحَجَّجًا وَبَعْمَرًا تَرْتَبِعُ عَمْرَيْنِ میں حضرت امام ابی حنیفہؒ کو نزدیکی حضرت علیؓ  
علیہ السلام نے احرام قرآن کا باندھا تھا اور اسی لیے قرآن امام ابو حنیفہؒ کو نزدیک فضل بہت

تواریخ میلاد  
جلد دوم  
باب دوم فصل نہدہم  
حجۃ الوداع کے بیان میں

افراد اور متبع کے امام فودھی اور محققین شافعیہ نے اس مقام پر اس بات کو ترجیح دی ہے کہ  
احرام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرآن تھا حال حضرت عائشہ کو ایام حج میں  
حیض آیا وہ روتی تھیں آپ نے پوچھا انھوں نے بیان کیا آپ نے کہا کہ حیض ایک امر ہے کہ خدا کا  
لئے آدم کی بیٹیوں پر مقدر کر دیا ہے پھر حج نہیں سولے طواف کرو اور سب رکعات حج کیجیالا  
بعد حصول امارت کے حیض سے طواف کو بھیج دیا سبھی کیا حال پر در عرفہ کہ جبہ تھا یہ  
آیت نازل ہوئی اَلْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَارْتَمَعْتُ عَلَيْكُمْ فَنِعْمَتٌ  
كَمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ آج کامل کیا میں نے تمہارے لیے دین تمہارا اور پوری کی تم پر  
نعمت اپنی اور پسند کیا تمہارے لیے دین اسلام کا مسلمانوں کو بڑی خوشی ہوئی ایک  
یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اسی آیت ہم میں اگر نازل ہوتی تو ہم لوگ رو  
نزل کو بعد قرار دیتے حضرت عمر نے کہا میں خوب جانتا ہوں جس دن یہ آیت نازل ہوئی  
عوفے کروں کہ جو تم نازل ہوتی یعنی مسلمانوں کی بھی اس دن عید ہوتی ہے مجھے کا  
دن بھی عید ہو اور عرفہ بھی عید ہو حال بعد فراغت ادا سے حج کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
مدینے کو روانہ ہوئے راہ میں منزل غدیر خم میں خطبہ ولایت اور تاکید حبث کا دلو حضرت  
علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا غدیر کہتے ہیں بڑے تالاب کو اور خم اس غدیر کا نام تھا سب اس  
خطبے کا یہ ہوا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو لوگ تھے انہیں سے کچھ آدمی لے  
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بہت سکایت کی شکایت انکی جی تھی اور بسبب نا فہمی کے اور ہر  
مسلمان کو فرمود کہ حضرت علی سے محبت رکھے لہذا آپ نے اس منزل میں خطبہ واسطے فرمایا  
اَن لَوْلَا نِعْمَةُ اللّٰهِ عَلَيَّ لَمَّا كُنْتُ مَعَكُمْ لَوْلَا نِعْمَةُ اللّٰهِ عَلَيَّ لَمَّا كُنْتُ مَعَكُمْ لَوْلَا نِعْمَةُ اللّٰهِ عَلَيَّ لَمَّا كُنْتُ مَعَكُمْ  
مسلمانوں کے لیے وہب المحبۃ انکی جانوں سے زیادہ نہیں ہوں سب نے عرض کیا کہ بیشک  
انکی محبت اپنی جانوں سے زیادہ وہب ہے پھر آپ نے فرمایا اِنَّكُمْ لَمَعَالِي حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ  
اَلْاَلْحَاكِمَةُ وَالْعَادَاةُ مِنْ عَادَاةِ مَنْ حَكَمَ مَوْلَى هُوَ عَلِيٌّ اُسکے مولی میں یعنی

جو مجھے محبت رکھے علی سے بھی محبت رکھے یا اللہ دوست رکھا اسے جو علی سے دوستی رکھے اور دشمنی رکھ اس سے جو علی سے دشمنی رکھے حضرت عمرؓ نے بعد سماعت اس خطبے کو حضرت علیؓ کو مبارکباد دی اور کہا آپ تو مومن ہر مومن اور دوسرے کو ہو گئے بعد ازیں آپ بطون منزل مدینے میں ہو چکے کار بہت و ارشاد خلق و عبادت الٰہی میں مشغول ہوئے لیکن اکثر قریب مانہ اجل اور کلمات و دواع کے فرمائے

### فصل سیوین وفات شریف کے بیان میں

باریک بیان صحابہ و نزول آیت اقلت لکم دینکم کو قرب زمان قیامت نشان وفات سمجھ گئے تھے اس لیے کہ بغیر کا دنیا میں رہنا واسطے اکمال دین کے جو حب بن کامل ہو گیا تھے پیغمبر لاحق طار اعلیٰ ہونا چاہیے اور انھیں دونوں سورہ نصر نازل ہوئی اذ احاء نصر اللہ و الفتح آخر تک یعنی جب اللہ تعالیٰ کی مدد نازل ہوئی اور کہ فتح ہو گیا اور لوگ دین میں فوج فوج ہو گئے تو تم اللہ کی تسبیح و حمد و استغفار میں مشغول ہو اس سے بھی علمائے صحابہ قرب اجل سمجھ گئے بظاہر یہ آیتیں خوشی کی تھیں مگر اس جہت سے سبب عظیم ہدیتیں حال صحیح بخاری میں بالفتح والحمد فی اسمہ میں ہوا کہ ایک بار کہنے خطبے میں ارشاد فرمایا کہ ایک بندے کو اختیار دیا گیا اس بات کا کہ چاہے دنیا کے زار و نعمت جو چاہے اسے لے یا اس چیز کو جو خدا تعالیٰ کے پاس ہو اختیار کرے اسے دنیا کو اختیار نہ کیا خراب قدر لگتی تھی جو یعنی آخرت کو اختیار کیا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ سنکے رونے لگے اور کہنے لگے کہ آپ پر ہمارے ان بچہ فدا ہوں مادی کہتے ہیں کہ ہم لوگ پیغمبر ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک تنگدست کا حال بیان کرتے ہیں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کیون روئے ہیں اور کیوں مان باپ کو قربان کرتے ہیں پھر معلوم ہوا کہ اس بندے سے مراد خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم سب میں زیادہ سمجھوال تھے کہ آپ کا مطلب سمجھ گئے اور اپنے فرمایا کہ اے ابو بکر میرے رو و وارث آدمیوں میں سے مجھ پر جان

وفات شریف کی بیان

ابو بکر کا مال دینے میں اور رفاقت کرنے میں زیادہ ہوا اور اگر میں کسی کو غلیل یعنی دوست جانی بناتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن وہ اسلام کے بھائی اور دوست ہیں اور مجھ میں کسی کا دروازہ سوا ابو بکر کے نہ ہے حال شکوہ شریفین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ ایک بار حضرت فاطمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں آجوائے کان میں کچھ باتیں کہیں وہ خوب روئیں پھر اپنے اور باتیں کان میں کہیں وہ ہنسنے لگیں میں نے بی بی فاطمہ سے حال سرگوشیوں کا پوچھا انھوں نے کہا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فاش نہ کر دینی بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے میں نے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پھر پوچھا انھوں نے کہا مٹھا لقمہ نہیں اب بتاتی ہوں پہلی سرگوشی میں اپنے یہ بات کہی تھی کہ ہر سال جب ریل مجھے رمضان میں ایک بار قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے سال دو بار دو کر یا اس سے میں جاتا ہوں کہ میری اجل قریب ہو سو تم خدا سے ڈرتی رہو اور صبر کرو میں چھ بزرگ تمھارا تم سے پہلے جاتا ہوں اُس میں روئی پھر اپنے سرے کان میں یہ بات کہی کہ اہل بیت میں سب سے پہلے تم مجھے ملو گی یعنی تمھاری وفات بعد میری وفات کو جلد ہو گی سب اہل بیت سے پہلے تب میں خوش ہو کے ہنسی ف پیشین گوئی آب کی صاوق ہوئی کہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا سب سے پہلے انتقال ہوا اور بہت جلد یعنی بعد چھ مہینے کو آپ سے جا ملین حال مشکوہ شریفین حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے میرا سر دکھتا تھا میں نے کہا واراساۃ ما سے میرا سر دکھتا ہو اپنے فرمایا کہ میرا سر دکھتا ہوا جو میرے سامنے تمھاری وفات ہو تو میں اچھی طرح تمھاری تجویز و کفایت میں نماز خانے کی چڑھوں میں نے کہا گو یا آپ یہی چاہتے ہیں کہ میں حرجاؤں اور آپ شیک اور بی بی کو لیکے اسی دن میری جگہ سودیکے ازواج مطہرات براہ ظرافت ایسی باتیں کہ گذرا کرتی تھیں محبت مور و عتاب نہیں ہوئی تھیں اپنے تبسم فرمایا اور بھی مشکوہ میں ہو کہ آنحضرت عائشہ سے فرمایا کہ وہ لقمہ جو میں نے خیر بن کھایا اسکی تکلیف میں ہمیشہ پاتا ہوں بیان تک

کہ اب میری رگ جان بسبب ہر کے کٹ گئی مراد اس بقعہ سے لقمہ گوشت نہراؤ دو جو کہ ایک  
 سیو دیئے بکری کے دست کو گوشت کو زہر آؤد کر کے آپ کے کھانے کو بھیجا تھا اور آخر میں  
 ایک لقمہ منہ میں لے لیا تھا اور آپ کو سرور و ادب و بخار شدید عارض ہوا کہ وہی مرض موت  
 ہوا لقمہ اثر زہر سے مرض موت کا ہونا ایسے ہوا کہ آپ کی وفات بطور شہادت ہو اور جو قصہ یقین  
 کی بھی موت اثر زہر سنا ہے جسے غار میں کاٹھا ہوئی چنانچہ شکوہ شریفین میں بروایت  
 حضرت عمرؓ عرف بحسب ظاہر شاہ عبدالعزیز صاحب کی تقریر سے شہادتیں پر اعتراض ہوتا ہے  
 انھوں نے لکھا ہے کہ کمال شہادت بذات خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل نہیں ہوا  
 ایسے کہ اگر شہادت جبریہ حاصل ہوتی تو ہلام میں بڑا فتور پڑتا اور اگر شہادت سربہ حاصل  
 ہوتی تو شہادت کا مدنی ہوتی ایسے کہ کمال شہادت یہ ہو کہ آدمی مسافرت میں قتل کیا جاوے  
 اور اسکے گھوڑے کی کوچین کاٹی جاوے اور اور مصیبت کی باتیں لکھی ہیں بعد ازین  
 انھوں نے لکھا ہے کہ اللہ جل جلالہ نے ذات حسین رضی اللہ عنہما کو بجائے ذات  
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرار دیکے کمال شہادتیں کا بذریعہ اکابر آپ کو  
 عنایت فرمایا اتنی سوا اعتراض بہ وارد ہوتا ہے کہ حدیث مذکور اہل حدیث سے حاصل شہادت  
 سربہ کا آپ کو بذات خود متحقق ہوتا ہے اور امام حلال الدین سیوطی وغیرہ علمائے تصریح  
 کی ہے کہ آپ کی موت بشہادت بسبب اثر زہر کے ہوئی جو اب شاہ عبدالعزیز صاحب کی  
 طرف سے ہو سکتا ہے کہ مقصود شاہ عبدالعزیز صاحب کا یہ ہے کہ شہادت سربہ علی وجہ کمال آپ کو  
 بذریعہ امام حسن رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوئی ایسے کہ کمال شہادت یہ ہو کہ مایہ نوبہ لہذا  
 ارتقا ثانی یہ کہ بعد زخمی ہونے کو تاخیر کر کے کچھ دوا غذا اٹھا کے زخمی مرے موجب نقصان  
 شہادت کا شمار کیا جاتا ہو پس اصل شہادت تو آپ کو حاصل ہوئی لیکن شہادت کاملہ  
 جیسے کہ مقتضی آپ کے منصب عالی کا تھا بواسطہ حضرت حنین کے حاصل ہوئی  
 سربہ کا بسبب حضرت امام حسنؓ کے کہ صدمہ زہر سے بے ہمتا و مدت شہد سبب بجا آئے

توجہ کلام شاہ  
 عبدالعزیز صاحب  
 مدبر شہادت  
 آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کئی برس کے بعد آپ نے وفات پائی اور جبرئیل کا کہ اس سبب اس میں  
 کے پس آپ کی شہادت شہادت جبرائیل و شہادے کامل تر ہوئی اور تقریر شہادہ عبد العزیز  
 صاحب کی صحیح ہے حال روز بروز بخار کی اور مرض کی زیادتی ہوئی بیان تک کہ آپ  
 مسجد میں امامت کر لیے نہ جاسکے آپ نے ارشاد کیا کہ ابو بکر سے کہدو کہ امام ہوں حضرت  
 عائشہ کہتی ہیں میں نے یہ خیال کیا کہ جو شخص آپ کی جگہ امام ہوگا پھر آپ کی وفات ہوگی  
 تو لوگ اسے منحوس سمجھینگے اور اسلئے میں نے عرض کیا کہ ابو بکر مشیق نرم دل ہیں مجاہد  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی دیکھ کر تیاب ہو جائینگے اور اس سے رقت کے غماز  
 نہ پڑھاسکیں گے آپ نے فرمایا کہ ابو بکر سے کہدو نماز پڑھاؤ میں پھر میں نے حنفیہ سے کہا  
 کہ تم عمر کے لیے اجازت لے لو انھوں نے اس بات کے لیے عرض کیا آپ بہت ناخوش  
 ہوئے اور فرمایا کہ ابو بکر کے ہوتے ہوئے دوسرے کو امام ہونا ہرگز نچاہیے اور نبی روایت  
 میں ہو کہ ایک بار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت خبر پہنچانے موفوں کے کہ  
 جماعت تیار ہو عبد اللہ بن زبیر سے فرمایا کہ لوگوں سے کہدو کہ نماز پڑھ لین عبد اللہ نے  
 ابو بکر صدیق کو نپا یا حضرت عمر سے واسطے امامت کے کہدیا انھوں نے مسجد شریف میں  
 نماز پڑھانی ضرورت کر دی آپ نے آواز حضرت عمر کی سنی اور فرمایا کہ کیا یہ آواز عمر کی نہیں ہے جو  
 لوگوں نے عرض کیا کہ عمر کی ہی آواز ہے آپ نے بتا کہ یہ فرمایا کہ سو ابو بکر کے اور کئی امام  
 خدا کو اور مسلمانوں کو سو ابو بکر کے اور کئی امامت منظور نہیں حال ابو بکر صدیق بنی ہزار  
 پڑھانے کو کھڑے ہوئے جمال جہان آرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو اس مقام پر پہنچا  
 شدت رنج سے بیتاب ہو گئے اور رقت ایسی غالب ہوئی کہ سب اہل مسجد رونے لگے اور  
 مسجد میں غل جھامیت در نماز نم ابر سے تو نایا دام نہ ملنے رفت کہ محراب بفریاد و آواز  
 شمع شریف تک وہ غل ہو نچا آپ نے پوچھا کہ کیا یہ حضرت فاطمہ نے حال عرض کیا آپ مسجد  
 شریف میں شریفین لیکئے اور نماز پڑھی اور لوگوں کو تسلی دی فرمایا کہ اے مسلمانوں

صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی جگہ امام ہوگا پھر آپ کی وفات ہوگی  
 تو لوگ اسے منحوس سمجھینگے اور اسلئے میں نے عرض کیا کہ ابو بکر مشیق نرم دل ہیں  
 مجاہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی دیکھ کر تیاب ہو جائینگے اور اس سے رقت کے غماز  
 نہ پڑھاسکیں گے آپ نے فرمایا کہ ابو بکر سے کہدو نماز پڑھاؤ میں پھر میں نے حنفیہ سے کہا  
 کہ تم عمر کے لیے اجازت لے لو انھوں نے اس بات کے لیے عرض کیا آپ بہت ناخوش  
 ہوئے اور فرمایا کہ ابو بکر کے ہوتے ہوئے دوسرے کو امام ہونا ہرگز نچاہیے اور نبی روایت  
 میں ہو کہ ایک بار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت خبر پہنچانے موفوں کے کہ  
 جماعت تیار ہو عبد اللہ بن زبیر سے فرمایا کہ لوگوں سے کہدو کہ نماز پڑھ لین عبد اللہ نے  
 ابو بکر صدیق کو نپا یا حضرت عمر سے واسطے امامت کے کہدیا انھوں نے مسجد شریف میں  
 نماز پڑھانی ضرورت کر دی آپ نے آواز حضرت عمر کی سنی اور فرمایا کہ کیا یہ آواز عمر کی نہیں ہے جو  
 لوگوں نے عرض کیا کہ عمر کی ہی آواز ہے آپ نے بتا کہ یہ فرمایا کہ سو ابو بکر کے اور کئی امام  
 خدا کو اور مسلمانوں کو سو ابو بکر کے اور کئی امامت منظور نہیں حال ابو بکر صدیق بنی ہزار  
 پڑھانے کو کھڑے ہوئے جمال جہان آرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو اس مقام پر پہنچا  
 شدت رنج سے بیتاب ہو گئے اور رقت ایسی غالب ہوئی کہ سب اہل مسجد رونے لگے اور  
 مسجد میں غل جھامیت در نماز نم ابر سے تو نایا دام نہ ملنے رفت کہ محراب بفریاد و آواز  
 شمع شریف تک وہ غل ہو نچا آپ نے پوچھا کہ کیا یہ حضرت فاطمہ نے حال عرض کیا آپ مسجد  
 شریف میں شریفین لیکئے اور نماز پڑھی اور لوگوں کو تسلی دی فرمایا کہ اے مسلمانوں

تجربین خدا کے سپرد کیا خدا سے ڈرتے رہو اور اطاعت خدا تعالیٰ کی کرتے رہو اور اب میں دنیا کو چھوڑتا ہوں اور ایام مرض میں کبھی نگینانِ امت کو بایں کلمات نسلی دے دوں گا کہ کوئی نبی اپنی امت میں ہمیشہ نہیں رہا اور انجیہ بھی فرمایا کہ خوش قسمتی امت کی جو کہ کھانا پیئیں گے اس نے انتقال کر جاوے اور جب امت و خدا تعالیٰ خوش ہو جائے اس کے پیغمبر کو زندہ رکھتا ہوں اور اس کے سامنے امت کو ہلاک کر کے اس کی آنکھیں پھنڈی کرنا جو تو موافق روایات کتب حدیث کے بعد از انکہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز میں حسب الحکم امامت شروع کی دو بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حالت نماز پڑھنے کے سہی میں تشریف لے گئے ایک بار آنجیہ ابو بکر صدیق عیسیٰ عیسیٰ نماز پڑھتی صفت میں بیٹھ گئے چنانچہ صبح ابن جنان میں جو اور بآخر نماز آنجیہ تھی اور ایک مرتبہ آپ کھڑے ہوتے ہی حضرت ابو بکر صدیق کے تشریف لیگے ابو بکر صدیق نے جانا کہ پیچھے نہیں اپنے اشارہ کیا کہ انجیہ جگہ پر رہیں اور آپ پاس ابو بکر صدیق کے جا بیٹھے اور ام ہوئے اور ابو بکر صدیق دہنسی طرف آپ کے کھڑے ہوئے لوگ ابو بکر صدیق کی نماز کو دیکھنے نماز پڑھتے تھے اور ابو بکر صدیق بطور کبر کے تھے کہ امام کے ارکان سے لوگوں کو مطلع کرتے تھے اور یہ روایت صحیحین میں ہے اور ایک مرتبہ آپ بروز وفات یعنی صبح دوشنبہ کو حجرے کے دروازے تک تشریف لائے اور پردہ اٹھا کر کیفیت جماعت کی ملاحظہ فرمائی اور لوگوں کو نماز جماعت پر قائم دیکھ کر خوش ہوئے ابو بکر صدیق نے اس وقت پیچھے ہٹنا چاہا تھا آنجیہ اشارہ فرمایا کہ انجیہ جگہ پر ہو اور آپ مسجد شریف میں تشریف نہیں لائے و حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ جب انجیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو امیون میں سے دو شخص بھیجے نماز پڑھی ایک حضرت ابو بکر صدیق اور دوسرے عبدالرحمن بن عوف کا ایک سفر میں چنانچہ ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے انجیہ آپ سے روایت کی کہ جب انجیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات جماعت کو تشریف لائے میں دیر ہوئی صحابہ عبدالرحمن بن عوف کو امام کر کے نماز شروع



کردی ایک رکعت پڑھ چکے تھے کہ آپ تشریف لائے عبدالرحمن بن عوف نے پیچھے ہٹنا چاہا آپ نے فرمایا کہ ابھی جگہ بڑھو اور اپنے ایک رکعت کو پیچھے چڑھ کر ایک رکعت باقی اٹھ کر پڑھ لی اور ایک بار حضرت ابو بکر کے پیچھے اور نماز پر مسمی تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محاذ قبا میں اسطے رفع کیا نماز کے جو درمیان نبی عمر بن عوف کو تھا تشریف لے گئے تھے ابو بکر دیر ہوئی صحابہ نے حضرت ابو بکر کو امام کر کے نماز شروع کر دی اتنے میں آپ تشریف لائے ابو بکر صدیق نے پیچھے ہٹنا چاہا ابھی شمار کیا کہ ابھی جگہ بڑھو اور سب نماز ابو بکر صدیق کے پیچھے پڑھی حال سامہنہ زید کو ابو بکر اسطے اتمام لینے خون زید بن حارثہ والد النکے کا ایک لشکر پر سردار مقرر کیا اور اپنے دست مبارک سے لوگوں کو لیے باندھ دی اور حکم فرمایا کہ شہر انبی کے حاکم پر لشکر لجاوین اس کا ور سے جسکی لڑائی میں زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ شہید ہوئے تھے اتمام لواجی لین حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بھی اس لشکر میں تعینات فرمایا حضرت ہامہ کو امیر کرنے میں یہ سہ تھا کہ انکے باب کا اتمام کے لیے یہ لشکر کشی تھی انکا جی خوش ہوا اور حضرت سعید بن جریج عنہما کے متعین کرنے میں یہ سہ تھا کہ انکی عظمت سب صحابہ کو دل میں جی ہوئی تھی انکو اس لشکر میں دیکھ کے اور اصحاب لشکر کو عارضہ کہ کم عمر مولی کے بیٹے کو ہم پر امیر کیوں بسبب جاری آپ کے لشکر کی روانگی ملتوی رہی اور ابو بکر صدیق کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تعیناتی سے علیحدہ کر کے حضور ہی خدمت نبوی امامت مسجد شریف پر مامور کیا سنبھلے کو دور روز وفات سے پہلے آپ کو افادہ ہو گیا تھا ہامہ رضی اللہ عنہا اور لشکر کے لوگ آپ کو خدمت ہو کے لشکر گاہ میں جا کے باہر دینے کو ٹھہرے کیشنبہ کو عرض کی زیادتی کی خبر لشکر اسامہ پہنچنے دو شنبہ کی صبح کو کہ آپ کو تخفیف ہو گئی ہامہ پھر آپ کو خدمت ہو کے لشکر کو گئے اور روانہ ہو گئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حالت مرض طاری ہوئی ام ایمن والدہ حضرت ہامہ نے یہ حال سنا کر کھینچا اور پھر آئے اور بریدہ بن حصیب سلمی نے کو علم بردار اس لشکر کے تھے علم کو لاکے در مسجد شریف پر کھڑا کر دیا بعد ازین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس لشکر کو روانہ

والف منفصلا عن الآخر

کر دیا مگر حضرت عمر کو باجائز حضرت اسامہ کے واسطے مشورے ہو خلافت کو رکھ لیا حال  
 صحیحین میں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام فرض موت میں حضرت عائشہ  
 رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم اپنے آپ کو بیکار اور بھائی عبدالرحمن کو بلا بھیجو میں ابوبکر کے لیے  
 خلافت کر دوں کیسں کوئی اور کہنے والا نہ کہے کہ میں خلافت کر لیے اوی ہوں پھر آپ نے کہا  
 کچھ ضرورت نہیں خدا تعالیٰ اور یونین خود سوا ابوبکر صدیق کے اور کسی کو خلیفہ نہ کرے بھیج مسلمان  
 تبصریح یہ لفظ مذکور کہ میں خدا نامہ خلافت ابوبکر کے لیے لکھ دین چونکہ محدثین کا دستور یہ ہے کہ لفظ  
 مطلب بن مریم بتواتر اور مفید ترویجی ذکر کرتے ہیں اور جس کتاب کی لفظ کو ذکر کرتے ہیں حدیث  
 کی اسی کی طرف نسبت کرتے ہیں اگرچہ مضمون اس حدیث کا اس کتاب سے واسطی رہے کتاب میں  
 واقع ہو اسی سبب مشکوٰۃ شریف اور صواعق محرقہ میں کہ لفظ کتابت مذکور ہے حدیث کو صرف  
 مسلم کی طرف نسبت کیا ہے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ الخویر نے آٹھ عشرہ  
 میں بھی صرف اسی وجہ سے حدیث کی طرف مسلم کے نسبت کی ہر اہم پورے جو بعض علماء نے شاہ عبدالعزیز  
 صاحب پر یہ اعتراض کیا ہے کہ حدیث بخاری میں بھی موجود ہے صرف مسلم کی طرف نسبت کیا ہے  
 سو یہ اعتراض بسبب ناواقفیت کے قاعدہ محدثین سے ہے حال بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
 کہ جب نبی کریم روز یعنی روز وفات کو چار دن پہلے آپ نے فرمایا کہ قلم دوات کا غدا میں ایسی باتیں لکھوں  
 کہ تم سے خطا اور بے تدبیری واقع نہ ہو حاضرین خوب سمجھے نہیں بیماری کا آپ پر بہت غلبہ تھا اور  
 آواز بھی ایک بڑی گئی تھی لہذا حاضرین میں اختلاف ہوا بعضوں نے کہا کہ آواز اور بعضوں نے کہ خطا  
 تکلیف دی کہ کماست لاؤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر  
 بیماری کا غلبہ ہوا اور کتاب اللہ میں کافی چیزیں ایسے وقت تکلیف میں آگیا محنت کرنا کچھ ضرور نہیں  
 بسبب اختلاف کو آواز بلند ہوئی اور بعضوں نے کہا پھر پوچھ دیکھ پوچھنے لگے آخر تک ہر کہ فرمایا کہ  
 میرے پاس سے اٹھ جاؤ اور پھر آؤ قلم دوات لائے کو نظر آیا اور تین یا تین متعلق تدبیرات لکھی فرمادیں کہ  
 اگر میں ایک یہ ہر چیز دیکھوں کہ خود انجام دیتے رہو ورنہ کوئی میں ان لوگوں کو جو قبائل عرب سے واسطے

ادھر اہل مسیون وقت شریف کو بیان ہوتا  
 علیہ السلام کے لیے  
 خلافت کا  
 واسطے  
 عبد اللہ بن مسعود  
 ابوبکر صدیق کی طرف  
 غلبہ کو

ملاقات اور دیکھنے اور دین کے مدینے میں آئے ہیں اور دوسری بات یہ کہ شکر گین کو جزیرہ عرب سے نکال دو اور تیسری بات راوی بھول گیا شاہ عبدالعزیز صاحب ذلکھای و حکم سامان کر دیئے اور روانہ کر دیئے لشکر اسامہ کا تھا کہ آپ نے مرض موت میں بھی حکم سکی رو انکی کا دیا تھا وں اس قصے کو شیعہ قصہ قرطاس کہتے ہیں اور اس گمان سے کہ باب خلافت میں لکھنا آپکو منظور تھا حضرت عمر کے بول اٹھنے سے وہ بات جاتی رہی اس قصے کو عہد و مطاعن حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شمار کیا ہوا درنظر واقع کے جس طرح قصہ جو اُسین کچھ طعن نہیں خلافت کے باب میں لکھنا منظور ہی نہ تھا پہلے ابو بکر صدیق کے لیے آپ نے جو لکھنا چاہا تھا اسکو موقوف رکھا کچھ امور تدبیرات کے ارشاد کرتے تھے سوز بانی ارشاد کر دیئے اور اگر لکھنے کی ضرورت ہوتی تو آپ لکھنے کو موقوف فرماتے فرض امر کسی کے روکنے سے رک نہیں سکتا بلکہ جب حضرت عمر کی عرض کے موافق آپ لکھنے سے یا نہ ہے معلوم ہوا کہ رے حضرت عمر کی مخالفت میں بھی مثل ملامت مجاب و اذان و دیگر امور موافقات و محی کے مقبول ہوتی تھے آٹھ آٹھ عشرہ میں طعن و جواب طعن بتفصیل تمام مذکور جو حال نزول مطہرات سے کسی نے کہا کہ آپ کو مرض ذات الجنۃ جو ذات الجنۃ ایک پہلی کی بیماری ہوتی ہے جو سمبشور حضرت ام سلمہ و اسار بنت عیس کے کہ جیسے میں ذات الجنۃ کا علاج لہر و دیگر آئی تھیں آپ کے لیے لہر و دھو جو نیز کیا لہر دیکھتے ہیں دوا کو کہ بیمار کے منہ میں ایک ہی جانب جو ڈالی جاوے سو آپ کے منہ میں ڈالی بتبرہ آپ منع کرتے رہے اشارے سے کہ بسبب علیمہ مرض کے آپ اسوقت بول نہیں سکتے تھو مگر نما تا اور وہ دوا دمان مبارک میں ڈال دی آپ کے منع کرنے کو وہ لوگ یہ سمجھے کہ جیسے بیمار کو ڈی یا بدمزہ دوا کھانے کو نہیں چاہتا ہے اسی طرح آپ بھی فرماتے ہیں جب آپکو اس حال سے آفاقہ ہوا اور آپ کو معلوم ہوا کہ ذات الجنۃ تجھ پر کر کے دوا آپ کے منہ میں ڈالی تھی آپ نے فرمایا کہ ذات الجنۃ شیطان کے اثر سے ہوتا ہے اور انبا کو ایسی بیماری نہیں ہو سکتی پھر آپ نے فرمایا جیسے آدمی گھر میں ہیں بسکے منہ میں دوا اسی طرح ڈالی جاوے

جائزہ واقعہ

لے لہر و دھو جو سمبشور  
وال جو نزول انہما

سولہ عباس رضی اللہ عنہ کے کہ وہ اس مشورے میں نہ تھے سو جب حکم سولہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے سب کو منع میں دیا اسی طرح ڈالی گئی حتیٰ کہ حضرت سیونہ کے بھی بائیکہ وہ روزہ دار تھیں حال مرض موت میں آپکو معلوم ہوا کہ انصار اپنے حال میں ہر سان میں اپنے مسجد شریف میں تشریف لے جانے کے خطبے میں انصار کی خاطر داری اور توقیر کی بہت تاکید فرمائی حال حضرت عائشہؓ موجود ہوتے ہوئے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبل وفات معجزی میرے پہلے عبدالرحمن بن ابی بکر آئے اُنکے پاس سواک تھی آپ نے اُنکی طرف دیکھا مجھے شوق آپکا واسطے سواک کے معلوم تھا میں سمجھی کہ آپ کا جی سواک کرنے کو چاہتا ہو میں نے پوچھا کہ آپ کے لیے لے لوں آپ نے ہمارے کیا کہاں لے لوں میں نے سواک عبدالرحمن سے لے لے آپ نے انہوں سے نرم کر کے دی کہ آپ نے کی حضرت عائشہؓ فرمایا کہ اتنی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے آخر عمر میں میرا آب دہن مبارک سے ملا دیات یہاں سے بہت خوبی سواک کرنے کی پائی جاتی ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرتے وقت بھی سواک فرمائی اور حدیثوں میں بہت تاکید سواک کرنے کی جو حتیٰ کہ آیا ہو رکعت سواک سے شتر رکعت بے سواک کے برابر ہے اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ حسب تجربہ شلخ یہ بات نقل کی ہو کہ جو شخص التزام کرے سواک کا تو قوی ہو کہ مرتے وقت کلمہ شہادت اُنکی زبان پر جاری ہوگا اور نبیوں کھانے والی کی زبان پر جاری ہوگا حال حضرت ام سلمہؓ اور ام حبیبہؓ ایک کینسے یعنی عبادت خانہ انصاری کا ذکر کیا اور اسکی تصویر دکھا حال بیان کیا آپ فرمایا کہ ان لوگوں کی عادت تھی جب کوئی مرد صلح یا عین مرجع آسکی قبر پر مسجد بناتے اور تصویر بناتے اور بھی آپ نے فرمایا ہوئے لعن اللہ الیہم وواللہ صاری اتخذوا قبورنا حوضا یعنی خدا لعنت کرے یہود و نصاریٰ کو انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد کر لیا حال بخاری میں ہے کہ حضرت عائشہؓ کئی مہینہ میں نے آپ سے سنا تھا کہ نبی کریم قبل موت اختیار دیا جاتا ہو چاہیں دنیا میں رہنا اختیار کریں چاہیں ملا علی میں جانا سو میں نے سنا آپ کو

بیان وفات سواک  
اور عبادت خانہ پر بننے  
تواریخ حبیبہ

قبل وفات کہتے ہوئے اللہمَّ الرَّبِّیْ اَکْثِلْ لَیْسَیَا اللہ مجھے منظور عباد اور دے دے مقرر پاس  
جانب میں سمجھی کہ آپ کو اب ہمارے پاس رہنا منظور نہیں حال قبل وفات کہ آپ نے پھر فرمایا  
اَصْلُوْهُ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ یعنی خوب محافظت کرو نماز کی اور لونڈی غلاموں کی موت  
کمال تاکہ نماز کی تحقیق ہوتی ہو کہ بوقت وفات بھی آپ نے اسکی تاکید فرمائی اور بھی لونڈی غلامی  
رعایت کی تاکید کی ہوسے کہ اب لوگ نماز میں بھی غفلت کرتے ہیں بہتیرے نہیں پڑھتے  
اور بہتیرے پڑھتے والے رعایت اور ضروریہ نماز کی نہیں کرتے بالخصوص رکوع کے بعد یہ حال  
ہوئے اور درمیان دو نوٹن بعد دن کے بیٹھنے کو اکثر ترک کرتے ہیں اور اس سے نماز کا عام چودہ  
برابر ہو جاتا ہے اور لونڈی غلاموں پر بھی ظلم کرتے ہیں چاہیے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی تاکید پر خیال کر کے نماز کو خوب درست پڑھا کریں اور لونڈی غلاموں کو نہایت  
محبت و رعایت سورکھیں حال بقول مشہور بارہویں ربیع الاول ۱۰ دن شبے کو دو بہر ٹھہرے  
آپ نے وفات پائی نزع کی تکلیف آپ کو بہت ہوئی آپ فرماتے تھے لَا اَللّٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَنّٰی اَمْرٌ  
سکوتا ہے رنگ مبارک کبھی مسخ ہو جاتا تھا کبھی زرد حضرت عائشہ کے سینے پر آپ تکیہ لگاتے  
تھے اسی حال میں روح مبارک آپ کی قبض ہوئی یہ بات بھی حضرت عائشہ فخریہ کما کرتی تھیں  
آپ کی وفات سے گو یا قیامت قائم ہوئی اصحاب اہل بیت پر ایسا رنج ہوا کہ بیان میں نہیں  
آسکتا حضرت عثمان کو سکوت لاحق ہوا حضرت عمر کے ہوش جاتے رہے عقل کٹ گئی یہاں تک  
کہ وہ کہنے لگے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات نہیں پائی جو کہیں گار کہ آپ کی وفات  
ہوئی میں نے قتل کر دیا ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عباسؓ میں مستقل رہے و فاسک  
پہلے کہ آپ کو افاتہ ہو گیا تھا حضرت ابوبکر صدیقؓ بھی آپ سے اذن لیکے اپنی زوجہ بنت خارجہ کے پاس  
سج نہیں کہ ایک جگہ کنارے مدینے کو تھیں چلے گئے تھے خبر وفات کی باکے لئے دیکھا کہ عرضی اللہ عندہ  
مرد ہوتا نہ تلوار نکالے ٹھہرے ہیں اور لوگ اٹھ گئے گردہ ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا اور آپ کو خدا نے بلالیا جیسے موسیٰ کو طور پر بلالیا تھا آپ تشریف

تاریخ حبیب

تاریخ حبیب



میں جمع ہو گئے یہ تجویز کی ہے کہ سعد بن عبادہ کو امیر کر لیں یہ خبر کے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ تھیں ساعدہ کو گئے تھیں کہتے ہیں پتے ہوئے مکان کو ادنیٰ ساعدہ ایک قبیلہ جو انصار میں اس قبیلے میں ایک مکان بطور جو بال کے تھا وہ تھیں نبی ساعدہ کھاتا تھا وہاں پہونچ کر انصار سے اس بات میں گفتگو کی حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس وقت ایک تقریر اپنے دل میں بنا رکھی تھی میں نے چاہا کہ میں کروں حضرت ابوبکرؓ نے رد کیا اور خود تقریر کی جو باتیں میں نے سوچی تھیں بہت خوبی سے ادا کیں انصار کے فضائل اور قبیلہ بیان کیے اور ان کے حقوق کو بھی تسلیم کیا انھوں نے امارت کے باب میں جو دعویٰ کیا پہلے وہ کل امارت چاہتے تھے پھر انھوں نے کہا کہ ایک امیر ہم میں رہے اور ایک امیر تم میں یعنی مساجرین میں ابوبکر صدیقؓ نے یہ حدیث پڑھی **اَلَا یُحِبُّ مَنْ قَرَّ نَیْسِیْ مَرَدًا وَاوْبًا وَاوْشًا قَرَّ نَیْسِیْ** میں سے ہوں انصار خاموش ہو رہے تب ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ ان دو آدمی عمرؓ اور ابو عبیدہؓ میں سے ایک کو ہاتھ پر بیٹ کر حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ سب تقریر میں مجھے ایک سی بات ناپسند ہوتی اور جو گردن میری ماری جاتی تو مجھے گوارا تھا بہ نسبت اس باسکے کہ میں امام ہوں ایسی جماعت پر جن میں ابوبکرؓ ہوں میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تمھارے ہونے کو ان امام ہو سکتا ہو مگر دراز کرو انھوں نے مگر دراز کیا میں نے بیعت کی اور حضرت عبیدہؓ نے اور سب حاضرین نے بیعت کی صواعق محرقہ میں روایت مقبول ہے مسند امام احمد سے کہ بعد سمجھانے حضرت صدیقؓ ابوبکرؓ کے سعد بن عبادہ بھی بیعت سمجھ گئے اور حضرت صدیقؓ ابوبکرؓ کو انھوں نے قبول کر لیا اور یہ جو مشہور ہے کہ سعد بن عبادہ نے ساری عمر بیعت نہیں کی اور اس سبب یہ مدینہ چھوڑ کر یمن کو چلے گئے معتبر نہیں جو حال اپنے وصیت فرمائی تھی غسل مجھے میرے اہل بیت دین پہلے ایک آواز آئی کہ آپ کو غسل مت دو وہ خود پاک ہیں کہنے والے کو تلاش کیا کوئی نہ پایا پھر ایک آواز آئی کہ غسل دو پہلا کہنے والا شیطان تھا اور میں خضر ہوں حضرت علیؓ اور عباسؓ نے غسل دیا اسمیں اختلاف ہوا کہ برہنہ غسل دین یا کپڑوں میں

تاریخ حبیبیہ

پھر سب پر نیند غالب ہو گئی اور گوشہ خانہ سے آواز لگی کہ کیر و ن سمیت غسل و وضو کر لو  
 بھی وقت غسل کے مافر ہوئے تھی انصار نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ اس شرف میں ہمیں بھی  
 کچھ نصیب ہوئے حضرت ابو بکر نے ایک شخص انصار میں سے بھی تعینات کر دیا کہ پانی مینے  
 میں اور سطح کے کاموں میں مدد کریں حال حسب الحکم اقدس نماز کے لیے پھر کہ بدوقت  
 جو لوگ آتے جاوین تہنا تہنا نماز پڑھتے جاوین منظور یہ تھا کہ اس شرف سے کوئی بے نصیب ہے  
 اور یہ بات تو معلوم تھی کہ جسد اطہر انبیاء کرام میں بعد موت کو مطلقاً تغیر نہیں آتا اس  
 سبب سے تاخیر دفن کچھ اندیشہ نہ کیا حسب الحکم عالی سب کو نماز سے شرفیات ہو لینے یا  
 اگر جو دفن میں تاخیر اتنی ہوتی کہ شبینہ کو بوقت سہ پہر یا شب چار شبینہ کو آپ مدفون ہو  
 حال تبرکے باب میں یہ بات قرار پائی کہ جس جگہ آپ کی روح قبض ہوئی وہی جگہ واسطو و کعبہ  
 متعین ہوا واسطے کہ حضرت صدیق و مرتقی رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 حدیث روایت کی کہ نبی و ہین مدفون ہوتے ہیں جہاں انکی روح قبض ہوا اور مدینہ میں جو شخص  
 قبر کھودتے تھے ایک ابو طلحہ کہ یعنی بناتے تھے اور ایک ابو عبیدہ بن الجراح کہ سیدھی کھودتے تھے  
 یہ قرار پایا کہ جو پہلے آوے وہ اپنا کام کرے نبلی کھودنے والے یعنی ابو طلحہ پہلے آئے سو قبر انکی نبلی  
 کھودی گئی ایک غلام آزاد آپ کے لئے کہ شتران اٹکا نام تھا آپ کے بچانے کی کملی قبر میں آپ کے تلے بچا دی  
 اور کہا کہ میرا دل نہیں چاہتا کہ بولے کہ کوئی ہے بیٹھے اور حجرہ شریفہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں آپ  
 مدفون ہوتے علماء نے لکھا ہے کہ متعدد نماز گزارے کی ہونا اور بے جاعت ہونا اور بھی گھر میں  
 مدفون ہونا خواہ نبی کریم سے جو حال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خواب میں دیکھا تھا  
 کہ میں چاند آنکے حجرے میں اترے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیان کیا انھوں نے  
 تعبیر کی کہ تمہارے حجرے میں تین شخص ایسے مدفون ہووینگے کہ بہترین اہل ارض ہونگے جب  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں مدفون ہوتے حضرت ابو بکر صدیق نے حضرت عائشہ سے  
 کہا کہ یہ ایک چاند تھا جس میں اور دو چاند باقی حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمرؓ کو ایک قبر کی جگہ

جو شخص کعبہ

لے شتران بن  
 مان



حجرہ شریفہ میں باقی ہے سو روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں مدفون ہوئے حال حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو ایسا رنج ہوا کہ بسبب غم کے جب تک جیتی رہیں طلق نہ بنیں اور جمعہ میتے ہی بعد اچکی وفات کر زندہ رہیں بعد دفن کے قبر شریف پر آئیں اور اہل بیت کما کہ تھکے دل لے کیسے گوارا کیا کہ مٹی اپنی پیغمبر کے بدن پر دالی اچھا ہے کما کہ ایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم ہو مجبوری پر حضرت فاطمہ نے تھوڑی سی مٹی قبر اطہر کی ماتھ میں لیکر سر لٹھی اور یہ سنا رہے تھے

اِنَّكَ لَا تَسْمَعُ صَدَى الزَّكَاةِ عَوَالِيَا  
صَبَّيْتُ عَلَى اَكْثَامِ صِدْقٍ يَا لِيَا

مَا اَدْعَا عَلٰی مَنْ شِمَّ بِحُزْبَةٍ اَحْمَدَا  
فَبَيَّتْ عَلٰی مَصَافِرِهِ لَوْ اَنَّهُمَا

حال ایک اعزائی تین دن بعد دفن سے قبر شریف پر آیا اور اسنے کما کہ خد تعالیٰ نے فرمایا ہو لو کہ تمہارا ظلم و انفسہم جاؤ گے تاکہ تغفر اللہ و تستغفر لہم التوبہ لو تعجل و اللہ تو اباً رحیماء اور اگر وہ لوگ جب ظلم کریں انبی جانوں پر نبی کوئی گناہ کریں آوین تبرے پاس اور مغفرت مانگیں خدا سے اور مغفرت مانگے انکی لیے رسول شیک بار و برحق ہے کہ تو قبر قبول کرنے والا ہر جان سوین نے ظلم کیا جو انبی جان پر نبی گناہگار ہوں حضور میں آیا ہوں کہ آپ میرے لیے تعفرا کریں خدا تعالیٰ مجھے بخش دے قبر شریف سے آواز آئی قل غفر لک اللہ بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا جذب القلوب میں ہو کہ اس حکایت کو سب علمائے مذہب اربعہ جنہوں نے مناسک میں کتابیں تصنیف کی ہیں لائے ہیں اور تمہاں کیا جو فائدہ عظیم زیارت قبر شریف ہے ثواب کی بات ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نبی پیغمبر اور رسول بعد مٹی ٹھکانا آزار فی حیویتی جو کوئی حج کرے بعد اسکے میری قبر کی زیارت کرے میری موت کے بعد گویا کہ اسنے زیارت کی میری حالت حیات میں اور حالت حیات کی زیارت کے لیے آیا جو کا بدن محل النار من آرائی و درخ میں نہایگا جسے مجھے دیکھا پس وہ فون مدبر کو ملائے سب بات ثابت ہوئی کہ جو کوئی زیارت قبر شریف کرے وہ درخ میں نہایگا اور یہ لفظ حدیث بھی ماثر ہے جو صحیح ذرا تبری و حدیث اللہ شفا عیسیٰ جو کوئی میری قبر کی زیارت کرے

یہ حدیث صحیحہ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ قبر شریف پر آکر اہل بیت کی قبروں کی زیارت کرنا بہت فضیلت والا ہے اور اس سے بہت بڑا ثواب ملتا ہے

موسیٰ

یہ حدیث صحیحہ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ قبر شریف پر آکر اہل بیت کی قبروں کی زیارت کرنا بہت فضیلت والا ہے اور اس سے بہت بڑا ثواب ملتا ہے

اُنکے لیے میری شفاعت و جہ ہوتی ساعت سو خلعت تک یہ عادت رہی ہر کہ جس کو جاتے  
 ہیں اس سعادت کو بھی حاصل کرتے ہیں خدایتعالیٰ نے ابو فضل عظیم سر بطیفیل جناب رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے اس گناہگار راہ روزگار کو جلد یہ سعادت نصیب کر دیں آمین

باب سوم حلیہ شریفہ اور اخلاق کریمہ اور معجزات کے بیان میں

### فصل اول حلیہ شریفہ کے بیان میں

قد مبارک میانہ تھا نہ بہت لنبانہ بہت تھنگنا مے اچھلے لنبانی سے قریب تھا اور جس  
 مجمع میں آپ کھڑے ہوتے سب سے سر بلند معلوم ہوتے رنگ مبارک سرخ و سپید تھا مگر  
 باتکینی و ملاحظہ بعضی روایات میں وارد ہو کہ حضرت عائشہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ زیادہ خوبصورت ہیں یا یوسف علیہ السلام اپنے فرمایا انا اظہر و اجمل  
 یوسفؑ چنانچہ میں لمحہ ہوں یعنی گورا باتکینی میرے یوسف خوب گوشت معروف اہل کتاب  
 نے لکھا ہو کہ آپکے ہانگ ہونے میں یہ نکتہ تھا کہ نمک کی یہ خاصیت ہو کہ دوسرے کو آپ سا  
 کر لیتا ہو ع ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شدہ اور بھی کھانے کو مزہ دار کر دیتا ہو چونکہ  
 اللہ جل جلالہ کو منظور تھا کہ ایک عالم کو آپ کی کیفیت ہو کیفیت کرے اور خلق کو آپ کے سبب  
 با مذاق کر دے اور ظاہر عنوان باطن کا ہوتا ہو لہذا رنگ مبارک میں ملاحظہ عنایت ہوئی  
 سر مبارک بڑا تھا سر مبارک خوب سیاہ تھو نرم تھو لے پھرے ہوئے نہ بہت گھونگروالے نہ سیدھے  
 کھڑے بھی دوش مبارک تک ہوتے کبھی نرم گوشہ تک در بالوں کے بیچ میں آپ فرق کیا  
 کرتے تھے جسے ہانگ کہتے ہیں اور گوش مبارک نہ بڑے تھے ایسے کہ بد نما ہوں چھوٹے  
 پیشانی مبارک کشادہ تھی کھلی رٹوں آبرو مبارک باریک تھیں کمان کی صورت ملی بہترین  
 معلوم ہوتی تھیں اور واقع میں ملی نہ تھیں دونوں کے بیچ میں کچھ فرق تھا درمیان و نون  
 ابرو و نون ایک گتے کے غصے کو وقت بھلا جاتی تھی چشمان مبارک بڑی تھیں اور سپیدی میں شگنی

قد مبارک  
 رنگ مبارک

نکتہ ہانگ مبارک

سیدھا

نرم گوشہ

ابر و مبارک

چشمان مبارک

لی ہوئی تھی اور پتلیان خوب سیاقین اور نجر سرمد نکالے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سرمد نگاہ  
 مرگان شریف بڑی حقین خوبصورت خراسا مبارک نرم تھے پر گوشت لیکن نہ بھولے ہوئے  
 اور نہ دبے ہوئے پنی مبارک بلند تھی اور نورانی دہن مبارک بڑا تھا لیکن نہ بہت فراخ کہ  
 برعنا ہو لہاے مبارک بہت خوبصورت قحودندان مبارک سفید و مجلسی تھے بوقت نور لگے  
 دانتوں سے نکلتا معلوم ہوتا تھا اور بوقت تبسم کے چمک مانند مجلسی کے معلوم ہوتی تھی دندان  
 مبارک میں کشادگی تھی انکے گردنوں میں مکرکی تھی جبرہ مبارک نہ لہتا تھا نہ ایسا گول کہ بد نما  
 ہو مانند چودھوین رات کو چاند کے درخشان تھا بلکہ چودھوین رات کا چاند لگے چہر کی خوبی کو  
 نہیں پہونچتا تھا چنانچہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سرور اہل بیت کے میں نے چاندنی رات  
 میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے کو دیکھا سو میں چاند کی طرف دیکھتا تھا  
 اور چہرہ مبارک کی طرف دیکھتا تھا سو بالمشکہ چہرہ مبارک چاند سے زیادہ اچھا تھا لیش مبارک  
 بھری ہوئی تھی گھنے بال سینے کو بڑھاتے تھے گردن مبارک بہت خوبصورت تھی جیسے موت کی  
 گردن سانچے میں ڈھلی ہوئی ہے خوب صاف و شفاف دوش مبارک پر گوشت و خوبصورت  
 اور دونوں کندھوں میں فرق تھا دست مبارک لیٹے تھے جوڑا تھوٹا اور کندھوں کو بڑے قوی اور  
 مضبوط بلکہ سارے بدن کے جوڑا جیسے ہی تھے کف دست مبارک پر گوشت اور بہت کشادہ اور  
 بہت نرم کہ کسی دیبا و حریر کی نرمی انکی نرمی کو نہیں پہونچتی تھی بغلیں انکی سفید تھیں خوشبو  
 اٹنے آتی تھی اور بال آئین نہ تھے جیسا کہ فرطی نے ذکر کیا ہوا اور سینہ مبارک چوڑا تھا پستان مبارک  
 گویا چاند کی ڈھلی ہوئی تھی انگلیاں دست مبارک کی ہنسی اور خوشنادرسان دونوں کندھوں کو  
 صغرت تھی اور وہ گوشت پارہ تھا ابرو انسانی بقیہ کیو تو کے اور گردن کو تل تھے اور بال چھوٹے  
 چھوٹے اور یہ جو مشہور ہے کہ اس میں کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا یا اَوْحَیْہُ حَبِیْثُ شَدِیْقُ نَا نَا لَمْ یَنْصَلْہُ  
 سو یہ بات محدثین کے نزدیک ثابت نہیں چنانچہ ملا علی قاری نے شرح شمائل میں لکھا ہے  
 اُتھون پرا و کندھوں پرا و سینے پرا و پٹیلیوں پرا لگے بال تھے اور ایک خط بار یک بالوں کا

پتیر فضائل علیہ شریف کے بیان میں

پتیر فضائل علیہ شریف کے بیان میں

پتیر فضائل علیہ شریف کے بیان میں

پتیر فضائل علیہ شریف کے بیان میں

پتیر فضائل علیہ شریف کے بیان میں

پتیر فضائل علیہ شریف کے بیان میں

پتیر فضائل علیہ شریف کے بیان میں

پتیر فضائل علیہ شریف کے بیان میں

پتیر فضائل علیہ شریف کے بیان میں

پتیر فضائل علیہ شریف کے بیان میں

پتیر فضائل علیہ شریف کے بیان میں

پتیر فضائل علیہ شریف کے بیان میں

پتیر فضائل علیہ شریف کے بیان میں

تواریخ حبیبہ

باب تیسرا فصل اول علیہ شریف کو بیان میں

شکم مبارک

مخارج

کراہت

بیان

مطہ

کے

نوع

کا

میں

میں

میں

میں

یہ سے تانیات تھا بہت خوشنما اور سوا اسکے بدن مبارک پر مال نہ تھمے شکم مبارک پر صاف  
 و شفاف و نرم تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا خوب سفید صاف و شفاف کاغذ کو گھنے نہ گھنے میں  
 سینہ و شکم مبارک برابر تھا یعنی نہ شکم سینے سے اونچا تھا کہ تو نہ ہونہ پیدا ہوا کہ بدن ہوتا ہی مبارک  
 ہموار و صاف و گول تھیں فی الجملہ یار کی کہیں تھی قدم مبارک کے کف پا پر گوشت تھے اور  
 بیچ سے خالی اور انکھلیاں پاس مبارک کی قومی و خوشنما اور انگوٹھے کو پاس کی انکھی انگوٹھے  
 سے بڑی تھی غرض کہ سب خوبی و لطافت عیسیٰ کہ چاہیے بدن مبارک و ہر عضو میں تھی ایسی  
 کہ سب خوبصورتوں پر ترجیح رکھتی تھی کہ پاس کا حسن آپ میں جمع کر دیا تھا بہت خوبی  
 شکل و شمائل حرکات و سکنات پہنچے خوبان ہمہ دارند و متناہاری پس پشت سے بھی آپ کو  
 ویسا ہی نظر آتا تھا جیسا کہ سامنے سر اور سر اسکا یہ ہو کہ آپ کا بدن نور تھا جیسے شمع کہ روشت  
 اسکا ایک ہوتا ہو اور جو پھر اسکے مقابل ہو کسی طرف ہو روشن اور شکست ہو جاتی ہو اور اس  
 سبب سر آپ کا سایہ نہ تھا ایسی کہ جسم کثیف ظلمانی کا ہوتا ہو نہ لطیف نورانی کا مابودی  
 جامی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے سائے نہوے کا خوب مکتہ لکھا ہوا اس قطعہ میں قطعہ پیرا  
 سایہ ہدایت شک بدن یقین نیفتد یعنی ہر کش کہ پیر و دوست نہ پیدا است کہ ہر زین نیفتد  
 جسم مبارک و خوشبو آتی تھی جو آپ سے مصافحہ کرتا تمام دن اسکے ہاتھ میں خوشبو آتی اور حق  
 شریف ایسا خوشبودار تھا کہ بعض جہیوں نے شیشے میں کر رکھا تھا و لھنوں کے بجائے عطر لگا  
 دیتی تھیں سب خوشبو یوں سے اسی خوشبو غالب ہوتی تھی جس کو چہ میں آپ نکل جاتے ہیں  
 خوشبو آتی یہاں تک کہ بھر جو دمان نکلتا خوشبو سے پہچان لیتا کہ آپ ادھر سے تشریف  
 لیتے ہیں آپ جہان قصاے حاجت کو بیٹھے وہاں خوشبو آتی اور زمین آپ کے فضلے کو چھاتی  
 پیشاب میں آپ کے قدرت اور بدبو نہ تھی رات میں ایک بار برتن میں اپنے پیشاب کیا تھا تمام  
 دھوکے سے بی لیا مطلق نہ جانا کہ پیشاب ہر اپنے نکلے فرمایا کہ تیرا پیشاب کبھی نہ دیکھا گاندھما  
 لکھا کہ بول در بر از آپ کا جس نہ تھا چاہے یعنی شایع بخاری نے لکھا ہوا کہ ہر کس کہ ہر

امام ابو منیف رحمۃ اللہ کا یہی عرض ہوا کہ جو دنیا کی چیزوں میں بہت پسند تھی اس لیے کہ آپ کی محبت تھی اور یہی دنیا کی چیزوں میں آپ کو عورتیں بہت پسند تھیں اور آپ کو خدا تعالیٰ نے چالیس روز کے برابر طاقت دی تھی اور یہی دنیا کی چیزوں میں اچھا کھانا پسند تھا راوی حدیث نے کہا کہ دو چیزوں سے تو آپ نے خطا اٹھائی یعنی خوشنود اور نسا سے اور تیسری چیز یعنی طعام مبارک سے منع نہوئے بلکہ قصداً آپ بھوکے رہتے یہاں تک کہ شکم مبارک پر پتھر پانڈھتے اور یہی ایسے بھوکے رہنے کے مباشرت نسا پر فادہ ہوتا کہ ایک رات میں سب اذواج مطہرات کے پاس ہوا کرتے تھے از قبیل معجزات جو بدن مبارک کو روحانی طاقت تھی محتاج طعام نبوی کا حصول طاقت میں تھا اس لیے آپ کو طوم کاروزہ رکھنا جائز تھا اور ہمت کو ناجائز آپ نے فرمایا کہ کون تم میں مجھ سے اور میں خدا تعالیٰ کے پاس رات کو رہتا ہوں خدا تعالیٰ مجھے کھلا بلا دیتا ہے یعنی بسبب غذا سے روحانی کے دنیوی کھانے کی مجھے حاجت نہیں ہوتی کبھی بدن مبارک پر نہیں بیٹھتی تھی اس سبب سے کہ کبھی نجاست پر بیٹھتی ہے ایسے جسدا طہر پر کیسے بیٹھے جس جا نور برآپ سوار ہوتے جنگ آپ سوار رہتے بول و براز کرتا آپ وہن مبارک سبب ہوجاتا تھا کھارسی کنوؤں کے شیریں ہو جانے کا اور کبھی ایک قطرہ اسکا کسی طفل شہزادہ کے منہ میں ڈال دیتے بہتر از شیر مادر سے قوت دیتا کہ دن بھر اسکو حاجت دودھ پینے کی نہوتی اور سونے میں اگرچہ نکلیں آپ کی بندہ یوں لیکن دل آپ کا بیدار رہتا تھا اندر نہ ہوت آپ کے پاس باتیں کرنا سب آپ سنتے اور سونے سے آپ کا وضو نہیں جاتا تھا اور سونے میں آپ کا نفس لایسا تھا ہر ہوتا آپ خراگ بھی نہیں لیتے تو اس لیے کہ خراگ ایک آواز باندہ ہے اور خدا تعالیٰ نے سب ناپسند باتوں سے آپ کو منزه کیا تھا ساء ولی اللہ محدث نے اسی تقریر سے نمونہ خراگے کا بیان کیا جو بدن مبارک اور جامہ مبارک میں چون نہیں برقی تھی اور یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ کان کئی ذریعہ یعنی آپ کی ہڈیوں کی چون دیکھ لیا کرتے تھے محدثین نے لکھا ہے مراد یہ ہوگی اور کی چون جو آپ کو کپڑوں پر چڑھاتی تھی ان کو نہ کرنے کے لیے آپ کپڑا دیکھ لیتے تھے

باتیں ان چیزوں پر جو دنیا میں آپ کو پسند تھیں

اس بات کا کہ جس وقت آپ کو کھانا ملا تھا تو آپ نے کبھی کبھی کھانا نہیں کھایا

ابو منہر مبارک

اور بعضوں نے لکھا ہے کہ خرم خاشاک وغیرہ صوفیاں کرنے کو کپڑا دیکھ لیتے تھے اور فی الواقع امکان نہ تھا کہ ایسے جسد ظاہر اور لطیف اور لباس معطر و معتبر میں جون برسے جون تو بہت کسافت میں پیدا ہوتی ہے اور آپ کو پاکیزگی اور صفائی بہت پسند تھی اور سیلا کچھلا پریشان صورت رہنے کو بہت ناپسند فرماتے تھے بلکہ ایسے شخص کو آپ نے شل شیطان فرمایا بالوں کے دھونے اور گنگھی کرنے کا اور سیل پھیل گھانے کا آپ نے حکم دیا ہے لیکن نہ اس قدر کہ اکثر اوقات اسی میں مشغول رہے اور عورتوں کی طرح بناؤ سنگاریا کرے

### فصل دوسری اخلاق کریمہ کے بیان میں

خدا تعالیٰ نے فرمایا اِنَّكَ كَهْلُ خَلْقٍ عَظِيمٍ بیشک تمہارا خلق بہت بڑا عمدہ ہے جبکہ خدا تعالیٰ نے آپ کے خلق کو عظیم و عمدہ فرمایا یا خیال کرنا چاہیے کہ کیسے عمدہ اخلاق کریمہ تھے حضرت عائشہؓ سے کسی نے آپ کے اخلاق کو پوچھا انھوں نے کہا کہ اَنَّ خُلُقَهُ الْفَرَانِ بَیْکَا خلقِ قرآن تعالیٰ جو اخلاق حمیدہ قرآن مجید میں مذکور ہیں آپ سب سے متصف تھے جو وضع آپ کی با وقار تھی جو یکبارگی آج کو دیکھنا بہت کھانا مگر جب شرف حضور سے مشرف ہوتا اور بات حقیقت کرتا تو آپ کی محبت اس کے دل میں آجاتی ملاقات میں تقدیم سلام کی فرماتے تسلط اس بات کو نہ رہتے کہ وہ شخص سلام کرے ہر ایک شخص سے بکشاہدہ پیشانی و روئے خندان ملتے بھی آج کی زبان پر غرض با کلام و دست جاری نہوتا جو کوئی اچھا کار یا آپ فرماتے لبیک یعنی جام صہاب میں کسی بالوں نہ پھیلاتے جس مجلس میں تشریف لیا جاتے کنارہ مجلس پر بیٹھ جاتے قصد بالائینی اور مدد مفضل کا کرتے اگر کوئی شخص لچکا ہاتھ بکڑ لیتا جبتک وہ نہ چھوڑتا آپ نہ چھوڑتے کسی کی شخص کو اپنے اپنے ہاتھ سے نہیں مارا مگر ہمدین اور اپنی ذات کے لیے کبھی اپنے بدلہ نہیں لیا اور کسی غضب نہیں کرتے تھے مگر جبکہ حدود الہی سے تجاوز ہوا اور وقت میں خدا تعالیٰ کے واسطے ایسا اچھا غضب نہا کہ کوئی تاب نہیں لاسکتا تھا بدھی عورتیں جو آپ کو اپنی کام کے لیے ساتھ لے لیتیں آپ ساتھ نہ لیتے اور کام کر دیتے ایک یوڈی کا آپ پر کچھ دین تھا بعد وعدہ نہ ہونے منعفی نہیں ہوا تھا کہ اسے

تواریخ حبیب اللہ  
جلد اول  
صفحہ ۷۷

ان کے قصاص شدہ کیا جو جن وہ دوسری کرتا تھا آپ نرمی فرماتے تھے اسے لگا کر نکالتے  
 خاندان میں بیسی ہی نادہندہ ملی آتی ہے اس بات کو سنے حضرت عمر رضی اللہ عنہما  
 اس یہودی کو زجر کیا اور کہا کہ تو اگر اس مجلس شریف میں نہوتا تو میں تیری گردن مارتا پٹے  
 حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تمہیں چاہیے تھا کہ مجھے ادا کے لیے کہتے اور اس سے قصاص نہ فرما  
 کے لیے لیتے اسکو زجر نہ چاہیے تھا جاؤ اسکا قرض ادا کرو اور بیس صاع عوفی اس جگہ لے  
 زیادہ دو جب اس یہودی نے یہاں تک حال دیکھا اسی وقت ایمان لایا اور کہا کہ میں نے کتب  
 سابقہ میں پیغمبر آخر الزمان کی صفت میں دیکھا ہے کہ جو جن کوئی آئے دوسری ملک و دوسری  
 کریں مجھے اس صفت کا امتحان منظور تھا سو ویسا ہی آیا اب بیشک پیغمبر آخر الزمان ہیں آپ کی  
 نرم خوئی یہاں تک تھی کہ خدا تعالیٰ نے اسکی تعریف فرمائی ﴿يَمَّا ارْتَضَىٰ مِنَ اللَّهِ لَئِنْ لَمْ  
 يَكُنْ لَكُمْ نَصْرًا عَلَيْهِمُ الْقَلْبُ لَا تَقْضُوا مِنْ حَوْلِكَ﴾ یعنی اللہ کی بڑی مہربانی ہے  
 کہ تم نرم خو ہوئے مسلمانوں کے لیے اور اگر تم دوزخ کو سخت دل ہوئے تو بیشک پریشان  
 ہو جاتے تمہارے گرد سے برکت کے لیے مہینے کے نوٹھی غلام خادم برتن بانی کا لاکے  
 درخواست کرتے کہ آپ دست مبارک اس میں ڈال دین آپ اعلیٰ خاطر سے اگر چہ چاہیے کے  
 دن ہوتے مگر ان کے برتنوں میں ڈال دیتے ہاں کہ اسباب ہر دمی کے تکلیف ہوتی تھی مجلس  
 میں اصحاب سوتے کھٹے رہتے اور اصحاب ہر ضی کی باتیں جو خلاف شرع نہ تھیں اگرچہ  
 ظرافت کی ہوتیں آپ کی مجلس میں کرتے ایک صحابی نے آپ کی مجلس میں ذکر کیا کہ یا رسول اللہ  
 مجھے تو میرے بت ذوق نفع کیا لوگ تیرے ہوتے تھوڑے لے لے لے کہ میں سفر کو جاتا تھا میں نے  
 پریش کے لیے سٹوکا ایک بت بنا یا راہ میں تو شہ قہم ہو گیا میں نے اس بت کو توڑ کے کھایا  
 سو مجھے توبت نہ پڑی نفع دیا ایسی باتیں بیسی کی بھی مجلس شریف میں مذکور ہوئی تھیں کبھی  
 کبھی مزاج یعنی بیسی کی بات اصحاب سے فرماتے تھے کہ رسول سے کچھ نہیں فرماتے تھے ایک شخص  
 آپ سے ساری باتیں فرمایا کہ میں تیری ساری کو انٹنی کا بچہ دو گھاٹے لے لے کہ میں انٹنی کا بچہ لیے

کہا کہ تمہارا آپے تو زیادہ اوست اور تمہاری کتنی چیزیں نہیں ہوتے ہیں تو کسکے ہونے میں سوہ بات  
 بھی تھی براہ ظرافت آپے اسطرح فرمایا ایک شخص تھا زبیر نام کا فون میں رہتا تھا کافرانہ  
 کی چیزیں بطور ہدیہ کے حضور اقدس میں لایا کرتا تھا اور آپ سے شہر کی چیزیں خرید کر دیا  
 کرتے تھے اور فرمایا اپنے زاہر کا دیکھنا تو تجھ کا کڑوا ہے یعنی زاہر ہمارا کافرانہ آدمی ہے  
 اور ہم اس کے شہری ہیں یعنی وہ کافرانہ کی چیزیں ترکاری وغیرہ لے آتے ہیں اور ہم شہر کی چیزیں  
 اٹھو فرماتے ہیں ایک دن زاہر یا زار میں کچھ چیز انہی سب سے لے کر آئے تھے کہ انکو چیزیں  
 سے پہتا لیا انھوں نے دیکھا نہ تھا کہنے لگے کون ہو چھوڑے پھر جب انکو معلوم ہوا کہ آپ میں  
 بیٹھ اپنی بدن مبارک سے چٹیا دی پھر اپنے فرمایا کون مول لیتا ہے اس غلام کو زاہر نے کہا  
 کہ قیمت میری تو بہت کم لیکن سیاہ فام تھے اور صورت انکی چھٹی نہ تھی اس سبب انھوں نے  
 یہ بات کہی آپے فرمایا لیکن خدا تبارک کے نزدیک تم کم قیمت نہیں مگر اللہ کے نزدیک تم بہت  
 مقبول اور نہ جیسے مقبول خدا ہونے کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محب مقبول تھے  
 ایسی ایسی باتیں ظرافت کی آپ واسطے طلب قلب سلیمن کے براہ شفقت فرمایا کرتے تھے  
 آپ اپنے کام انوکھ سے کر دیا کرتے تھے جیسے اپنا کپڑا اسی لینا یا اپنی بکری کا درودھ دوہ لینا  
 اور کام گھر کا کر لینا حضرت انس بن مالک کہتے تھے وہ کہتے ہیں دس برس میں نے ابھی خدمت  
 کر لی قسم میری خدا کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں جتنا کام کرنا تھا اس سے آپ میرا کام زیادہ کر  
 دیتے تھے اور کبھی دس برس کو چھ برس میں اپنے غمے جھڑکا نہیں اور نہ اتنا کما اور نہ کبھی یہ کما کر دینا  
 کام کیون نہیں کیا یا فلاں کام کیوں کیا اور سواری فرماتے تھے براہ قوافع ہر سواری پر اونچے پر  
 گھوڑے پر خرچہ دراز گوش پر اور اصحاب کے ساتھ کام میں شریک ہو جاتے تھے ایک غریب صحابی  
 ایک بکری بیع کی کھانے کے واسطے اور آپس میں کام تقسیم کر لیے ایک نے کہا کمال صاف میں  
 کر دوں گا ایک نے کہا کہ گوشت میں بننا دوں گا ایک نے کہا کہ میں بچاؤں گا اپنے فرمایا کہ اگر بچاؤں گا  
 میں لٹھا دوں گا اصحاب نے کہا کہ یہ کام عسی ہم کر لیتے آپ کا ہیکہ تکلیف کریں اپنے فرمایا



خدا تبارک تعالیٰ ناپسند کرتا جو اس بات کو کہ آدمی اپنے رفیقوں میں ممتاز نہ کرے جیسے اور کام میں تفریق نہ کرے اور آپ جانے لکھ رہا تھا لائے مشکوٰۃ تشریف میں جو کہ ایک کچھ سجدہ کوشش کرتے دیکھتے اصحاب بیٹھے رہتے کھڑے نہوتے اس سبب ہو کہ جانتے تھے کہ اگر یہ بات ناپسند ہے مگر بغیر شفقت باین خیال کہ بار بار کھڑے ہوتے ہیں کہ ہر وقت کی آمد و رفت ہر لوگوں کو تکلیف ہوگی اجازت دے رکھی تھی کہ کھڑے نہو اگر میں صحابہ مختلفہ کہ اکثر فرقہ کا ادب کا رند ہوتے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں جو کہ کھڑا ہونا تعظیم کے لیے شیعہ جو اور حدیثوں سے جواز قیام کا واسطے شخص معظم کے براہ محبت تعظیم ثابت ہوتا جو امام نووی نے رسالہ البیان فی آداب حملۃ القرآن میں اس مسئلے کو لکھا جو در ایک سالہ بالخصوص اس مسئلے کی بیان میں انھوں نے علیہ تصنیف کیا جو اور احادیث سے بولا کہ تو یہ جواز قیام کو ثابت کیا ہے آپ سکیون سے بہت محبت رکھتے ہر غریب اور امیر اور غلام اور آزاد کی دعوت قبول فرماتے اہل شرف اور عزت کی توقیر کرتے محبت ہر ایک سے معاملہ کرتے اگر اصحاب کو کہتے دوست تھے جو بیمار ہوتا کسی عبادت کو تشریف لے جاتے اور غمرہ کے گھر واسطے اقامت پر ہی کے تشریف لے جاتے جو کوئی پر یہ لا تا قبول فرماتے اور اکثر اسکا بدلہ کرتے یہ بتدیر یا اس سے زیادہ اور نشست آپ کی اکثر قبلہ و محبوبی اور ایک مجلس میں سو سو بار ہر تنہا کرتے اور نماز لمبی پڑھتے اور خطبہ چھوٹا اور باین کثرت نماز پڑھتے اور نبی میں قیام کرتے کہ یا توں مبارک درم کر گئے لوگوں نے عرض کیا آپ اتنی محنت کیوں کرتے ہیں خدا تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی خطا میں معاف کر دی ہیں آپ نے فرمایا اَلَا اَکُوْنَ عَبْدًا لِّمَنْ جَبَّ اللّٰهُ عَلَیْہِ مِنْ خَیْرِ اَیْسِ ہرانی کی جو تو کیا میں بندہ شک گذار نہوں اور شک اس الٰہ کی نوازش کا اور اکون آپ جو ہنستے تو تو قسم فرماتے تو کبھی دیکھ نہیں ہنستے تو اور کلام سطح فرماتے تو کہ سابع اچھی طرح سمجھ لے اکثر کلام کو واسطے تعظیم سامع کے تین بار مکر فرماتے اور ہر ایک کو اسکے فہم کے موافق کلام کرتے اور اللہ جل جلالہ نے آپ کو جامع کلام حمایت فرمائے تو یعنی لیس کلام کہ عبارت تھوڑی اور سنی بہت ہون جیسے اِنَّمَا اَمَرَ عَمَّا لَیَ الْاَبَاتِ

نہایت عزیز ہے

سب عمل موافق نیت کرین یہی نیت ہو دیا ہی میں کما حقہ لے اس حدیث محمد صمد اسماں  
 فرمائی اور نبوی ثابت ہونے پر اہل درملاے محدثین اور فضلاء ایک دفتر اسکی شرح میں لکھا ہے باری  
 حسن اسلام انکر و تکرما کہ جلد نہ مینی آدمی کی خوبی اسلام میں سے یہ بات ہے کہ جس بات میں  
 کچھ فائدہ نہ ہو کرے یہ حدیث بھی صد اموہ دینی اور دنیوی میں کار آمد ہے اسطرح اور بہت سی  
 حدیثیں ہیں سخاوت اور سخاوت میں آپ سب سے غالب تھو سعادت کا یہ حال تھا کہ جنگ خندق میں  
 جسوقت لشکر کو ابتدا میں سیریت ہوئی تھی اپنے بھلا شہبا کو جسکا نام دلدل تھا گئے بڑھایا اور ہر چہ  
 تھے انا انبی لا کذب انکذب عبد المطلب میں ہی ہوں جو ت نہیں میں مہا عبد المطلب کا او  
 صحابہ نے بیان کیا کہ جو زیادہ خوف کی جگہ لڑائی میں ہوتی تھی آپ میں تشریف رکھتے اور ہم لوگ آپ کی  
 نیاہ لیتے اور سخاوت کا یہ حال تھا کہ کبھی کسی مال کے جواب میں انہیں فراتے تھو فی الوسع اسکا مطلب  
 پورا کر دیتے تھے اور جو نہ ہو سکتا تو زہری خوش غلاقی جواب تیار اور اسطرح خرچ کرتے کہ فقر و ناداری سے  
 نہ ڈرتے تھی کہ بھیسے کفار جیسے صفوان بن امیہ بسبب کچی سخاوت کہ مسلمان ہو گئے انکو حق میں آپ کی  
 سخاوت ہی معجز ہو گئی صفوان نے کہا کہ غیر نبی سے ایسی سخاوت ممکن نہیں سب عادات میں فروتنی او  
 تواضع فرماتے کھانے پینے میں نشست غریبا کی طرح رکھتے تکیہ لگاکے نہ کھاتے اور فرماتے میں مندر ہوں  
 بندوں کی طرح کھاتا ہوں اور کھانے کو کبھی برا نہ کہتے پس نہ تو ایسے نہیں اٹھا دیتے و دودھا و شیر نمی اور  
 گوشت پس نہ فرماتے کہری کے ہوت کا گوشت آپ کو بہت پسند تھا مرغی کا گوشت بھی آپ کو کھایا یہ بسم اللہ  
 کے کھاتے اور ہر کام کو بسم اللہ شروع کرتے اور سیدھے ہاتھ سے کھانا کھاتے مگر تنہا یا ناک جھانک  
 میں ایسے کام بائیں ہاتھ سے کرتے جس چیز میں بوسہ بد آوے جیسا کچا حسن یا کچی پیاز نہ کھاتے  
 اور ناپسند فرماتے مسواک کو بہت دوست رکھتے اس سبب کہ باعث جو صفائی اور لطافت کا سواری  
 میں آپ کو گھڑا بہت پسند تھا سب بارگھڑ کی پشانی پر چھرتے اور اپنے زور یا کہ گھڑ کی پشانی سے کہتے نہ کسی

کچھ فائدہ نہ ہو کرے یہ حدیث بھی صد اموہ دینی اور دنیوی میں کار آمد ہے اسطرح اور بہت سی حدیثیں ہیں سخاوت اور سخاوت میں آپ سب سے غالب تھو سعادت کا یہ حال تھا کہ جنگ خندق میں جسوقت لشکر کو ابتدا میں سیریت ہوئی تھی اپنے بھلا شہبا کو جسکا نام دلدل تھا گئے بڑھایا اور ہر چہ تھے انا انبی لا کذب انکذب عبد المطلب میں ہی ہوں جو ت نہیں میں مہا عبد المطلب کا او صحابہ نے بیان کیا کہ جو زیادہ خوف کی جگہ لڑائی میں ہوتی تھی آپ میں تشریف رکھتے اور ہم لوگ آپ کی نیاہ لیتے اور سخاوت کا یہ حال تھا کہ کبھی کسی مال کے جواب میں انہیں فراتے تھو فی الوسع اسکا مطلب پورا کر دیتے تھے اور جو نہ ہو سکتا تو زہری خوش غلاقی جواب تیار اور اسطرح خرچ کرتے کہ فقر و ناداری سے نہ ڈرتے تھی کہ بھیسے کفار جیسے صفوان بن امیہ بسبب کچی سخاوت کہ مسلمان ہو گئے انکو حق میں آپ کی سخاوت ہی معجز ہو گئی صفوان نے کہا کہ غیر نبی سے ایسی سخاوت ممکن نہیں سب عادات میں فروتنی او تواضع فرماتے کھانے پینے میں نشست غریبا کی طرح رکھتے تکیہ لگاکے نہ کھاتے اور فرماتے میں مندر ہوں بندوں کی طرح کھاتا ہوں اور کھانے کو کبھی برا نہ کہتے پس نہ تو ایسے نہیں اٹھا دیتے و دودھا و شیر نمی اور گوشت پس نہ فرماتے کہری کے ہوت کا گوشت آپ کو بہت پسند تھا مرغی کا گوشت بھی آپ کو کھایا یہ بسم اللہ کے کھاتے اور ہر کام کو بسم اللہ شروع کرتے اور سیدھے ہاتھ سے کھانا کھاتے مگر تنہا یا ناک جھانک میں ایسے کام بائیں ہاتھ سے کرتے جس چیز میں بوسہ بد آوے جیسا کچا حسن یا کچی پیاز نہ کھاتے اور ناپسند فرماتے مسواک کو بہت دوست رکھتے اس سبب کہ باعث جو صفائی اور لطافت کا سواری میں آپ کو گھڑا بہت پسند تھا سب بارگھڑ کی پشانی پر چھرتے اور اپنے زور یا کہ گھڑ کی پشانی سے کہتے نہ کسی

فصل تیسری معجزات کے بیان میں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ جل جلالہ نے بیچھا و معجزات عنایت فرمائے اور ہر جو سچو

ہر غیر کو لے کر جو کتب کے نام اور طرے تحریر ہو اور اہل بیت سے حجرات کو بقدر ان کے علم کے لئے ہیں  
 بعضوں نے صرف حجرات کو ہی بیان میں کتاب لکھی ہے جیسے امام جلال الدین سیوطی نے مختصر  
 کبریٰ تصنیف کی اگرچہ راقم الحروف نے یہ کتاب نہیں دیکھی لیکن میں نے علم سے سنا ہے کہ ایک ہزار  
 سترے تین مندرج ہیں اور محقق سنا ہے کہ طرے محدثین نے لکھا ہے کہ تین ہزار سترے تیسے صادر  
 ہوئے فقیر نے بھی رسالہ اکلام الہیین فی آیات وحتمہ للعالمین صرف حجرات عالیہ کی بیان میں تصنیف  
 کیا جو اور التزام کر کے وہی حجرات مندرج کیے ہیں جو بروایات معتبرہ کتب حدیث میں وارد ہیں اور  
 تین سو سترے تین مندرج ہیں اور برکت مآیہ کریمہ ص ۱۸۷ لکھا کہ رحمۃ اللہ علیہن اسی تیسہ ہزار  
 تقریر و ترتیب نامور اس سالے کی ہوتی ہے کہ قبول طبع جمہل علم و دین و خدا تباری اور اس کو پیش  
 بھی مقبول فرمایا ہو مطاوی حالات اس کتاب میں بہت حجرات مذکور ہیں اسلئے کہ حجرات  
 کی ایسی کثرت تھی کہ کم کوئی سالہ آپ کا حجرات سے وفالی ہو لکھا اس قلم میں یہاں حجرات شریفہ  
 لکھے جاتے ہیں ہجرت عمدہ ترین ہجرت قرآن مجید ہو کر ایسا سچوہ اور یہ غیر کہ عنایت نہیں ہو اب  
 انبیا کا سچوہ ایک وقت میں ظاہر ہو سکے مادم ہو جاتے تو اور یہ ہجرت ایچا اب تک کہ ابتداء سے تزلزل  
 بازہ تو اکثر برس ہوتے مافی جو اور قیامت تک باقی رہیگا فقہاء عرب کہ فصاحت بلاغت  
 میں بیحد تھے اور فی اللہ قیصدہ طویلہ اور ترسیع طویلہ جو کثرت کے دیا کرتے تھے اس کو مختار  
 عاجز ہوا ہے بل اکتسے کما قال اللہ سورۃ یوسف میں تزلزلہ و عواذ اللہ انہ کہ میں دین اللہ  
 ان کسٹمہ ص ۱۸۷ دینہ لا و تم کوئی صورت قرآن کیسی اور بلا الوان جو مدگاروں کو سولے  
 اللہ کے اگر تم سچے ہو وہ برابر سورہ انا اعطینا الکوثر کے کہ سب حورون میں جموتی ہو  
 نہ تبا کے اور آج تک دشمنان دین کے فکر میں تجزئہ اسلام کی ہمیشہ رہتے ہیں اس بات پر قادر ہوئے  
 اور قرآن شریف بہت سی پیشین گوئیوں پر مشتمل ہے کہ آئندہ خبر جیسی وہی تھی جیسا طور میں آیا  
 ستائیل زمان ہجرت غازیوں اور رومیوں میں ایک زمین متصل عرب پر پڑائی ہوئی اور  
 غازی غالب آئے گئے کو فافا خوش ہوتے اور کہنے لگے کہ غازی اہل کتاب نہیں ہیں وہ غالب آئے

پیشین گوئیوں کا  
 سلسلہ قرآن مجید

رومیوں پر جو اہل کتاب ہیں اس طرح ہم کہ اہل کتاب نبین بوقت جنگ محمد بن ہرکرا کی کتاب میں غالب آئیکے اللہ جل جلالہ نے ابتداء سورۃ روم میں خبر دی کہ فی الحال تو غاصبی مہربان غالب گئے ہیں کہ گھبر روی فاریسیوں پر غالب کیا جاوینگے چند سال میں نو برس کے اندر سب مطابق اسکے واقع ہوا اور جس روز کہ مسلمانوں کی فتح کا در بدر مدین ہوئی اسی دن فارسیوں کی روی غالب آتے اور اللہ جل جلالہ اسی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا اور یہاں آیت میں ایک ورثین گوئی کا بھی ظہور ہوا اس آیت میں عَزَّ وَجَلَّ لَظْمُ مَنْزِلٍ تَقْرِحُ لَكُمْ مِنْ دُونِ شَيْءٍ وَاللَّهُ اَنْسَ دَن خَوْشِ ہونگے مسلمان اللہ کی مدد سے مطابق اسکے بھی واقع ہوا کہ جس دن وحی فارسیوں پر غالب آئے اسی دن کہ روز بدتر تھا مسلمانوں کی بھی مدد ہوئی خدا ہیچانے کی جانب سرکہ خوش ہوتے فرشتے مسلمانوں کی مدد کے لیے نازل ہوئے اور فتح عظیم کم بہت تقویت عظیمہ ہووے مسلمانوں کو حاصل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خبر دی تھی کہ یہودی کبھی کسی لڑائی میں مسلمانوں پر غالب نہونگے اور مطابق اسکے واقع ہوکر میری قریط اور بنی فیل اور بنی قینقار اور غیر والے سب کے سب مسلمانوں سے لڑائی میں ہوتا ہوئے کھیں۔ مسلمانوں پر غلبہ میں پایا اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خبر دی کہ صحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلافت رشادہ ملیگی اور انکے دین کو انکے وقت میں خوب قوت و شوکت ہوگی مطابق اسکے چار بار باصفاء خلیفہ راشد ہونے اور دین اسلام کی انکے وقت میں بڑی قوت ہونی اس طرح اور بھی پیشین گوئی ان قرآن مجید میں ہیں کہ کتب لغز وغیرہ میں مذکور ہیں اور رسالہ اکلام الیمین میں بھی فی الجملہ تفصیل ذکر ہوئی ہیں محبتہ صحیح بخاری اور مسلم میں جو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے ملک حجاز میں ایک آگ نکلیگی کہ اسکی روشنی سے شہر بصرے کی سپاریاں بجکانام ہناق الاثل پور روشن ہونگی سو ۵۰۰ ہجری میں متصل مدینہ طیبہ کے ایک آگ بطور شمع کے زمین سے نکلے گا اور ایک آگ نکلا رہی ہے جو مدوم ہوگی تفصیل سے حال سراگ کا جبل لا یجا ز فی الإبحار بنا للرحمزمین کہ اسی

پیشین گوئی نسیم  
مندی قرآن مجید

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

زمانہ طور میں قطب الدین مظفر رحمۃ اللہ علیہ نے تصنیف کی جو تاریخ خلاصہ الخفا  
 باخبار اور اہل طغیان کے سید مسعودی کی تصنیف جو اور جذب لقلب کی دیا اور تصنیف  
 شیخ عبدالحق دہلوی میں مذکور جو اور احکام الامین میں بھی احوال سکا فی الجملہ شرح معجزہ  
 سنن ابو داؤد میں جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبل قیامت کہ ترک مسلمانوں کے  
 ایک شہر کو کہ مسلمانوں نے آباد کیا ہو گا اور اسکے بیچ میں جملہ ہو گا گھیرے اور مسلمان و کفار  
 تین قسم ہو جائیں گے بعض بادشاہ ترک کی تباہ بین آجائیں گے وہ ہلاک ہونگے اور بعض اپنا  
 مال و اسباب اور عیال و اطفال لیکے بھاگیں گے وہ بھی ہلاک ہونگے اور بعض ہتھیار لیں گے اور  
 (ٹینگے وہ شہید ہونگے اتنی مطابق اسکو واقع ہوا کہ ترکان تادی نے شہر بغداد کو کچھ میں لے  
 جملہ جو عندئیں بمشورہ خلیفہ عباسی میں لے گئے اور خلیفہ بغداد اور قاضی وغیرہ تباہ چاہے  
 بادشاہ اتراک کو پاس حاضر ہوئے اس ظالم نے جب بغداد سے کوچ کیا وہ سری منزل میں  
 ان سب کو قتل کیا اور کچھ لوگ مع عیال و اطفال بھاگ گئے وہ بھی مارے گئے اور تباہ ہوئے  
 اور ایک جماعت و جہاد کیا انکا چہرہ گلگونہ شہادت و رنگین ہو معجزہ ہمارے پاس کے  
 لیے آج فرمایا کہ وہ باغیوں کا نہیں قتل کر گیا مطابق اسکے واقع ہوا کہ وہ حضرت علی کے ساتھ  
 تھے اور لشکر معاویہ کا ماتھے سے مقول ہوئے معجزہ آپ نے خبر دی تھی کہ حضرت عثمان کو  
 میں شہید ہونگے مطابق اسکو واقع ہوا معجزہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تھی میں اپنے  
 شہادت کی خبر دی تھی کہ قاتل انکا سر من تلوار مار گیا اور اسی پر خون میں گیا مطابق اسکو واقع  
 معجزہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حق میں اپنے فرمایا تھا کہ انکو مہربان اللہ کا  
 مسلمانوں کے دو ٹرے گرد ہوں میں صلح کرو گیا مطابق اسکے ہوا کہ حضرت امام حسن نے حضرت  
 معاویہ سے صلح کر لی معجزہ حضرت امام حسین کے لیے آپ نے خبر دی کہ اگر بلا میں شہید ہونگے  
 مطابق اسکے ہوا معجزہ نہ فتح بیت المقدس کی آپ نے خبر دی تھی سو حضرت عمر کے وقت میں  
 فتح ہوا معجزہ آپ نے خبر دی تھی کہ سفید محل کسری میں جو خزانہ جو مسلمانوں پر تقسیم ہو گا

معجزہ

معجزہ

معجزہ

معجزہ

معجزہ

معجزہ

معجزہ

معجزہ



حضرت عمرؓ کے لیے آپ نے فرمایا تھا کہ شہید ہو کر مطابق اسکے ہوا تو لوگوں کو مجھ کی مانند سے گنتاؤں  
بڑھتے ہیں صبح کے وقت اُس نے زخمی کیا شہید ہوئے معجزہ ۱۰ عدی بن حاتم سے اپنے  
فرمایا تھا۔ ملک عرب میں بسبب ظلم اسلام کے ایسا امن طریق ہو جائیگا کہ تم دیکھو گے کہ  
ایک عورت تنہا کجاوہ شتر پر سوار ہو کر حیرت سے حج کے لیے آوے گی اور کچھ خوف اٹھو سوا  
خدا کے کسی کا نہ ہو گا مطابق اسکو ہوا اور عدی بن حاتم نے زن شترسوار کو تنہا حیرت سے  
حج کے لیے آتی تھی دیکھا معجزہ ۱۱ اپنے خبر دی تھی کہ احجار الزیت پر کہ پتھر میں کھدیں  
مدینہ کو چلنے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نہیں تیل چڑھو خون بیگنا مطابق اسکے عمیرہ یزید پلید میں  
واقعہ حرہ وہیں واقع ہوا مدینہ کو لوگ یزید سے نعرہ ہو گئے اور اسکو حاکم اھلبی بھیجا کہ  
مدینہ سے نکال دیا تب یزید نے مسرت میں عقبہ کو ایک بڑا لشکر غوغا لیکر مدینہ پر بھیجا اور  
اُسے جا کے بڑی خونریزی کی اور نہایت ظلم کیا خون احجار الزیت پر بہا رہا کہتے ہیں پتھری  
زمین چلی جوی کو اسی ہی جگہ پر لڑائی ہوئی تھی لہذا واقعہ حرہ اسکا نام ہوا معجزہ ۱۲ اپنے  
خبر دی تھی کہ میری ہمت کو لوگ دریائے شور میں جہاز پر سوار ہو کر جہاد کرنے لگے اور ام حرام بنت  
لمحان نہیں ہوئی مطابق اسکو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں ہوا کہ بامارت حضرت معاویہ  
دریا میں جہاد ہوا اور ام حرام بھی دامن تعین بلکہ سواری کے اوپر سے گرے پھر تے وقت میں  
معجزہ ۱۳ اپنے خبر دی تھی کہ ازواج مطہرات میں سے پہلے وہ آپسے ملنے ملنے کے لیے  
ہو گئے یعنی بعد آپ کے ازواج مطہرات میں سب پہلے وفات اُن بی بی کی ہوئی جو بہت سخی  
ہیں حدیث میں زیادہ لے تھے والی کنایہ جو زیادہ سخی سے پہلے ازواج مطہرات میں تھیں  
تعیین لکھیں لکھیں سے آپس میں تھے پھر جب حضرت زینب کا سب پہلے انتقال ہوا  
سمجھیں کہ مراد لے تھے ہونے سو سخاوت تھی اس لیے کہ سب بیویوں میں زیادہ سخی تھیں معجزہ ۱۴  
حضرت ثابت بن قیس بن ثمال انصاری رضی اللہ عنہ کی نسبت اپنے خبر دی تھی کہ انکی موت  
بشہادت ہوئی مطابق اسکو واقع ہوا کہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے معجزہ ۱۵ امامنا میں کھانا

[illegible]

مجله

ابو جہل وغیرہ نے تپ سے درخواست کی کہ چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھادیں آپ نے چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھا دیا دونوں ٹکڑے آپ سے ہو گئے کہ جہل حرا دونوں کے درمیان میں نظر آتا تھا آپ نے بکار کر کے کہا ان لوگوں سے کہ گواہ ہو جائے اس معجزے کو شاہد کیا لیکن بسبب تقاضا انہی کے ایمان نہ لائے بلکہ کہنے لگے کہ یہ جادوگر جو کہ ہمیشہ ایسا ہی کیا کرتا ہے اور آپ نے شاہد کیا یہ ٹھہرا یا اگرچہ آپ نے پر ہمارے جادو کیا کہ ہمیں ایسا نظر آیا یہی نظر بند کی کی اس معجزے کا کلام میں بھی ذکر ہے **تَوَسَّطَ السَّحَابَةِ وَالشَّمْسُ الْعَرَمَہُ** **وَلَا يَرَوْنَ اَيَّہُ لَیْسَ خُصُودًا وَفَیْضًا یَسْتَفْصِدُ** **قَرِیْبَ ہُوْنِی قِیَاسًا** اور بھٹ گیا چاند اور اگر دیکھتے ہیں کو فی معجزہ بخیر ہے ہیں اور کہتے ہیں جادوگر کہ ہمیشہ ہی جلاتا ہے اور احادیث کی روایات متواترہ سے بھی یہ معجزہ ثابت ہو کھارے باہم یہ کہا کہ اگر نظر بند ہے تو باہر کے لوگوں کو ایسا معلوم ہوا ہو گا دور کے شہروں سے انیوں جو انخاص کے میں آتے آتے پوچھا سب نے بیان کیا ہے الواقع ایسا ہوا تھا اور مجھے بھی چاند کو دو ٹکڑے دیکھا اس معجزے پر بے دینوں نے دوا اعتراض کیے ہیں ایک یہ کہ چاند اور سورج اور سب اجرام علویہ میں فرق والقیام نہیں ہوتا سو یہ اعتراض محض بیہودہ ہے اہل ملت یعنی اہل اسلام اور یہود اور نصاریٰ ہرگز اس بات کے قابل نہیں اور حکما میں صرف مشائین اس بات کو قابل ہیں سو کوئی دلیل اس بات پر کہ چاند اور سورج اور ہر ستارہ قابل خرق والقیام نہیں قائم نہیں کی جانا چھوڑ کر شریازی نے شرح ہدایہ الحکمۃ میں کہ مشہور ہے اور اس بات کو دو مقام پر لکھا ہے اور حکما میں لکھتا ہے کہ بروفع فیثا غورس اشراقی ہیئت کو قائم کیا ہے بھی ثابت کیا ہے کہ سب ستارے مثل زمین سے قابل خرق والقیام ہیں دوسرے یہ کہ اگر یہ امر واقع ہوتا تو بلاد دور دست کے لوگ بھی اسے دیکھتے اور انکی آواز میں بھی سندرج ہوتا سو اسکا یہ جواب ہے کہ بلاد دور کے لوگوں سے بوقت وقوع جو اہل کہنے دریافت کیا سبے مشاہدہ بیان کیا اور توابع فصل میں مشاہدہ کرنا ہندوستان کے ایک اجد کا اپو محل پر سے چاند کا شفق ہونا اور اپو بندو کو بتاتے ہو



دریافت کرنا کہ یہ عجزہ پیغمبر افراتران کا ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے حضور میں پہنچی  
 بیچنا اور سلمان ہو کے سہمی بعد اللہ ہونا مذکور ہوا وروائع الحرمین میں بھی یہ قصہ مذکور ہوا اور  
 لکھا ہے کہ وہ شہر دیار کاراجہ تھا اور کنار شہر پر کسی قبر پر اور بہتیری جگہ اس وقت دن ہوگا جیسا  
 قواعد ہیئت و نمازات ہوتا ہوا اور بہتیری جگہ چاند برف میں یا ابر میں چسپا ہوگا کسی جگہ کو لوگ  
 چاند کے حال پر بہت وقت کیسے مطلع ہوتے قطع نظر ازین رات کو لوگوں کی عادت ہو وقت مکان  
 میں بیٹھے ہیں ہر آدمی کی نظر چاند پر نہیں ہوتی اور مثل کسوف و خسوف کو پہلے ہی اس امر کا مظاہرہ  
 نہ تھا اور پھر وہ پر تو وقت اس امر کو نہیں ہوا تھا پس اکثر امتیاض کا مطلع ہونا اور اپنی تواریخ میں  
 نہ لکھنا موجب تعجب نہیں تو ریت متداول سیو نصاری میں حضرت یوشع کو ایسے آفتاب کا شہر  
 جانا مذکور ہے اسکو اور بلاد کے لوگوں نے نہیں دیکھا اور نہ اپنی تواریخ میں کسی نے درج کیا حالانکہ  
 وہ قصہ من کا تھا پس حطیج بسبب عدم اندراج کے تواریخ دیگر اہم میں اس قصے کی تکذیب  
 لازم نہیں آتی اس قصے کی کہ رات کا تھا بطریق اولیٰ تمکذیب نہیں ہو سکتی سوائہ اکلام امین  
 میں راقم نے اس مقام کو زیادہ تفصیل سے لکھا ہوا و مولوی رفیع الدین صاحب ایک بار اس مقام  
 اسی اعتراض کے جواب میں بہت اچھا جواب دیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم خیر میں  
 ایک دن حضرت علی رضی رضی اللہ عنہ کے زانو پر ٹکٹہ لگائے سوتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ  
 عنہ نے نماز عصر کی نہیں پڑھی تھی اور آفتاب غروب ہو گیا تھا آپ جا کے حضرت علی رضی اللہ  
 عنہ سے عرض کیا کہ میری نماز عصر کی فوت ہو گئی اپنے دعا مانگی آفتاب پھر آیا اور دھوپ بھی پڑی  
 پڑی حضرت علی نے نماز عصر کی پڑھ لی یہ عجزہ بھی محققین محدثین کے نزدیک طریق متبع سے  
 ثابت ہو چکی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ماں انکے پاس مدینہ میں آئی انھوں نے  
 اس سے سلام لانے کو کہا اسنے انکار کیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو کہا ابوہریرہ  
 رضی اللہ عنہ کو انہی پہنچا ہوا اور رتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے حضور میں آئے اور حال عرض کیا  
 اور آپسے دعا پائی ان کی ہدایت کی چاہی آپسے فرمایا اللھم اھل امی اھل مہر سرت یا اللہ ہدایت کر

حبیب اللہ

حبیب اللہ



فَكَادَتْ كَمَا كَانَتْ بِأَحْسَنِ وَجْهِهَا أَيْ أَحْسَنَ بِمَا عَيْنَ وَبِأَحْسَنَ مَا خَلَقَ

بن بیٹا اس شخص کا ہون کہ بہ آئی خواسہ پر آنکھ اٹکی پھر پھر کی گئی کف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
 آلہ وسلم سے کیا اچھا پھر رکھنا سو ہوگی جیسی تھی خوب تھی طبع سو کیا اچھی آنکھ تھی اور کیا اچھا چہرہ  
 مجتہزہ ایک صحابی کے ہاتھ میں غدر تھا ایسا سخت کہ سبب سے تلوار زمین پر گر سکتے تھے  
 آپ نے کف مبارک اُپر رکھ لیا اسے دبا کے ناقہ کو بکرو یا فوراً اچھا ہو گیا مجتہزہ حضرت علی  
 رضی اللہ عنہ کو لیے آپ نے دعا فرمائی تھی کہ سردی گرمی کی تکلیف نہیں کبھی نہ ہو بخ  
 ایسا حال نکا ہو گیا کہ گرمیوں میں جار دن کو کپڑے اور جوار زمین گرمیوں کو پہنتے تھے اور کچھ تکلیف  
 گرمی سردی کی نہیں معلوم ہوتی تھی مجتہزہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے لیے ابوہریرہ  
 کہ خدایتی مالی انکی دعا قبول کرے پھر جو دعا حضرت سعد کیا کرتے تھے قبول ہوتی تھی مجتہزہ  
 حضرت انس بن مالک کو لیے آپ نے نفل نماز اور کثرت اولاد اور برکت کی دعا کی تھی سو سو برس سے  
 زیادہ انکی عمر موتی اور اولاد کی بھی بہت کثرت ہوتی یہاں تک کہ انکی حیوہ میں سو سے زیادہ انکی  
 اولاد بیٹے پوتے ہو چکے تھے اور برکت کا انکی اموال میں یہ حال تھا کہ باغ انکا ہر سال میں دو بار پھل  
 لاتا تھا مجتہزہ ایک اندھا حضور اقدس میں آیا اور اسنے درخواست کی کہ میری آنکھیں اچھی  
 ہو جاوےں آپنے ارشاد فرمایا کہ اچھی طرح وضو کر اور دو رکعت نماز پڑھ لے یہ دعا پڑھے  
 اللَّهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ الْوَجْدَ اِلَيْكَ بِبَيْتِكَ مُحَمَّدٍ بِبَيْتِ الْحِمَّةِ بِأَحْسَنِ اِلَى الْوَجْدِ اِلَيْكَ  
 اِلَى رَبِّكَ لِكَشْفِ عَن بَصَرِي اللَّهُمَّ فَشَقِّهِ فَيَأْتِي سَنَ دِيَا هِيَ كَيْفَ سَيُوقَت  
 اُسکی آنکھیں کھل گئیں عثمان بن حنیف سو اس حدیث کی روایت ہمارے طریقہ نماز  
 صلوٰۃ الحاجت کلمات حضرت عثمان بن حنیف اور انکے خاندان کے عمل میں تھا لوگوں کو  
 سکھلا دیتے تھے اور حاجتیں انکی پوری ہو جاتیں اور حاجتوں میں بجائے لیا کشف  
 بِلَى عَنْ بَصَرِي فَيَحَاجِّي خَلِّهِ لِنَقْصِي لَمْ يَزِدْ دَوْلَ مِنْ جَوَاطِبِ كَمَا هُوَ قَصْد  
 کہ مجتہزہ ایک عراقی ایک سو شمار حکمران کے جاتا تھا اور اس میں ایک جوجاب

مجتہزہ ایک صحابی کے ہاتھ میں غدر تھا ایسا سخت کہ سبب سے تلوار زمین پر گر سکتے تھے  
 آپ نے کف مبارک اُپر رکھ لیا اسے دبا کے ناقہ کو بکرو یا فوراً اچھا ہو گیا مجتہزہ حضرت علی  
 رضی اللہ عنہ کو لیے آپ نے دعا فرمائی تھی کہ سردی گرمی کی تکلیف نہیں کبھی نہ ہو بخ  
 ایسا حال نکا ہو گیا کہ گرمیوں میں جار دن کو کپڑے اور جوار زمین گرمیوں کو پہنتے تھے اور کچھ تکلیف  
 گرمی سردی کی نہیں معلوم ہوتی تھی مجتہزہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے لیے ابوہریرہ  
 کہ خدایتی مالی انکی دعا قبول کرے پھر جو دعا حضرت سعد کیا کرتے تھے قبول ہوتی تھی مجتہزہ  
 حضرت انس بن مالک کو لیے آپ نے نفل نماز اور کثرت اولاد اور برکت کی دعا کی تھی سو سو برس سے  
 زیادہ انکی عمر موتی اور اولاد کی بھی بہت کثرت ہوتی یہاں تک کہ انکی حیوہ میں سو سے زیادہ انکی  
 اولاد بیٹے پوتے ہو چکے تھے اور برکت کا انکی اموال میں یہ حال تھا کہ باغ انکا ہر سال میں دو بار پھل  
 لاتا تھا مجتہزہ ایک اندھا حضور اقدس میں آیا اور اسنے درخواست کی کہ میری آنکھیں اچھی  
 ہو جاوےں آپنے ارشاد فرمایا کہ اچھی طرح وضو کر اور دو رکعت نماز پڑھ لے یہ دعا پڑھے  
 اللَّهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ الْوَجْدَ اِلَيْكَ بِبَيْتِكَ مُحَمَّدٍ بِبَيْتِ الْحِمَّةِ بِأَحْسَنِ اِلَى الْوَجْدِ اِلَيْكَ  
 اِلَى رَبِّكَ لِكَشْفِ عَن بَصَرِي اللَّهُمَّ فَشَقِّهِ فَيَأْتِي سَنَ دِيَا هِيَ كَيْفَ سَيُوقَت  
 اُسکی آنکھیں کھل گئیں عثمان بن حنیف سو اس حدیث کی روایت ہمارے طریقہ نماز  
 صلوٰۃ الحاجت کلمات حضرت عثمان بن حنیف اور انکے خاندان کے عمل میں تھا لوگوں کو  
 سکھلا دیتے تھے اور حاجتیں انکی پوری ہو جاتیں اور حاجتوں میں بجائے لیا کشف  
 بِلَى عَنْ بَصَرِي فَيَحَاجِّي خَلِّهِ لِنَقْصِي لَمْ يَزِدْ دَوْلَ مِنْ جَوَاطِبِ كَمَا هُوَ قَصْد  
 کہ مجتہزہ ایک عراقی ایک سو شمار حکمران کے جاتا تھا اور اس میں ایک جوجاب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مع اصحاب بیٹھے دیکھا کہ کون سے بوجھا کہ یہ کون ہیں کون کون  
 کہا کہ یہ پیغمبر خدا ہیں اُسے جگہ کے ایسے کہا کہ میں تم پر ایمان نہ لاؤنگا جب تک یہ سو سارا ایمان  
 نہ لاؤنگا اور سو سارا کے سامنے ڈال دیا اُس سو شمار نے زبان فصیح حسب سوال ایک خدا تعالیٰ  
 کی خدا فی اور ایک پیغمبر ہی کو بیان کیا وہ اعرابی سی وقت ایمان لایا اور جب کہ یہ حال نئی قوم سے  
 کما وہ سب لے آئے اور سلمان ہوئے معجزہ فصیح مسلم میں حضرت عابر رضی اللہ عنہ سروریت ہر  
 کہ ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قضاے حاجت کا قصد کیا وہاں کچھ آڑ نہ تھی دودھت اُس  
 میدان میں الگ الگ دو نظر سے آپ ایک درخت کو پاس تشریف لیگئے اور اُنکی ایک شاخ  
 بکڑ کر اپنے فرمایا کہ میرا بچہ اور بوجھا کج فدا وہ دھت اُنکا ساتھ اس طرح بولیا جیسے اونٹانی ہمارا بچہ  
 والے کو ساتھ بولیتا ہو آپ نے اُس کو بکڑھا اور بوجھا بیچ مساق کا تھا دو دنوں درختوں میں اور  
 دوسرے دھت کو بھی اس طرح شاخ بکڑ کر لے آئے اور دو دنوں درختوں سے اپنے فرمایا  
 کہ لجاؤ دو دنوں مل گئے آپ نے اُنکی آڑ میں قضاے حاجت کو فراغت حاصل کی حضرت عابر کہتے  
 ہیں کہ میرا خیال وہ طرف تھا پھر میں نے دیکھا کہ آپ تشریف لاتے ہیں اور دو دنوں درخت  
 جگہ کے اپنی اپنی جگہ قائم ہو گئے معجزہ فصیح مسلم میں آپ ایک جنگل میں چلے جاتے تھے ایک ہرنی نے  
 آپ کو بکارا یا رسول اللہ آپ نے دیکھا کہ ایک اعرابی سو رہا جو اور ہرنی بندھی ہو اپنے بوجھا کیا  
 کہتی ہے اُسے عرض کیا کہ اس اعرابی نے مجھے شکار کیا اور میرے بچے اس بہار میں ہیں وہ  
 بھوکے ہیں اور میرے تھن دودھ سے بھرے ہیں اگر آپ مجھے طول دین تو میں بچہ کو دودھ پلا  
 پھر آ جاؤ گی آپ نے اُس سے عرض کیا کہ ایک بچہ آؤ گی آپ نے ہرنی کو کھول دیا جو بہ  
 وعدہ بچہ کو دودھ پلا کے آگئی آپ نے اُسے پھر بانہ دیا اس عرض میں وہ اعرابی کا کانپے  
 وہاں تشریف رکھنے کا سبب پوچھا آپ نے بیان کیا اور اُنکی مرضی موافق اس اعرابی نے  
 ہرنی کو چھوڑ دیا اور ہرنی جنگل میں کہتی تھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ  
 ہرنی کے اس قے کی روایت میں بعضے محدثین نے کلام کیا ہے اور اُسکو موضوع کہا مگر

معجزہ ۳۴

معجزہ ۳۵



کئی قحی اور نام اس بنا فی کانہ بن ابی صہب تھا بہ لام و ہاد و ملا جتنہ وہ عبد اللہ بن عباس کی  
 تلواریغ و نہ احد میں ٹوٹ گئی آپ نے ایک لکڑی انگوڑے دی بہت خاصی تلوار ہو گئی اور جتنہ  
 لنگے پاس رہی مجاہدہ جابر بن عبد اللہ بن علی رضی اللہ عنہ کو دے کر زمین ٹھہر گئے تھے انھوں نے  
 یہ حال عرض کیا آپ نے انکے بیٹے پر ہاتھ مارا اور لنگے لیے دعا کی کہ گھوڑے پر ثابت رہیں نہ کریں  
 بعد اسکے وہ کبھی گھوڑے پر سے نکلے مجاہدہ ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا ایک گھوڑا  
 بہت کند رفتار تھا ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر سوار ہوئے ایسا تیز رفتار  
 ہو گیا کہ مانند دربل کے چال جیتا تھا مجاہدہ ایک باغ میں آپ تشریف لیکے وہاں کچھ  
 بکریاں تھیں سب ڈاکیو سجدہ کیا مجاہدہ اونٹ نے ڈاکیو سجدہ کیا اور اپنا حال عرض کیا  
 قلت علف اور کثرت سخت کی شکایت کی اور آپ نے انکے مالگوں سے اسکی سفارش کی ف  
 اونٹ کا سجدہ کرنا آپ کو بہت طریقوں سے محدثین کے نزدیک ثابت ہو مجاہدہ رکنا نہ کے  
 میں ایک بڑا پہلوان تھا کسی سے اسکی پیٹ زمین پر نہیں لگی تھی ایک دن آپ اسے پاس  
 جگہ میں جہاں وہ بکریاں چرا تھا پہنچے اسے کہا کہ تم ہمارے دو بکرے لے کر آؤ گے جو آج  
 خوب اکیلے لے آئے اس سے کہا کہ تو مسلمان ہو جائے کہ تم مجھے کشتی لڑو اگر تم مجھے بچاؤ  
 تو میں دس بکریاں دوں گا آپ اس سے کشتی لڑے اور اسکو بچھاؤ اسنے کہا کہ میرے  
 لات و غری نے مدد نہ کی اور تمھارا رب غالب آیا آج تک میری پیٹ زمین پر کسی نے نہیں  
 لگائی بھراؤ اور دس بکریاں دوں گا اگر تم مجھے بچھاؤ گے آج بھر اسے بچھاؤ ابھی تو وہی ہی  
 تقریر کی اور قسیری بار بھی آپ نے اسے بچھاؤ اسنے کہا کہ میں بکریاں میری لکڑیوں میں سے  
 پسند کرو اپنے دل میں اور کہا کہ میری خوشی یہ ہو کہ تو مسلمان ہو جائے کہ تو منہ سے نجات پاوے  
 اسنے مجھ کو طلب کیا ایک درخت سمرہ کا وہاں تھا سو آپ نے اس رخت کو اٹھایا وہ درخت  
 چر کے دو ہو گیا اور ایک انہیں سے وہاں چلا آیا اور اپنے اور رکنا نہ کے درمیان کھڑا ہو گیا رکنا نہ  
 کہا کہ سجدہ تو خوب دکھایا اب اس سے کہ دو کہ چلا جاوے آپ نے فرمایا کہ جو چلا جاوے تو تو مسلمان

مجاہدہ

مجاہدہ

مجاہدہ

مجاہدہ

مجاہدہ

مجاہدہ

بجای سید  
 سید فضل بن علی بن ابی طالب کے بیان میں  
 ۱۹۱

ہو جاوے گا اسے کہا ان آپ کے کہوئے وہ چلا گیا اور دونوں کے ایک ہو گئے آپ کو کہایے  
 کہا کہ اب مسلمان ہو جاوے گا نہ کہ اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو عمر بنی کے کی مجھے  
 کینگی کہ کر کا نہ مارے ڈر کے مسلمان ہو گیا اس وقت تو رکاوٹ مسلمان نہوا لیکن فتح کے  
 میں مسلمان ہو گیا مجھے ۴۷ ایک عربی نے حضور اقدس میں خشک سالی کی شکایت  
 کی اور کہا کہ پیغمبر سے سوار کے بالے اور چار پائے مرے جاتے ہیں آپ پیغمبر کر لیے دعا  
 فرما دیں آپ سجدہ شریف میں اس وقت تشریف رکھے تھے اور جمعے کا دن تھا اور وقت خطبہ  
 کے اس عربی نے یہ بات کہی تھی آپ نے پیغمبر کے لیے دعا فرمائی اس وقت پیغمبر سنا شروع ہوا  
 اور دوسرے جمعے تک اتنا برساکہ لوگ کھڑے تھے اسی عربی نے یا اور کسی شخص نے پھر اس کے  
 عرض کی کہ اب پیغمبر کی کثرت سے بڑی تکلیف ہو آپ نے فرمایا اے میرے ہمارے برے ہم پر ہمارے  
 اور آپ نے جادو کو اشارہ کیا پیغمبر چل گیا اور گرد گرد مدینہ کو برستار یا مجھے ۴۸ نہ نجاشی  
 بادشاہ حبشہ کا جو وقت انتقال ہوا اس وقت آپ نے مدینہ میں خبر دی اور اس کی نماز جنازہ  
 کی غائبانہ پڑھی اس حدیث کو موافق امام شافعی کے نزدیک نماز جنازہ غائب پر  
 جائز ہے اور حنفیہ کہتے ہیں کہ اس وقت جنازہ نجاشی کا جناب اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم کے سامنے حاضر تھا آپ نے غائب پر نماز نہیں پڑھی مجھے ۴۹ ایک یہودی سے متصل مدینہ  
 طیبہ کے بکریاں چراتا تھا ایک بیٹھ یا اسکی ایک بکری لپکیا جانے والے نے جھپٹ کر پیٹنے سے  
 بکری کو چین لیا بیٹھ یا ایک ٹیلے پر جا بیٹھا اور کہنے لگا کہ تو نے میرا تو تیرا جو مجھے خدا تعالیٰ  
 دیا تھا مجھے چھین لیا بکری چرانے والا تھیر ہو کے کہنے لگا کہ بیٹھ یا آدمی کی طرح باتیں نہ کہو  
 بیٹھ یا نے کہا کہ اس سے زیادہ تعجب کی یہ بات ہے کہ درمیان ان دونوں پہاڑوں کو  
 یعنی مدینہ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باتیں گزری اور آئے والی بیان کرتے  
 ہیں اس یہودی نے اس وقت حضور اقدس میں حاضر ہو کے حال بیان کیا اور مسلمان  
 ہو گیا مجھے ۵۰ ایک بار اوجھل نے کہا کہ جو میں محمد کو دیکھو کاش میں میں نہ ملے یعنی میں

مجھے ۴۶

مجھے ۴۷

مجھے ۴۸

اور اس کی کاشی کی

مجھے ۴۹

کرتے اپنی بات سے انکی گردن دباؤنگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد حرام میں تشریف لائے اور نماز پڑھنے لگے بوقت سجدہ اس مامون نے بارادہ مذکور کی طرف قصد کیا اور پاس پہنچوئے پہلے بے تحاشا بھاگا لوگوں نے کہا کہ کیا ہوا اسنے کہا کہ میں نے دیکھا کہ میرے اور محمد کے درمیان ایک خندق آگ کی ہواور میں نے پر دیکھے فرشتوں کو اسلئے میں نے کہا بھاگا اور فرمایا کہ وہ آگ بڑھنا تو فرشتے اسکی بوٹی بوٹی لیجاتے معجزہ ایک مرتبہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے آپسے رخسرت کی کہ حضرت جبریل کو مجھے دکھا دیجئے آنو فرمایا کہ تم دیکھ نہ سکو گے نہ ہونے ہر ارکھا آپنے کہا کہ کہنے کی طرف دیکھو انھوں نے کہنے شریف کی چھت پر حضرت جبریل کو دیکھا ہرگز زبرد کے نہایت روشن اسکی چمک سے حضرت حمزہ کی آنکھیں غیر ہو گئیں اور عرش چلنے لگے بعد اسکے حضرت جبریل غائب ہو گئے اور حضرت حمزہ ہوش میں آئے

معجزہ

### خاتمہ شفاعت کبریٰ کے بیان میں

اللہ جل جلالہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارے عالم سے شہرت بنایا اور محبوب خاص اپنا کیا ظہور اسکا بر ملا بروز اتم بروز قیامت بوقت قائم ہوئے آپ کو مقام محمود میں کرنے شفاعت کبریٰ کے ہوگا اور اخیر مآلہ کا چکا جو متعلق اس عالم سے ہو شفاعت کبریٰ ہو لندا ختم کرنا اور پنج حبیب آلہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان شفاعت کبریٰ پر مناسب معلوم ہوا اور ایک مکتبہ اختتام کتاب میں بیان شفاعت کبریٰ پر تفاول نیک جو جیسے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیام العلوم کو بیان وحدت رحمت الہی پر ختم کیا ہوا و تفاول طریح قائم کیا ہو کہ جس طرح کتاب کا خاتمہ بیان وحدت رحمت الہی پر ہوا خدا تعالیٰ مولف کا ایسا کرے کہ رحمت وسود الہی کے شامل ہو ایسے ہی فقیر کنگار کو اس سائلے کہ ختم میں بیان شفاعت کبریٰ سے تفاول بیان وضع منظور ہو کہ جیسے اس کتاب کا خاتمہ بیان شفاعت کبریٰ پر ہوا خدا تعالیٰ مولف حقیر کو خافطہ پا کرے کہ شفاعت جناب حبیب آلہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسکو نصیب ہو بیان شفاعت کبریٰ صحیح بخاری وغیرہ کتب معتبرہ حدیث میں وارد ہو کہ قیامت کردن بسبب رازی اس کے

بیان شفاعت کبریٰ



اور شدت تکالیف اگر اگر کسی شہادت کی سبب قربان قاب کی ہوگی اور زمین نہایت گرم ہوگی  
 مشہور ہو کر تانبے کی زمین ہوگی اور عرق بقدر اعمال کو گون کے بدن پر ہوگا کسی کے نخوتوں تک  
 کسی کے زانو تکملہ کو کسی کے زیادہ اس سے اور کافروں کو متھک ہو کے بطور حکام کے ہو جائیگا اور  
 کسی کو اونٹوں نے یا بیل گائے میں ڈھے کر یوں لے بسبب نہ دینے زکوٰۃ کی بجائے لوگوں کا اور انوش  
 کاٹے ہوئے اور بانٹوں سے کھوندتے ہوئے اور گائے میل اور بیٹھے بھیر کر بیان سینکوں سے  
 مارتی ہوگی اور بانٹوں سے کھوندتی ہوگی اور بھی ٹکٹیں شدید ہوگی اور خدا تعالیٰ کمال غضب  
 میں ہوگا اور ہر طرف حساب کہ ہوگا لوگ بہت بکراہیں گے اور نبت برائے تک پہنچیں گی کہ کینٹے  
 چاہے جسم کا ہی حکم ہو جائے ناپرسانی سے تو نجات ہو اُس میں مشورہ کر کے کینٹے کو کوئی شفع  
 قائم کرنا چاہیے کہ اللہ جل جلالہ کے حضور میں سفارش کر کے ہم لوگوں کو اس بلا سے نجات دلانے  
 حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کینٹے کہ خدا تعالیٰ نے تمہیں انجیومت قدرت عطا کیا  
 اور تم باپ سب آدمیوں کے ہو خدا تعالیٰ کے حضور میں ہماری شفاعت کرو کہ ہم اس عہدیت سے  
 نجات پاویں وہ کینٹے لکھتے تھے اگھر میرا رب یہ نہیں جو آج اللہ تعالیٰ ایسا غضب میں ہو کہ  
 کبھی نہیں ہوا اور میں نے خلافت عالم الہی کے گیسوں بہشت میں کھالیا تھا اس سبب میری جرات  
 نہیں ہوتی کہ شفاعت کروں لیکن تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ پہلے پیغمبر میری  
 دعوت والے ہیں لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور انکی تعریف بیان کر کے انکی شفاعت  
 کے لیے کینٹے وہ بھی فرمائیں گے کہ میں اس کام کا نہیں ہوں میں نے خلافت رضی الہی عنہ اپنے لیے  
 جو کافر تھا دعائی تھی کہ ڈوبنے سے بچ جاوے مجھے اس گناہ کا ڈر ہے لیکن ابراہیم کے پاس جاؤ کہ  
 وہ دعوت خاص خدا تعالیٰ کے ہیں لوگ حضرت ابراہیم کے پاس جائیں گے اور انکی تعریف کر کے شفاعت  
 کے واسطے کینٹے وہ بھی فرمائیں گے کہ میں اس کام کا نہیں ہوں اور عندیہ کینٹے کہ میں نے  
 اپنی عمر میں تین جھوٹ بولے تھے انکے موافقے کا مجھے ڈر ہے مگر موسیٰ کے پاس جاؤ انسے اللہ تعالیٰ  
 کلام کیا اور توریت انہما نازل کی تین جھوٹ کما حضرت ابراہیم نے میں بانوں کو کہ ظاہر میں جھوٹ

بیان کذبات ثلاثہ  
 حضرت ابراہیم علیہ السلام

تھیں حقیقت میں جھوٹ نہ تھیں ایک یہ کہ جب کفار میلے کو جاتے تھے اور انکو ساتھ لے جانا چاہتے تھے انھوں نے ستاروں کی طرف دیکھ لے کیا کہ میں جیسا چون منظر یہ تھا کہ انکے ساتھ نہ جاؤں اور یہاں سے بیماری اور مافی مراد تھی کہ سبب انکی محبت اور حرکات شرک کو تکلیف دینا چاہتا تھا ہر من ستاروں کی طرف دیکھ لے یہ طرہ کہا انکو ذہن میں یہ بات ڈالنے کہ ستاروں کی گردش سے انھوں نے اپنا آئینہ بیاہر ہونا دریافت کیا جو وہ لوگ متقدم نجوم کے تھے لہذا انھیں حیرت گئے دوسرے یہ کہ بتوں کو حضرت ابراہیم نے بعد از انکہ کفار میلے کو چلے گئے تھے تو سے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور تبر کو ایک بڑے بت کو کن سے پر رکھ دیا جب کفار نے پوچھا کہ بتوں کو کسے توڑا حضرت ابراہیم نے کہا اس بڑے بت نے توڑا ان بتوں سے پوچھ دیکھو اگر بولتے ہوں یہاں بھی حقیقت کلام اور نہیں تھی بلکہ منظر یہ تھا کہ کفار کی زبان سے اقرار اس بات کا کہ بت ایسا کام نہیں کر سکتے اگر اقرار الزام پھر قائم کریں چنانچہ ایسا ہی ہوا آیت سے یہ کہ حضرت ابراہیم جب ہجرت کر کے اپنے وطن سے چلے گئے وہاں سے وارد ہوئے وہاں ایک بادشاہ ظالم تھا خوبصورت عورتوں کو چھین لیتا تھا اور رشو ہر کو جو اسکو ساتھ ہوتا مار ڈالتا حضرت ابراہیم کے ساتھ بی بی سارہ تھیں بہت خوبصورت حضرت ابراہیم نے ان لوگوں سے کہا کہ یہ میری بہن ہے مقصود یہ ہونا اختیار دین کے تھا اگرچہ یہ تین باتیں جھوٹ اور قابل مواخذہ کرنا تھیں لیکن انبیاء کرام کا مقام بہت عالی ہے اور جس قدر قرب جناب الہی سے زیادہ ہوتا ہے اتنا ہی خوف زیادہ ہوتا ہے اور لہذا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان باتوں کا خوف ہو گا اور شفاعت میں عذر کر نیلے لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور انکی تعریف کر کے انسے شفاعت کر لیں گے وہ بھی یہی کہیں گے میں اس کام کا نہیں ہوں میرے ہاتھ سے قطعی مارا گیا تھا مجھے اسکا ڈر ہو مراد وہ قصہ جو سورہ قصص میں مذکور ہے ایک قطعی ایک نبی اسرائیل کو بیکار میں کر کے لیے جاتا تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام آدھر سے نکلتے نبی اسرائیل نے انسے فریاد کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک گولہ اُس قطعی کے مارا وہ گر گیا جو کہ حکم مقل کفار کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نہیں ہوا تھا لہذا نادہر ہے

اور خدا تعالیٰ نے بخشش و واسو با آگاہ گناہ معاف ہو گیا جو حضرت موسیٰ کو نظر شان جلال الہی  
 در روز پرہیز قیامت ہنگام خوف ہو گا اور شفاعت کرنے میں غدر کرنے کے اور کینے کے صلی علیہ السلام  
 پاس جاؤ خداوند تعالیٰ نے اپنے حکم کن سے انھیں پیدا کیا جو بغیر باپ کو لوگ حضرت عیسیٰ  
 علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ بھی فرمائیں گے کہ میں اس کام کا نہیں ہوں میرے بعد نصاریٰ  
 تجھے معبود قرار دے چکے اس بات کو مداخلے کا درجہ لیکن تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
 پاس جاؤ خدا تعالیٰ نے اُنکے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کیے ہیں لوگ جناب مولانا صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں آئیں گے اور درخواست شفاعت کی کریں گے آپ اُوقت تسبیح و تہجد و دیگر  
 کہ اتنی تھکائیں اس کام کے لیے ہوں اور آپ اُوقت اللہ جل جلالہ کے حضور میں حاضر ہو کے  
 سجدہ کریں گے اور سجدے میں اللہ تعالیٰ کی بہت حمد بیان کریں گے آپ نے فرمایا کہ میں ہر وقت یہ  
 محو اُنہی بیان کروں گا کہ اُوقت میں میرے ذہن میں نہیں ہیں اسی وقت خدا تعالیٰ میرے  
 دل میں ڈالے گا دو قسمی دیر تک خدا تعالیٰ چاہیگا میں سجدے میں رہوں گا پھر اللہ تعالیٰ فرماوے گا  
 یا محمد ارفع واسک سلسلہ نقطہ و انشعق تشعق اُم محمد پر تھا جو تم مانگے ملیگا اور جو کہ شفاعت  
 کرو گے قبول ہوگی سبحان اللہ کیا رتبہ جو جناب مولانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایسے وقت  
 میں کہ اللہ جل جلالہ نہایت غضبناک ہو گا اور سب نبیاء سے کرام اولو العزم مارے ڈر کے  
 تھر تھراتے ہونگے ہمارے پیغمبر صاحب سوا اللہ تعالیٰ لہا کلمہ فرمایا جیسا کمال خوشی و غمناکی  
 میں بادشاہ ابو تالمین اور قرین سے کہتے ہیں انا کی انکسا جو سبب اسکا بھی ہو کہ آپ  
 محبوب و مشوق الہی ہیں اُوقت شان مجیدیت کا مجمع اولین و آخرین میں ظہور ہو گا آپ  
 سر اٹھائیں گے اور کہیں گے یا دُبُّ اُمِّی اُمِّی قربان ایسے پیغمبر و رفوف درجہ کے کہ ایسے وقت میں  
 کہ سب نبیاء اولو العزم نفسی نفسی کہیں گے آپ نبی ہمت کو لیے درخواست مغفرت کی کریں گے  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الرَّسُولِ الْكَرِيمِ يَا مُؤْمِنِينَ رَوْفٌ رَحِيمٌ اس مقام شفاعت میں قائم ہونا اور  
 خلائق کو بہل و محشر سے چھوڑانا اور پھر دوزخ سے نجات دلوانا یہی قائم ہونا ایک مقام محمدر میں ہے

جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے عَسَىٰ اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَعًا مَلَكًا مِّنْ مَّوَدِّعِہٖ اِلٰہِکَ الَّذِیْ جَلَّ جَلَالُہٗ وَہٗ لَا یُؤْتِیْ ہٗ حِسَابًا کہ بہشت دوزخ کا حکم جاری کرے گا اور سب موابن یعنی مقامات محبت کے طریقوں کو ملے اور ان کو  
 اور آپ اپنی امت کی رفادہر حکم جاری کرے گا اور فضل الہی حاصل حال آپ کی امت کے ہو گا جو لوگ سب  
 شامت اعمال کے دوزخ میں پڑیں گے ان کے لیے خدا تعالیٰ آپسے فرما دے گا کہ جس کے دل میں جو بار  
 ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لیجاو آپ دوزخ پر تشریف لیجاوینگے اور موافق ہندو کے  
 دوزخ سے نکالو گے بہشت میں داخل کرینگے پھر آپ اللہ جل جلالہ کے حضور میں جا کے سجدہ  
 کرینگے اور محراب الہی زبان سے کہیں گے اور جہنمی دیر تک خدا تعالیٰ چاہیں گے سجدے میں رہیں گے  
 پھر اللہ تعالیٰ فرماوے گا یا محمد اَرْفَعُ رَأْسَکَ سَلِّ تَطَوعًا وَاسْتِغْفَارًا لِّمَنْ تَشَاقَّعَ اَوْ مَحْدُورًا  
 اور جو کچھ مانگو گے پاؤ گے اور جس کی سفارش کرو گے قبول ہوگی آپ سر اٹھا کر کہیں گے یا رب  
 اُمِّیْ اُمِّیْ پھر اللہ تعالیٰ یہ مدقرر کرے گا کہ جس کے دل میں رانی برابر ایمان ہو اس کو  
 دوزخ سے نکال لیجاو آپ دوزخ پر جا کے اس حد کے موافق لوگوں کو نکال لیجاوینگے اور  
 بہشت میں داخل کرینگے پھر اللہ جل جلالہ کے حضور میں جا کے سجدہ کرینگے اور حمد الہی پڑھیں گے  
 سابق بجالاویں گے پھر خدا تعالیٰ فرماوے گا یا محمد اَرْفَعُ رَأْسَکَ سَلِّ تَطَوعًا وَاسْتِغْفَارًا لِّمَنْ تَشَاقَّعَ  
 اَوْ مَحْدُورًا اور جو کچھ مانگو گے پاؤ گے اور جس کی سفارش کرو گے قبول ہوگی آپ  
 سر اٹھا کر کہیں گے یا رب اُمِّیْ اُمِّیْ پھر اللہ تعالیٰ یہ مدقرر کرے گا کہ جس کے دل میں  
 بقدر دروس کے ایمان ہو اسے نکال لیجاو آپ دوزخ پر جا کے اس حد کے موافق جہنم سے  
 نکال کر بہشت میں داخل کرینگے آخر کار کوئی جہنم میں نہ رہے گا اگر وہی لوگ جن کو قرآن نے  
 جس کیا ہے یعنی جس کا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا اور سختی خلود میں خدا تعالیٰ کی رحمت  
 اور جبابہ ہول اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفاعت سوسب اہل ایمان بہشت میں  
 داخل ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ کہ یہ رسالہ تمام ہوا خدا تعالیٰ قبول فرماوے اور طفیل ابن حبیب  
 علیہ السلام کے مولف گنگا کا خاتمہ تحریر کر کے اپنے حبیب کی شفاعت نصیب کرے اور گنگا

دنوی سے جلد نجات دیکے اپنے اور اپنے حبیب کو آستانے پر جو نچا دے اور شفیق محسن  
 محمد امیر خان صاحب باعث تالیف کتاب ہذا کو توفیق اپنی مہربانیاں کی دے  
 اور سب مرادات دینی اور دنیاوی بر لا دے اور حج احباب مخلصین اور کرامے محسنین کی کفایت  
 بخیر کرے اور دنیا میں بھی سب کو ہر طرح کی عافیت عنایت فرما دے یہ رسالہ فقیر نے بغیر موجود  
 ہونے کسی کتاب کو صرف از روئے حافظہ لکھا تھا پھر بفضلہ تعالیٰ بعد معاودت کو وطن میں  
 کتب حدیث دوسرے معتبر سے صرف بحرف مطابق کیا بعد ازیں رسالہ بہت معتبر سے آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تالیف ہوا زبان اردو میں کوئی کتاب ایسی نہیں ہے جس کا مولود  
 زبان اردو بیان حالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جو جاتے جاتے ہیں اکثر حالات  
 صحیحہ شریعت میں کتب تاریخ وغیرہ معتبر کے موافق ہیں یا جہان سے جانا افسانہ تحقیق  
 اور غلط محض لکھ دیے ہیں مثلاً رسالہ مولود میں کہ فی الحال بنگالے میں بہت مرجع ہو تو کیا درج  
 پلا تا بعد طبع سعیدہ کو لکھا ہو یا صلح حدیبیہ کو قصے کو اس طرح لکھا ہو کہ بعد فریست حج کے  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج کو تشریف لے گئے تھو تب وہ قصہ واقع ہو اسو یہ باتیں یقیناً  
 غلط ہیں اور مخالف کتب حدیث اور سیر معتبرہ کو اور قیامت مولف رسالہ نے یہ کی ہے  
 کہ لکھا ہو کہ میں نے مولوی کرامت علی صاحب کو یہ رسالہ سنا دیا اور اب سب روایات مندرجہ  
 موافق ہے انکو میں مولوی کرامت علی صاحب کو کہ فاضل معتبر ہیں ایسی روایتوں کو کبھی معتبر  
 نہ بتلایا ہو گا اور بھی رسالے اکثر اس طرح کے ہیں بیان قصہ معراج اور وفات شریف میں بعضی  
 کتب تواریخ میں بہت رد اتین نامعتبر لکھی ہیں کہ رسائل مولود والوں نے انھیں نقل کیا ہو  
 فقیر نے یہ حالات ہمیشہ موافق روایات صحیح بخاری دو دیگر کتب معتبرہ حدیث کو لکھے ہیں سب  
 صاحب مطالعہ کرانے والے اس سلسلے کو اس بات کا بھی لحاظ رکھیں اور ہر طرح لوگ اردو کے  
 افسانے کی کتابوں کو دل لگی کے لیے اور بھی واسطے سیکھنے زبان اردو کے سیر میں لکھتے ہیں اگر  
 اس سلسلے کو مطالعے میں رکھیں دل لگی بھی ہو کہ قصے آمین بھی مندرج ہیں اور زبان اردو بھی

مطابق روزمرہ فصیح کے معنی میں جواب ہوا اور دنیا کے نظام کی کبھی عقل آدمی کو حاصل ہوتی ہے اس واسطے کہ آپ کے اور آپ کے اصحاب کے معاملات و تدبیرات خوب مطابق عقل صحیح کے ہوتے تھے پس چاہیے کہ فرور اس سال کو طالع میں کھین اور اپنے اقارب اور مورثوں کو اور اصحاب کو سنائیں و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ سید المرسلین و آلہ و اصحابہ و علماء امتہ و اولیائہ اجمعین ؑ

— م —

## خاتمہ لفظ

خدا کو شکر ہے حدویے استقامت اور تہذیب پر درود و التقدیر و التخصیص کہ فضائل نیروسی سے کتاب فیض انصاف خلاصہ اخبار و احوال حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ حبیب اللہ تصنیف عالم ربانی مفتی حقایق مودیدین حسین مروج شرع متین مقبول بارگاہ خداوندی جناب مفتی محمد عنایت احمد روح اللہ رحمہ فی دار الجنان و افاض علیہ شایب الغفران بحسن استقامت اور انتظام کار پردازان طبع نامی گرامی مفتی زکریا علی جناب علی القاب نشی نوال شورش صاحب سی آئی ای واقع کانپور ماہ جولائی ۱۹۲۷ء میں تیسری مرتبہ چھپکر شمع محفل طلباء اختیار ہوئی

قطرہ تاریخ طبع از فکر ساسی مورخ بالکمان مفتی بھگوانند ہمال صاحب قلم  
سلمۃ اللہ المتعال کی منت طبع ہذا

تاریخ حبیب اللہ شائع شد بصدقتین زہر سو یکمان بہر فرد الشیر غبت شد  
زردی دین چو قاتل فکر دوم سال ہجری ۱۳۴۷ء تاریخ حبیب اللہ تاریخ شاعت شد











